۷۸۶
۹۲

الصرف ام العلوم

ضیاء المبتدی

(جزء ثانی)

تالیف

مولانا ابو الضیاء محمد فرحان قادری رضوی

ناشر

دار احیاء العلوم

P.O. Box # 4949, Karachi-74000.
Email: ihya_al_uloom@hotmail.com

نام کتاب : ضیاء المبتدی (جز ثانی)

تالیف : مولانا ابوالضیاء محمد فرحان قادری عطّاری

ناشر : دارُ احیاء العُلوم

اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ/ستمبر ۲۰۰۸ء

تعداد : تقریباً ایک ہزار

Distributors

مکتبہ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	جیلانی پبلشرز
جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، علامہ اقبال روڈ، لاہور۔	کتاب مارکیٹ، اُردو بازار، نزد مقدّس مسجد، کراچی۔
موبائل: 0321 - 4318640	فون: 021-2736009

ملنے کے پتے

☆ مکتبۃ المدینہ (المدینۃ العلمیہ)، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

☆ جیلانی فریم میکر، A-3، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔ فون: 021-4911580

☆ جیلانی پبلشرز، کتاب مارکیٹ، اردو بازار، کراچی۔ فون: 021-2736009

☆ مکتبہ برکات المدینہ، جامع مسجد بہارِ شریعت، بہادر آباد، کراچی۔ فون: 021-4219324

☆ مکتبہ غوثیہ، نزد دار العلوم غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔ فون: 021-4926110

☆ مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اُردو بازار، کراچی۔

☆ مکتبہ ابوحنیفہ (رضی اللہ عنہ)، جامعہ نعیمیہ، لاہور۔ موبائل: 0321-4318640

☆ مکتبہ سخی سلطان، چھوٹکی گھٹی، حیدر آباد، سندھ۔ فون: 022-2912275

فہرست مضامین

پیشِ لفظ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

اما بعد! سب سے پہلے اس بات کی وضاحت کردی جائے کہ اس کتاب (ضیاءالمبتدی جزءثانی) کا گذشتہ حصّہ (یعنی ضیاءالمبتدی جزءاوّل) سے ربط ہے۔

ضیاءالمبتدی جزءاوّل، اگرچہ باقاعدہ کوئی نئ تالیف نہیں، بلکہ ''میزان الصرف ومنشعب'' کا اُردوترجمہ ہے، جزءثانی میں جزءاوّل میں موجودہ اکثر ابحاث کی تکرار کئے بغیر حتی الامکان اختصار سے کام لینے کی کوشش کی ہے۔ بہت سی ایسی ابحاث جونحو میں بالتفصیل پڑھ لی جاتی ہیں ان سے اجتناب کیا ہے۔ الغرض کتاب کو اپنے موضوع میں جامع اور تطویل سے مانع رکھنے کا ہر ممکن اہتمام کیا، ساتھ ہی ساتھ نظرِ ثانی کی بھی جس قدر ہوسکا ترکیب کی، پھر بھی اَغلاط کا موجود ہونا خالی از امکان نہیں۔ مدرِّسین اور متعلّمین سب ہی سے گزارش ہے کہ اگر کوئی غلطی خامی پائیں تو تحریری طور پر میری اصلاح کر کے ممنون فرمایئے۔

میں اپنی اس تالیف کو اپنے مرشدِ کریم کے نورِ نظر، مفتیٔ دعوتِ اسلامی:

حضرت علامہ مولانا **مفتی محمد فاروق** عطّاری المدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی جانب انتساب کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کے چہرے سے زُہد وتقویٰ کا نور جھلکتا اور جن کی مُسکراہٹ، دیکھنے والے کے دل میں بارہویں کے بارہ چاند روشن کردیتی تھی۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ وشرف

(محمد فرحان قادری عطّاری)
P.O. Box # 4949, Karachi-74000.
Email: qadri26@gmail.com

ابتدائیہ

صرف کی ابتدائی تعریفات (علم صرف کی تعریف، علم صرف کا موضوع، غرض وغایت، حرکات وسکنات کے نام، فعل، فاعل، مفعول، زمانہ، اَفراد، غائب، متکلم، حاضر، فعلِ معروف، فعل مجہول، فعلِ لازم، فعل متعدی) جزء اوّل میں گزر چکی ہیں، لہٰذا یہاں ان کا اِعادہ نہیں کیا جا رہا۔

مادّہ:

لغت میں مادّہ اسے کہتے ہیں، جس سے کسی چیز کی ترکیب وقوام ہو۔

اصطلاح میں: مادّہ کلمہ کے حروفِ اصلیہ کو کہتے ہیں۔ جیسے: **فَعَلَ** کا مادّہ ف ع ل ہے۔ **یَضْرِبُ** کا مادّہ ض ر ب ہے جبکہ یاء علامتِ مضارع ہے اور **اِسْتَنْصَرَ** کا مادّہ ''ن ص ر'' ہے جبکہ الف سین اور تاء، باب استفعال کے ہیں۔

مادِّہ کے اعتبار سے کلمہ تین اقسام پر ہے:

(۱) ثلاثی: یعنی، وہ کلمہ جس کے تین حروفِ اصلیہ ہوں، جیسے: **فَتَحَ** (فعل)، **رَجُلٌ** (اسم)

(۲) رباعی: یعنی، وہ کلمہ جس کے چار حروفِ اصلیہ ہوں، جیسے: **دَحْرَجَ** (فعل)، **جَعْفَرٌ** (اسم)

(۳) خماسی: یعنی، وہ کلمہ جس کے پانچ حروفِ اصلیہ ہوں، جیسے: **سَفَرْجَلٌ** (اسم)

نوٹ: خماسی سے فعل نہیں آتا۔

پھر ہر ایک قسم سے مجرّد و مزید فیہ دونوں ہوتے ہیں (یعنی، کل چھ اقسام ہوئیں):

مجرَّد: یعنی، حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی حرفِ زائد نہ ہو۔ جیسے: **کَرُمَ**

مزید فیہ: یعنی، حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی حرفِ زائد بھی ہو۔ جیسے: **اَکْرَمَ**

(۱) ثلاثی مجرّد .... جیسے: **سَمِعَ** (فعل)، **عَمَلٌ** (اسم)

(۲)ثلاثی مزید فیہ............ جیسے: اَسْمَعَ (فعل)، اِسْتِعْمَالٌ (اسم)

مذکورہ فعل میں 'ہمزہ' اور اسم میں 'الف سین تاء' زائد ہیں۔

(۳)رباعی مجرَّد.................. جیسے: دَحْرَجَ (فعل)، جَعْفَرٌ (اسم)

(۴)رباعی مزید فیہ............ جیسے: تَدَحْرَجَ (فعل)، قِنْدِيْلٌ (اسم)

مذکورہ فعل میں 'ت' اور اسم میں 'ی' زائد ہیں۔

(۵)خماسی مجرَّد.................. جیسے: سَفَرْجَلٌ (اسم)

(۵)خماسی مزید فیہ............ جیسے: خَنْدَرِيْسٌ (اسم) اس میں 'ی' زائد ہے۔

فائدہ: لہٰذا معلوم ہوا کہ فعل چار اقسام پر ہے اور اسم چھ اقسام پر (کیونکہ خماسی سے فعل نہیں آتا)

ثلاثی کا بیان

فعلِ ماضی

جزءِ اوّل میں چونکہ فعلِ ماضی معروف، مجہول اور مثبت و منفی کی گردانیں گزر چکی ہیں لہٰذا یہاں صرف ان میں موجودہ فاعل کی ضمائر (مرفوع متّصل) کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے، یاد رکھئے کہ ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے اور فاعل ہمیشہ فعل کے بعد ہوتا ہے۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضَرَبَ فعل ہے اور زَیْدٌ اس کا فاعل۔

اگر یہ مثال یوں ہو: زَیْدٌ ضَرَبَ ہو تو زَیْدٌ مبتدا ہوگا اور ضَرَبَ فعل کا فاعل اس میں مستتر ضمیر ھُوَ ہوگی۔ لہٰذا اگر فعل کے بعد فاعل صراحۃً مذکور ہو تو اسے ''اسمِ ظاہر'' کہتے ہیں اور اگر فعل کے بعد فاعل کا صراحۃً تذکرہ نہ ہو تو فاعل کی ضمیر فعل سے نکالی جاتی ہے، جیسا کہ مذکورہ مثال میں ضَرَبَ سے ھُوَ ضمیر نکالی گئی۔

نیز اگر فعل معروف ہو تو نکالی گئی ضمیر فاعل کی ہوگی اور فعل مجہول ہو تو نکالی گئی ضمیر نائب فاعل کی ہوگی کیونکہ فعلِ مجہول کا فاعل معلوم نہیں ہوتا اور اس میں فعل کی نسبت مفعول کی جانب ہوتی ہے: جیسے: فَعَلَ (معروف) اور فُعِلَ (مجہول) دونوں میں ھُوَ ضمیر ہی مستتر ہے مگر یہ فَعَلَ (معروف) کے حق میں فاعل اور فُعِلَ (مجہول) کے حق میں نائب فاعل ہے۔

اب ذیل میں ثلاثی کی گردان سے متّصل فاعل کی ضمائر کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ یاد رکھئے کہ ماضی کی گردان چاہے مجرّد کی ہو یا مزید فیہ کی، فاعل کی ضمیریں ایک ہی ہوں گی:.......

فعلِ ماضی سے متّصل فاعل/ نائب فاعل کی مرفوع ضمائر

معروف	مجہول	ضمیر فاعل/نائب فاعل: بارز	ضمیر فاعل/نائب فاعل: مستتر	صیغہ		
فَعَلَ	فُعِلَ		هُوَ	واحد	مذکر	غائب
فَعَلَا	فُعِلَا	ا		تثنیہ	مذکر	غائب
فَعَلُوْا	فُعِلُوْا	و		جمع	مذکر	غائب
فَعَلَتْ	فُعِلَتْ		هِيَ	واحد	مؤنث	غائب
فَعَلَتَا	فُعِلَتَا	ا		تثنیہ	مؤنث	غائب
فَعَلْنَ	فُعِلْنَ	ن		جمع	مؤنث	غائب
فَعَلْتَ	فُعِلْتَ	تَ		واحد	مذکر	مخاطَب/ حاضر
فَعَلْتُمَا	فُعِلْتُمَا	تُمَا		تثنیہ	مذکر	مخاطَب/ حاضر
فَعَلْتُمْ	فُعِلْتُمْ	تُمْ		جمع	مذکر	مخاطَب/ حاضر
فَعَلْتِ	فُعِلْتِ	تِ		واحد	مؤنث	مخاطَب/ حاضر
فَعَلْتُمَا	فُعِلْتُمَا	تُمَا		تثنیہ	مؤنث	مخاطَب/ حاضر
فَعَلْتُنَّ	فُعِلْتُنَّ	تُنَّ		جمع	مؤنث	مخاطَب/ حاضر
فَعَلْتُ	فُعِلْتُ	تُ		واحد	مذکر	متکلم
فَعَلْنَا	فُعِلْنَا	نَا		تثنیہ وجمع	ومؤنث	متکلم

نوٹ: ☆ بارز کے معنی ظاہر، اور مستتر کے معنی چھپے ہوئے کے ہیں۔

☆ فَعَلُوْا کے آخر میں جو الف ہے وہ واوٴ جمع اور واوٴ عطف میں امتیاز کے لئے ہے۔

☆ فاعل جب اسمِ ظاہر ہوتو مذکر ہونے کی صورت میں واحد مذکر غائب کا صیغہ آتا ہےاور مؤنّث ہونے کی صورت میں واحد مؤنّث غائب کا صیغہ آتا ہے۔

جیسے: جَاءَ رَجُلٌ، جَاءَ رِجَالٌ، جَاءَتِ امْرَأَةٌ، جَاءَتْ نِسَاءٌ.

فوائدِ نافعہ:

جزء اول (ترجمہ میزان الصرف) میں ماضی قریب، بعید اور استمراری وغیرہا بنانے کے طریقے بیان کئے جاچکے، یہاں یاد کرنے کے لئے ان تمام کی ایک ایک گردان پڑھتے ہیں:......

(۱) ماضی قریب: ماضیٔ مطلق پرلفظِ قَدْ لگانے سے بنتا ہے۔

جیسے: قَدْ ضَرَبَ (اس نے مارا ہے)

نوٹ: قَدْ ماضی پر داخل ہوکر تحقیق کے معنی بھی دیتا ہے۔

(۲) ماضی بعید: ماضیٔ مطلق پرلفظِ کَانَ لگانے سے بنتا ہے۔

جیسے: کَانَ ضَرَبَ (اس نے مارا تھا)

(۳) ماضی استمراری: مضارع پرلفظِ کَانَ لگانے سے بنتا ہے۔

جیسے: کَانَ یَضْرِبُ (وہ مارتا تھا/ مار رہا تھا)

(۴) ماضی احتمالی: ماضیٔ مطلق پرلفظِ لَعَلَّمَا لگانے سے بنتا ہے۔

جیسے: لَعَلَّمَا ضَرَبَ (ممکن ہے کہ وہ مارتا)

(۵) ماضی تمنّائی: ماضیٔ مطلق پرلفظِ لَیْتَمَا لگانے سے بنتا ہے۔

جیسے: لَیْتَمَا ضَرَبَ (کاش کہ وہ مارتا)

بحث فعلِ ماضی قریب معروف

گردان	معنی	صیغہ		
قَدْ ضَرَبَ	مارا ہے اس ایک مرد نے	واحد	مذکر	غائب
قَدْ ضَرَبَا	مارا ہے ان دو مردوں نے	تثنیہ		
قَدْ ضَرَبُوْا	مارا ہے ان سب مردوں نے	جمع		
قَدْ ضَرَبَتْ	مارا ہے اس ایک عورت نے	واحد	مؤنث	
قَدْ ضَرَبَتَا	مارا ہے ان دو عورتوں نے	تثنیہ		
قَدْ ضَرَبْنَ	مارا ہے ان سب عورتوں نے	جمع		
قَدْ ضَرَبْتَ	مارا ہے تجھ ایک مرد نے	واحد	مذکر	مخاطَب/ حاضر
قَدْ ضَرَبْتُمَا	مارا ہے تم دو مردوں نے	تثنیہ		
قَدْ ضَرَبْتُمْ	مارا ہے تم سب مردوں نے	جمع		
قَدْ ضَرَبْتِ	مارا ہے تجھ ایک عورت نے	واحد	مؤنث	
قَدْ ضَرَبْتُمَا	مارا ہے تم دو عورتوں نے	تثنیہ		
قَدْ ضَرَبْتُنَّ	مارا ہے تم سب عورتوں نے	جمع		
قَدْ ضَرَبْتُ	مارا ہے مجھ ایک مرد یا عورت نے	واحد	مذکر	متکلم
قَدْ ضَرَبْنَا	مارا ہے ہم دو یا سب، مردوں یا عورتوں نے	تثنیہ و جمع	و مؤنث	

نوٹ: یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں: ''تحقیق مارا اس ایک مرد نے'' الخ۔

ان افعال سے مذکورہ گردان کی مشق کیجیے: (۱) سَمِعَ (۲) نَصَرَ (۳) فَتَحَ

بحث فعلِ ماضی بعید معروف

گردان	معنی	صیغہ		
کَانَ ضَرَبَ	مارا تھا اس ایک مرد نے	واحد	مذکر	غائب
کَانَا ضَرَبَا	مارا تھا ان دو مردوں نے	تثنیہ		
کَانُوْا ضَرَبُوْا	مارا تھا ان سب مردوں نے	جمع		
کَانَتْ ضَرَبَتْ	مارا تھا اس ایک عورت نے	واحد	مؤنث	
کَانَتَا ضَرَبَتَا	مارا تھا ان دو عورتوں نے	تثنیہ		
کُنَّ ضَرَبْنَ	مارا تھا ان سب عورتوں نے	جمع		
کُنْتَ ضَرَبْتَ	مارا تھا تجھ ایک مرد نے	واحد	مذکر	مخاطب / حاضر
کُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا	مارا تھا تم دو مردوں نے	تثنیہ		
کُنْتُمْ ضَرَبْتُمْ	مارا تھا تم سب مردوں نے	جمع		
کُنْتِ ضَرَبْتِ	مارا تھا تجھ ایک عورت نے	واحد	مؤنث	
کُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا	مارا تھا تم دو عورتوں نے	تثنیہ		
کُنْتُنَّ ضَرَبْتُنَّ	مارا تھا تم سب عورتوں نے	جمع		
کُنْتُ ضَرَبْتُ	مارا تھا مجھ ایک مرد یا عورت نے	واحد	مذکر ومؤنث	متکلم
کُنَّا ضَرَبْنَا	مارا تھا ہم دو یا سب، مردوں یا عورتوں نے	تثنیہ وجمع		

ان افعال سے مذکورہ گردان کی مشق کیجئے: (۱) قَتَلَ (قتل کرنا) (۲) کَرُمَ (بزرگ ہونا) (۳) حَسِبَ (گمان کرنا)

بحث فعلِ ماضی استمراری معروف

گردان	معنی	صیغہ		
كَانَ يَضْرِبُ	مارتا تھا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
كَانَا يَضْرِبَانِ	مارتے تھے وہ دو مرد	تثنیہ	مذکر	غائب
كَانُوْا يَضْرِبُوْنَ	مارتے تھے وہ سب مرد	جمع	مذکر	غائب
كَانَتْ تَضْرِبُ	مارتی تھی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	غائب
كَانَتَا تَضْرِبَانِ	مارتی تھیں وہ دو عورتیں	تثنیہ	مؤنث	غائب
كُنَّ يَضْرِبْنَ	مارتی تھیں وہ سب عورتیں	جمع	مؤنث	غائب
كُنْتَ تَضْرِبُ	مارتا تھا تو ایک مرد	واحد	مذکر	مخاطب/حاضر
كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ	مارتے تھے تم دو مرد	تثنیہ	مذکر	مخاطب/حاضر
كُنْتُمْ تَضْرِبُوْنَ	مارتے تھے تم سب مرد	جمع	مذکر	مخاطب/حاضر
كُنْتِ تَضْرِبِيْنَ	مارتی تھی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	مخاطب/حاضر
كُنْتُمَا تَضْرِبَانِ	مارتی تھیں تم دو عورتیں	تثنیہ	مؤنث	مخاطب/حاضر
كُنْتُنَّ تَضْرِبْنَ	مارتی تھیں تم سب عورتیں	جمع	مؤنث	مخاطب/حاضر
كُنْتُ اَضْرِبُ	مارتا تھا/ مارتی تھی میں ایک مرد یا عورت	واحد	مذکر	متکلم
كُنَّا نَضْرِبُ	مارتے تھے ہم دو یا سب، مرد یا عورتیں	تثنیہ و جمع	و مؤنث	متکلم

ان افعال سے مذکورہ گردان کی مشق کیجئے: (۱) يَذْهَبُ (جانا) (۲) يَسْمَنُ (موٹا ہونا) (۳) يَصْعَقُ (بادل کا گرجنا کرنا)

بحث فعلِ ماضی احتمالی معروف

گردان	معنی	صیغہ		
لَعَلَّمَا ضَرَبَ	ممکن ہے کہ مارتا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَعَلَّمَا ضَرَبَا	ممکن ہے کہ مارتے وہ دو مرد	تثنیہ		
لَعَلَّمَا ضَرَبُوْا	ممکن ہے کہ مارتے وہ سب مرد	جمع		
لَعَلَّمَا ضَرَبَتْ	ممکن ہے کہ مارتی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	
لَعَلَّمَا ضَرَبَتَا	ممکن ہے کہ مارتیں وہ دو عورتیں	تثنیہ		
لَعَلَّمَا ضَرَبْنَ	ممکن ہے کہ مارتیں وہ سب عورتیں	جمع		
لَعَلَّمَا ضَرَبْتَ	ممکن ہے کہ مارتا تو ایک مرد	واحد	مذکر	مخاطَب/ حاضر
لَعَلَّمَا ضَرَبْتُمَا	ممکن ہے کہ مارتے تم دو مرد	تثنیہ		
لَعَلَّمَا ضَرَبْتُمْ	ممکن ہے کہ مارتے تم سب مرد	جمع		
لَعَلَّمَا ضَرَبْتِ	ممکن ہے کہ مارتی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	
لَعَلَّمَا ضَرَبْتُمَا	ممکن ہے کہ مارتیں تم دو عورتیں	تثنیہ		
لَعَلَّمَا ضَرَبْتُنَّ	ممکن ہے کہ مارتیں تم سب عورتیں	جمع		
لَعَلَّمَا ضَرَبْتُ	ممکن ہے کہ مارتا/ مارتی میں ایک مرد یا عورت	واحد	مذکر	متکلم
لَعَلَّمَا ضَرَبْنَا	ممکن ہے کہ مارتے ہم دو یا سب، مرد یا عورتیں	تثنیہ و جمع	ومؤنث	

ان افعال سے مذکورہ گردان کی مشق کیجیے: (۱) **عَرَجَ** (چڑھنا) (۲) **جَهَدَ** (کوشش کرنا) (۳) **كَتَبَ** (لکھنا)

بحث فعلِ ماضی تمنّائی معروف

گردان	معنی	صیغہ		
لَیْتَمَا ضَرَبَ	کاش کہ مارتا وہ ایک مرد	واحد	مذکر	غائب
لَیْتَمَا ضَرَبَا	کاش کہ مارتے وہ دو مرد	تثنیہ		
لَیْتَمَا ضَرَبُوْا	کاش کہ مارتے وہ سب مرد	جمع		
لَیْتَمَا ضَرَبَتْ	کاش کہ مارتی وہ ایک عورت	واحد	مؤنث	
لَیْتَمَا ضَرَبَتَا	کاش کہ مارتیں وہ دو عورتیں	تثنیہ		
لَیْتَمَا ضَرَبْنَ	کاش کہ مارتیں وہ سب عورتیں	جمع		
لَیْتَمَا ضَرَبْتَ	کاش کہ مارتا تو ایک مرد	واحد	مذکر	مخاطب/ حاضر
لَیْتَمَا ضَرَبْتُمَا	کاش کہ مارتے تم دو مرد	تثنیہ		
لَیْتَمَا ضَرَبْتُمْ	کاش کہ مارتے تم سب مرد	جمع		
لَیْتَمَا ضَرَبْتِ	کاش کہ مارتی تو ایک عورت	واحد	مؤنث	
لَیْتَمَا ضَرَبْتُمَا	کاش کہ مارتیں تم دو عورتیں	تثنیہ		
لَیْتَمَا ضَرَبْتُنَّ	کاش کہ مارتیں تم سب عورتیں	جمع		
لَیْتَمَا ضَرَبْتُ	کاش کہ مارتا/ مارتی میں ایک مرد یا عورت	واحد	مذکر	متکلم
لَیْتَمَا ضَرَبْنَا	کاش کہ مارتے ہم دو یا سب، مرد یا عورتیں	تثنیہ و جمع	و مؤنث	

ان افعال سے مذکورہ گردان کی مشق کیجئے: (۱) رَمَحَ (نیزہ مارنا) (۲) عَلِمَ (جاننا)

(۳) صَنَعَ (بنانا)

ثلاثی مجرَّد کے ابواب:

جیسا کہ جزءِ اوّل میں ثلاثی مجرَّد، مطرد کے پانچ اور شاذ کے تین ابواب ذکر کئے گئے، یہاں ان ابواب سے آنے والے چند دیگر افعال کی مشق کی جاتی ہے:......

مطَّرِد:

(۱) فَعَلَ یَفْعِلُ (ضَرَبَ یَضْرِبُ)

مصدر	ماضی	مضارع
غَسْلٌ (دھونا)	غَسَلَ	یَغْسِلُ
غَلَبَةٌ (غالب آنا)	غَلَبَ	یَغْلِبُ
ظُلْمٌ (بیجا کرنا)	ظَلَمَ	یَظْلِمُ

(۲) فَعَلَ یَفْعَلُ (فَتَحَ یَفْتَحُ)

مصدر	ماضی	مضارع
ذَهْبٌ (جانا)	ذَهَبَ	یَذْهَبُ
مَنْعٌ (روکنا)	مَنَعَ	یَمْنَعُ
صُنْعٌ (بنانا)	صَنَعَ	یَصْنَعُ

(۳) فَعِلَ یَفْعَلُ (سَمِعَ یَسْمَعُ)

مصدر	ماضی	مضارع
عِلْمٌ (جاننا)	عَلِمَ	یَعْلَمُ
زَهَفٌ (جلدی کرنا)	زَهِفَ	یَزْهَفُ
شُرْبٌ (پینا)	شَرِبَ	یَشْرَبُ

(۴) فَعَلَ یَفْعُلُ (نَصَرَ یَنْصُرُ)

مصدر	ماضی	مضارع
دُخُولٌ (داخل ہونا)	دَخَلَ	یَدْخُلُ
قَتْلٌ (مار ڈالنا)	قَتَلَ	یَقْتُلُ
طَلَبٌ (طلب کرنا)	طَلَبَ	یَطْلُبُ

(۵) فَعُلَ یَفْعُلُ (کَرُمَ یَکْرُمُ)

مصدر	ماضی	مضارع
شَرَافَةٌ (بلند مرتبہ ہونا)	شَرُفَ	یَشْرُفُ
کِبَرٌ (بڑا ہونا)	کَبُرَ	یَکْبُرُ
قُرْبٌ (پاس ہونا)	قَرُبَ	یَقْرُبُ

شاذّ:

(۱) **فَعِلَ یَفْعِلُ** (**حَسِبَ یَحْسِبُ**): اس باب سے **حَسِبَ** اور **نَعِمَ یَنْعِمُ** آتے ہیں۔ **النَّعْمُ وَالنَّعْمَةُ** (خوش عیش ہونا)۔

(۲) **فَعِلَ یَفْعُلُ** (**فَضِلَ یَفْضُلُ**): اس باب سے **فَضِلَ یَفْضُلُ** کے سوا کوئی فعل نہیں آتا بعض نے **حَضِرَ یَحْضُرُ** اور **نَعِمَ یَنْعُمُ** کو بھی اس باب میں شمار کیا ہے۔

(۳) **فَعُلَ یَفْعَلُ** (**کَادَ یَکَادُ**): اس باب سے **کَادَ یَکَادُ** (اصلہٗ: **کَوُدَ یَکْوَدُ**) کے سوا کوئی فعل نہیں آتا۔ **الْکَوْدُ وَالْکَیْدُوْدَةُ** (چاہنا/قریب ہونا)

فعلِ مضارع

ثلاثی مجرّد سے فعلِ مضارع کے تین اوزان ہیں:

(۱) **یَفْعَلُ** (بفتح العین): جیسے: **یَفْتَحُ، یَسْمَعُ، یَکَادُ** (از **کَادَ یَکَادُ**)

(۲) **یَفْعِلُ** (بکسر العین): جیسے: **یَضْرِبُ، یَحْسِبُ**

(۳) **یَفْعُلُ** (بضمّ العین): جیسے: **یَنْصُرُ، یَکْرُمُ، یَفْضُلُ** (از **فَضِلَ یَفْضُلُ**)

نوٹ: ☆ ماضی کا عین کلمہ اگر مفتوح ہو......

تو......مضارع کے عین کلمہ پر فتحہ، کسرہ اور ضمہ تینوں حرکتیں آتی ہیں۔

☆ ماضی کا عین کلمہ اگر مکسور ہو......

تو......مضارع کے عین کلمہ پر فتحہ اور کسرہ دو حرکات آتی ہیں۔

☆ ماضی کا عین کلمہ اگر مضموم ہو......

تو......مضارع کے عین کلمہ پر صرف فتحہ (حرکت) آتی ہے۔

سوائے: **کَادَ یَکَادُ** (شاذ باب) کے کہ دراصل یہ **کَوُدَ یَکْوَدُ** تھا۔

فعلِ مضارع سے متّصل فاعل/ نائب فاعل کی مرفوع ضمائر

معروف	مجہول	ضمیر فاعل/نائب فاعل: بارز	ضمیر فاعل/نائب فاعل: مستتر	صیغہ		
يَفْعَلُ	يُفْعَلُ		هُوَ	واحد	مذکر	غائب
يَفْعَلَانِ	يُفْعَلَانِ	ا		تثنیہ		
يَفْعَلُوْنَ	يُفْعَلُوْنَ	و		جمع		
تَفْعَلُ	تُفْعَلُ		هِيَ	واحد	مؤنث	
تَفْعَلَانِ	تُفْعَلَانِ	ا		تثنیہ		
يَفْعَلْنَ	يُفْعَلْنَ	ن		جمع		
تَفْعَلُ	تُفْعَلُ		اَنْتَ	واحد	مذکر	مخاطَب/ حاضر
تَفْعَلَانِ	تُفْعَلَانِ	ا		تثنیہ		
تَفْعَلُوْنَ	تُفْعَلُوْنَ	و		جمع		
تَفْعَلِيْنَ	تُفْعَلِيْنَ	ی		واحد	مؤنث	
تَفْعَلَانِ	تُفْعَلَانِ	ا		تثنیہ		
تَفْعَلْنَ	تُفْعَلْنَ	ن		جمع		
اَفْعَلُ	اُفْعَلُ		اَنَا	واحد	مذکر	متکلم
نَفْعَلُ	نُفْعَلُ		نَحْنُ	تثنیہ وجمع	ومؤنث	

نوٹ: ماضی میں دو صیغوں میں ضمائر مستتر ہوتی ہیں، جبکہ مضارع کے پانچ صیغوں میں مستتر ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ذکر ہوا۔

تغیّراتِ مضارع:

فعلِ مضارع چونکہ معرب ہوتا ہے لہٰذا یہ تغیّرات (تبدیلیوں) کوبھی قبول کرتا ہے۔فعلِ مضارع پرواقع ہونے والے تغیّرات دو قسموں پر ہیں:

(۱)تغیراتِ معنویّہ:

فعلِ مضارع پرمندرجہ ذیل کلمات کے دخول سے فعلِ مضارع میں صرف معنوی تبدیلی واقع ہوتی ہے،لفظ مذکور جوں کاتوں رہتا ہے:

(۱)لامِ مفتوح: یہ فعلِ مضارع کوزمانۂ حال کے ساتھ خاص کرتا ہے۔

جیسے: لَیَکْتُبُ (البتہ وہ لکھتا ہے)۔

(۲)سین: یہ فعلِ مضارع کومستقبل قریب کے ساتھ خاص کرتا ہے۔

جیسے: ﴿سَیَذَّکَّرُ مَنْ یَّخْشٰی﴾ [الاعلیٰ:۸۷/۱۰]

ترجمہ: عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے۔(کنزالایمان)

(۳)سوف: یہ بھی فعلِ مضارع کومستقبل قریب کے ساتھ خاص کرتا ہے۔

جیسے: ﴿فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ط﴾ [النساء:۴/۳۰]

ترجمہ: توعنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے۔(کنزالایمان)

تغیّراتِ لفظیّہ ومعنویّہ:

مندرجہ ذیل حروف کے دخول سے مضارع پرلفظی ومعنوی دونوں تغیّرات واقع ہوتے ہیں:

(۱)حروفِ نواصب: نواصب، ناصب کی جمع ہے معنی ہیں،نصب دینے والے۔یہ چار ہیں: اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ.

اَنْ: فعل مضارع کولفظی طور پرنصب دیتاہے،اور مصدری معنی میں کر دیتاہے۔

جیسے: ﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ﴾ [البقرة:۲/۱۸۴]

ترجمہ:اورروزہ رکھناتمہارے لئے زیادہ بھلاہے۔(کنزالایمان)

لَنْ: یہ فعلِ مضارع کولفظی طور پرنصب دیتاہے،اورمعنی میں مستقبل منفی مع تاکید کے کرتاہے۔

جیسے: ﴿فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ﴾ [التوبة:۹/۸۰]

ترجمہ:تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا۔(کنزالایمان)

کَیْ : یہ فعلِ مضارع کولفظی طور پرنصب دیتاہے،اورمعنی میں مستقبل کے ساتھ خاص کرتاہے۔اس کا ماقبل مابعد کا سبب ہوتاہے۔

جیسے: ﴿وَاَشْرِکْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾ کَیْ نُسَبِّحَکَ کَثِیْرًا﴾ [طه:۲۰/۳۲،۳۳]

ترجمہ:اوراسے میرے کام میں شریک کر، کہ ہم بکثرت تیری پاکی بولیں۔(کنزالایمان)

اِذَنْ: یہ فعلِ مضارع کولفظی طور پرنصب دیتاہے،اورمعنی میں مستقبل کے ساتھ خاص کردیتاہے۔اور جواب اور جزا کے لئے آتاہے۔

جیسے: اَسْلِمْ اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ. یعنی،اسلام لےآ،تاکہ جنت میں داخل ہو۔

(۲) حروفِ جوازم: جوازم، جازم کی جمع ہے معنی ہیں، جزم دینے والے۔ یہ پانچ ہیں: لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی، اِنْ شرطیہ

لَمْ: یہ فعلِ مضارع کولفظی طور پرجزم دیتاہے،اورمعنی میں ماضی منفی مع جحد کے کردیتاہے۔

جیسے: ﴿لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ﴾ [الإخلاص:۱۱۲/۳]

ترجمہ:اورنہ اس کی کوئی اولادہےاورنہ وہ کسی سے پیداہوا۔(کنزالایمان)

لَمَّا : یہ فعلِ مضارع کولفظی طور پرجزم دیتاہے،اورمعنی میں ماضی منفی کے کردیتاہے۔

علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''نحوِ میر'' کے حاشیہ میں فرمایا، ''لَمَّا دلالت کرتا ہے کہ فعل منفی ہونے کے وقت سے بات کرنے کے وقت تک منفی رہا ہے جیسے: نَدِمَ زَیْدٌ وَّلَمَّا یَنْفَعُهُ النَّدَمُ. یعنی، زید نادم ہوا اور ندامت نے اسے اب تک فائدہ نہ دیا''۔ اور:

جیسے: ﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ [آل عمران: ۳/۱۴۲]

ترجمہ: کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی۔ (کنزالایمان)

<u>لامِ امر</u>: یہ فعلِ مضارع کو لفظی طور پر جزم دیتا ہے، اور معنی میں مستقبل میں کسی کام کی طلب کے کر دیتا ہے۔

جیسے: لِیَذْهَبْ یعنی، چاہئے کہ وہ جائے۔

نوٹ: اگر لامِ امر سے پہلے واؤ یا فاء آجائے تو یہ ساکن ہو جاتا ہے:

جیسے: ﴿فَلْیَضْحَكُوْا قَلِیْلاً وَلْیَبْكُوْا كَثِیْرًا﴾ الآیة [التوبة: ۹/۸۲]

ترجمہ: تو انہیں چاہئے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں۔ (کنزالایمان)

<u>لائے نہی</u>: یہ فعلِ مضارع کو لفظی طور پر جزم دیتا ہے، اور معنی میں مستقبل میں کسی کام کے ترک کرنے کے کر دیتا ہے۔

جیسے: ﴿وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلاَ تَنْهَرْ﴾ الآیة [الضحیٰ: ۹۳/۱۰]

ترجمہ: اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ (کنزالایمان)

<u>اِنْ شرطیہ</u>: یہ فعلِ مضارع کو لفظی طور پر جزم دیتا ہے، دو فعلوں پر داخل ہوتا ہے (پہلے کو

شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں) اور معنی میں مضارع کو مستقبل کے کر دیتا ہے، یونہی ماضی پر بھی داخل ہوکر مستقبل کے معنی دیتا ہے۔

جیسے: ﴿اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ﴾ [النساء:۴/۱۳۳]

ترجمہ: اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور اوروں کو لے آئے۔(کنزالایمان)

نوٹ: اِنْ کے دوسرے ساتھی بھی ہیں: مَنْ، مَا، اَیٌّ، مَتٰی، اَنّٰی، مَهْمَا، اِذْمَا، اَیْنَمَا، حَیْثُمَا، کَیْفَمَا۔ ان کو کَلِمُ الْمَجَازَات بھی کہتے ہیں۔

(۳) نون تاکید: یہ فعلِ مضارع کے آخر میں داخل ہوتا ہے، دو قسم پر ہے: ثقیلہ وخفیفہ۔ ان کا بیان ولفظی ومعنوی عمل جزءاوّل میں گزر چکا۔

'نون' کے علاوہ 'اِمَّا' بھی تاکید کے لئے فعلِ مضارع پر داخل ہوتا ہے۔

جیسے: اِمَّا یَبْلُغَنَّ یعنی، وہ ضرور پہنچے گا۔

فعلِ امر

فعلِ امر وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی سے زمانۂ استقبال میں کسی کام کے کرنے کی خواہش کی جاتی ہے۔ امر بنانے کا طریقہ، اور گردانیں جزءاوّل میں گزر چکی ہیں لہٰذا یہاں ان کا اِعادہ نہیں کیا رہا۔

فعلِ نہی

نہی سے مراد وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کو زمانۂ استقبال میں کسی کام کے کرنے سے روکا جاتا ہے۔

جیسے: ﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا﴾ الآیة [الإسراء:۱۷/۲۳]

ترجمہ: تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا۔(کنزالایمان)

لائے نہی اور لائے نفی میں فرق:

لائے نہی، کسی کام کے ترک کے معنی دیتا ہے، اپنے مدخول پر لفظی ومعنوی دونوں عمل کرتا ہے، نیز یہ اپنے مدخول کے ساتھ مل کر جملۂ انشائیہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے: **لَا تَذْهَبْ** (تو مت جا!)۔

اور لائے نفی، زمانۂ حال یا استقبال میں کسی کام کے عدمِ وقوع کی خبر دیتا ہے، فعلِ مضارع کے لفظ پر کوئی عمل نہیں کرتا صرف معنی کو منفی کر دیتا ہے۔ نیز یہ اپنے مدخول کے ساتھ مل کر جملۂ خبریہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے: **لَا تَذْهَبُ** (تو نہیں جاتا یا نہیں جائے گا)۔

مصدر، مشتق اور جامد

مصدر:

مصدر، صَدَرَ یَصْدُرُ (ض ن) سے اسم ظرف کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں، نکلنے کی جگہ۔ اصطلاح میں مصدر سے مراد: وہ اسم ہے جس سے افعال اور دیگر اسماء نکلیں۔ اردو زبان میں اس کے ترجمہ کے آخر میں ''نا'' آتا ہے۔ جیسے: ضَرْبٌ یعنی، مارنا۔

مشتقّ:

وہ اسم یا فعل ہے جو مَصْدَر سے یوں نکلے کہ مصدر کے معنی اس میں باقی رہیں۔ جیسے: ضَرْبٌ مصدر ہے اور اس سے ضَرَبَ (فعل) اور ضَارِبٌ (اسم) نکلے ہیں۔

جامد:

وہ اسم ہے جو نہ کسی کلمہ سے نکلے اور نہ ہی اس سے کوئی اور کلمہ نکلے۔

جیسے: فَرَسٌ (گھوڑا)

اسمائے مشتقّہ

(۱)اسمِ فاعل (۲)اسمِ مفعول (۳)صفتِ مشبّہ (۴)اسمِ تفضیل

(۵)اسمِ آلہ (۶)اسمِ ظرف

(۱)اسمِ فاعل:

وہ اسمِ مشتق ہے جواس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ جیسے: کَاتِبٌ (لکھنے والا)۔ اسمِ فاعل بنانے کا طریقہ اور گردان جزءاوّل میں گزرچکی۔

(۲)اسمِ مفعول:

وہ اسمِ مشتقّ ہے جواس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو۔ جیسے: مَکْتُوبٌ (لکھا ہوا)۔ اسمِ مفعول بنانے کا طریقہ اور گردان جزءاوّل میں گزرچکی۔

(۳)صفتِ مشبّہ:

وہ اسمِ مشتقّ ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی پائیداری کے طور پر پائے جائیں۔ جیسے: کَبِیْرٌ (بڑا)، جَمِیْلٌ (خوبصورت)۔

نوٹ: صفتِ مشبّہ فعلِ لازم سے مشتقّ ہوتا ہے۔

صفتِ مشبّہ اوراسمِ فاعل میں فرق: صفتِ مشبّہ میں مصدری معنی کی پائیداری ہوتی ہے اورصفت عادۃً زائل نہیں ہوتی۔ جیسے: جَمِیْلٌ (خوبصورت)، جبکہ اسمِ فاعل میں جو وصف پایا جاتا ہے وہ جلدزائد ہوجاتا ہے جیسے: کَاتِبٌ (لکھنے والا)، اس میں لکھنے کا وصف صرف اس وقت تک پایا جائے گا کہ جب تک وہ لکھتا رہے۔

صفتِ مشبّہ کے اَوزان: صفتِ مشبّہ عموماً درج ذیل اوزان پر مشتقّ ہوتے ہیں:

(ا)ماضی مکسورالعین سے صفتِ مشبّہ کے تین اوزان ہیں:

(الف)فَعِلٌ برائے مذکّر اور فَعِلَةٌ برائے مؤنّث (جب فعل میں خوشی یا غمی کے معنی ہوں)

از:فَرِحَ ......(خوش ہونا)

فَرِحٌ فَرِحَانِ فَرِحُوْنَ ...... فَرِحَةٌ فَرِحَتَانِ فَرِحَاتٌ

از:حَزِنَ ......(غمگین ہونا)

حَزِنٌ حَزِنَانِ حَزِنُوْنَ ...... حَزِنَةٌ حَزِنَتَانِ حَزِنَاتٌ

(ب)اَفْعَلُ برائے مذکّر اور فَعْلَاءُ برائے مؤنّث (جب فعل میں رنگ یا عیب کے معنی ہوں)

از: حَمِرَ ...... (سرخ ہونا)

اَحْمَرُ اَحْمَرَانِ حُمْرٌ ...... حَمْرَاءُ حَمْرَوَانِ حُمْرٌ

از:عَوِرَ ...... (کانا ہونا)

اَعْوَرُ اَعْوَرَانِ عُوْرٌ ...... عَوْرَاءُ عَوْرَوَانِ عُوْرٌ

نوٹ: اگر جمع کے صیغہ میں عین کلمہ یاء ہو تو فاء کلمہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جائے گا۔جیسے: بُيْضٌ سے بِيْضٌ اور عُيْنٌ سے عِيْنٌ۔

(ج)فَعْلَانُ برائے مذکّر اور فَعْلٰی برائے مؤنّث (جب فعل میں بھوک یا پیاس یا اس کے برعکس معنی ہوں)

از:عَطِشَ......(پیاسا ہونا)

عَطْشَانُ عَطْشَانَانِ عِطَاشٌ ...... عَطْشٰی عَطْشَيَانِ عِطَاشٌ

از:شَبِعَ......(سیر ہونا)

شَبْعَانُ شَبْعَانَانِ شِبَاعٌ ...... شَبْعٰی شَبْعَيَانِ شِبَاعٌ

(۲) ماضی مضموم العین سے صفتِ مشبّہ کا صیغہ عموماً فَعِیْلٌ اور مؤنث فَعِیْلَةٌ کے وزن پر آتی ہے۔

از: شَرُفَ...... (مرتبہ والا ہونا)

شَرِیْفٌ	شَرِیْفَانِ	شَرِیْفُوْنَ، شُرَفَاءُ
شَرِیْفَةٌ	شَرِیْفَتَانِ	شَرِیْفَاتٌ، شُرَفَاءُ

نیز، چند اوزان اور بھی ہیں:

۱۔ فَعُوْلٌ فُعَالٌ فَعَالٌ جیسے: وَقُوْرٌ شُجَاعٌ جَبَانٌ

۲۔ فِعْلٌ فُعْلٌ فُعُلٌ جیسے: صِفْرٌ صُلْبٌ جُنُبٌ

۲۔ فَعْلٌ فَعَلٌ فَعِلٌ جیسے: شَهْمٌ بَطَلٌ لَسِنٌ

نوٹ: صفتِ مشبّہ کا صیغہ اکثر ماضی مکسور العین سے، اوسطاً ماضی مضموم العین سے، اور بہت کم ماضی مفتوح العین سے آتا ہے۔

نوٹ: اسمِ فاعل کی طرح صفتِ مشبّہ کے بھی چھ صیغے ہوتے ہیں، ان کے بھی آخر میں تثنیہ وجمع کی علامات لاحق ہوتی ہیں۔

نوٹ: اگر صفتِ مشبّہ سے غائب، مخاطَب یا متکلم کے معنی لینے ہوں تو ان سے پہلے ضمیریں یا اسمِ ظاہر لگا سکتے ہیں۔ جیسے: هُوَ فَرِحٌ (وہ خوش ہے)، زَيْدٌ عَطْشَانٌ (زید پیاسا ہے)، هِيَ شَبْعٰى (وہ عورت سیر ہے)، نَحْنُ حَزِيْنٌ (ہم غمگین ہیں)

(۴) اسمِ تفضیل:

اسمِ تفضیل وہ اسمِ مشتق ہے جس میں دوسروں کی نسبت، مصدری معنی کی

زیادتی پائی جائے۔جیسے: زَیْدٌ اَشْجَعُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے زیادہ دلیر ہے)

فعلِ معروف، ثلاثی مجرّد سے اسمِ تفضیل بنانے کا طریقہ اور اوزان وگردان جزءاوّل میں ذکر کئے جا چکے ہیں۔

نوٹ: جن افعال سے صفت مشبّہ کے صیغے آتے ہیں ان سے اسمِ تفضیل کے صیغے مصدر کے ساتھ اَشَدُّ یا اَکْبَرُ لگانے سے آتے ہیں۔جیسے: اَشَدُّ حُمْرَةً.

فعلِ تعجّب:

وہ افعال ہیں جن کے ذریعہ کسی چیز پر حیرانگی کا اظہار کیا جائے۔اس کے دو وزن ہیں: (۱) مَا اَفْعَلَهٗ (۲) اَفْعِلْ بِهٖ

جیسے: ضَرَبَ سے مَا اَضْرَبَهٗ، مَا اَضْرِبْ بِهٖ.

نوٹ: جن افعال سے اسمِ تفضیل نہیں آتا بلکہ صفتِ مشبّہ کے صیغے آتے ہیں ان سے فعلِ تعجّب مَا اَشَدَّ کے ساتھ مصدر اور مَا اَفْعِلْ بِـ کے ساتھ مصدر اور اس کی ضمیر کے ذکر کے ذریعہ آتے ہیں۔جیسے: مَا اَشَدَّ حُمْرَةً وَاَشْدِدْ بِحُمْرَتِهٖ.

(۵) اسمِ آلہ:

وہ اسمِ مشتقّ ہے جو اُس چیز پر دلالت کرے جو کسی کام کے کرنے کا ذریعہ ہو۔جیسے: مِسْوَاکٌ (آلۂ سِواک)، مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ یعنی، چابی)۔

اسمِ آلہ بنانے کا طریقہ اور اَوزان جزءاوّل میں ذکر کئے جا چکے۔

(۶) اسمِ ظرف:

وہ اسمِ مشتقّ ہے جو اس مکان یا زمانہ پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو۔ جیسے: مَذْهَبٌ (چلنے کی جگہ یا وقت)، مَصْنَعٌ (بنانے کی جگہ (کارخانہ) یا وقت)

اسمِ ظرف کے دو وزن ہیں: مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ (یعنی عین کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ)۔ مضارع معروف مفتوح العین اور مضموم العین سے اسمِ ظرف عین کے فتحہ کے ساتھ آتا ہے۔ جبکہ مضارع معروف مکسور العین سے اسم ظرف عین کے کسرہ کے ساتھ آتا ہے۔ (تفصیل اور گردانیں جزء اوّل میں گزر چکیں)۔ صرف بارہ الفاظ ایسے ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلافِ قیاس اسم ظرف میں عین کے کسرہ کے ساتھ آتے ہیں:

۱. مَنْسِکٌ (قربان گاہ) از: نَسَکَ یَنْسُکُ
۲. مَجْزِرٌ (مذبح، کمیلہ) از: جَزَرَ یَجْزُرُ
۳. مَنْبِتٌ (اُگنے کی جگہ) از: نَبَتَ یَنْبُتُ
۴. مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ) از: طَلَعَ یَطْلُعُ
۵. مَشْرِقٌ (آفتاب نکلنے کی جگہ) از: شَرَقَ یَشْرُقُ
۶. مَغْرِبٌ (آفتاب ڈوبنے کی جگہ) از: غَرَبَ یَغْرُبُ
۷. مَفْرِقٌ (جدائی کی جگہ/ مانگ) از: فَرَقَ یَفْرُقُ
۸. مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ) از: سَقَطَ یَسْقُطُ
۹. مَسْکِنٌ (جائے سکونت) از: سَکَنَ یَسْکُنُ
۱۰. مَرْفِقٌ (رکھنے کی جگہ/کُہنی) از: رَفَقَ یَرْفُقُ
۱۱. مَسْجِدٌ (سجدہ کرنے کی جگہ) از: سَجَدَ یَسْجُدُ
۱۲. مَنْخِرٌ (سانس لینے کی جگہ/نتھنا) از: نَخَرَ یَنْخُرُ

نوٹ: کبھی اسمِ جامد سے مَفْعَلَۃٌ کا وزن کسی چیز کی مکانیت پر دلالت کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: مَأْسَدَۃٌ (جہاں بہت شیر رہتے ہوں)۔

مبالغہ:

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے تو اسے مبالغہ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جیسے: ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا)۔ فَارُوقٌ (بہت فرق کرنے والا)۔

اسمِ تفضیل اور مبالغہ میں فرق: اسمِ تفضیل میں دوسرے کی نسبت فضیلت بیان کی جاتی ہے جیسے: زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عَمْرٍو (یعنی، زید عمرو سے زیادہ علم والا ہے) جبکہ مبالغہ میں فی نفسہٖ زیادتی پائی جاتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ عَلَّامٌ (بہت علم والا)۔

اوزان: یہ کبھی حرف کو مکرّر لانے، کبھی الف، واوٗ یا یاء کو بڑھانے سے بنتا ہے۔ دراصل اس کے اوزان سماعی ہیں، جبکہ درج ذیل اوزان کثیر الاستعمال ہیں:

فَعِلٌ، فَعِیْلٌ، فَعُوْلٌ جیسے: حَذِرٌ (بہت محتاط)، عَلِیْمٌ (بہت جاننے والا)، اَکُوْلٌ (بہت کھانے والا)

فَعَّالٌ، فُعَّالٌ، فِعِّیْلٌ جیسے: سَفَّاکٌ (بڑا خونریز)، کُبَّارٌ (بہت بڑا)، صِدِّیْقٌ (بہت سچّا)

مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعِیْلٌ جیسے: مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا)، مِنْعَامٌ (بہت انعام دینے والا)، مِنْطِیْقٌ (بہت بولنے والا)

فُعَالٌ، فَاعُوْلٌ، فُعَلَةٌ جیسے: عُجَابٌ (بہت عجیب)، فَارُوْقٌ (خوب فرق کرنے والا)، ضُحَکَةٌ (بہت ہنسنے والا)

فَعُّوْلٌ، فُعُّوْلٌ، فُعَّلٌ جیسے: قَیُّوْمٌ (بہت قائم رکھنے والا)، قُدُّوْسٌ (نہایت پاک)، قُلَّبٌ (بہت پلٹنے والا)

نوٹ: مبالغہ کے اوزان میں تذکیر وتانیث کا فرق نہیں البتہ مبالغہ کی زیادتی کے لئے ''ۃ'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: رَجُلٌ عَلَّامَةٌ اور اِمْرَأَةٌ عَلَّامَةٌ (بہت جاننے والا/والی)۔

نوٹ: جب فعیل بمعنی فاعل اور فعلول بمعنی مفعول ہو تو تذکیر وتانیث میں فرق کیا جاتا ہے جیسے: هُوَ عَلِیْمٌ، هِیَ عَلِیْمَةٌ۔

نوٹ: اہلِ فن اور پیشہ وروں کے لئے فَعَّالٌ کا صیغہ آتا ہے۔ جیسے: نَجَّارٌ (بڑھئی)، بَزَّازٌ (درزی)، عَطَّارٌ (عطر فروش)، بَقَّالٌ (سبزی فروش)۔

وزن کا بیان

جان لیجئے کہ کوئی بھی اسم یا فعل تین حروف سے کم نہیں ہوتا۔(البتہ جو بظاہر تین حروف سے کم ہوتے ہیں وہ کسی نہ کسی تغیّر وتبدّل کے بعد ہوتے ہیں۔جیسے:عِدْ (امر) کہ اصل میں یہ اِوْعِدْ تھااور اَبٌ کہ یہ دراصل اَبَــوٌ تھا)۔فعل کے زیادہ سے زیادہ حروفِ اصلیہ چار تک ہوتے ہیں جبکہ اسم کے حروفِ اصلیہ زیادہ سے زیادہ پانچ تک ہوتے ہیں۔اس کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ فَعُلٌ /فَعَلٌ (برائے ثلاثی مجرّد) جیسے:ضَرْبٌ / قَلَمٌ

۲۔ فَعْلَلٌ (برائے رباعی مجرّد) جیسے:ثَعْلَبٌ

۳۔ فَعَلْلَلٌ (برائے خماسی مجرّد) جیسے:سَفَرْجَلٌ

مذکورہ اَوزان کے ذریعہ کسی کلمہ(اسم یا فعل) کا ثلاثی رباعی اور (اسم کا) خماسی، نیز مجرّد یا مزید فیہ ہونا معلوم ہوسکتا ہے۔یوں کہ موزون (یعنی جس کلمہ کا وَزْن پرکھا جارہا ہے اُس) کو مذکورہ اَوزان پر حرکات وسکنات کے لحاظ سے ترتیب وار رکھا جائے، حروفِ اصلیہ کو فاء، عین اور لام کلمہ سے تعبیر کریں، جو ان کے علاوہ ہوں گے وہ زائد حروف ہوں گے۔جیسا کہ اوپر مثالیں گزریں۔تفصیل حسبِ ذیل ہے:

(1) ثلاثی مجرّد کے دس اوزان مشہور ہیں:

(۱) فَعْلٌ جیسے:فَلْسٌ (پیسہ) (۲) فِعْلٌ جیسے: حِبْرٌ (روشنائی)

(۳) فُعْلٌ جیسے: قُفْلٌ (تالا) (۴) فَعَلٌ جیسے: فَرَسٌ (گھوڑا)

(۵) فَعِلٌ جیسے: کَتِفٌ (مونڈھا) (۶) فَعُلٌ جیسے: عَضُدٌ (بازو)

(۷) فِعَلٌ جیسے: عِنَبٌ (انگور) (۸) فِعِلٌ جیسے: اِبِلٌ (اُونٹ)

(۹) فُعَلٌ جیسے: صُرَدٌ (چڑیا) (۱۰) فُعُلٌ جیسے: عُنُقٌ (گردن)

نوٹ: اگر عین اور لام کلمہ کے درمیان الف زائد، یعنی: فِعَالٌ کے وزن پر، آئے تو
وہ ثلاثی مزید فیہ ہوگا۔ جیسے: زَمَانٌ یا کِتَابٌ۔

(2) رباعی مجرّد کے پانچ اَوزان:

(۱) فَعْلَلٌ جیسے: عَقْرَبٌ (بچھو) (۲) فِعْلَلٌ جیسے: دِرْهَمٌ (درہم)

(۳) فِعْلِلٌ جیسے: زِبْرِجٌ (سونا) (۴) فُعْلُلٌ جیسے: بُرْثُنٌ (شیر کا پنجرا)

(۵) فِعَلٌّ جیسے: قِمَطْرٌ (صندوق/بستہ)

نوٹ: اگر لامِ اوّل اور لامِ ثانی کے درمیان یاء زائد، یعنی: فِعْلِيْلٌ کے وزن پر،
آئے تو وہ رباعی مزید فیہ ہوگا۔ جیسے: قِنْدِيْلٌ (چراغ/ فانوس)۔

(3) خماسی کے چار اوزان ہیں:

(۱) فَعَلَّلٌ جیسے: سَفَرْجَلٌ (بہی/سیب کی مثل سفید رنگ کا پھل جو اخروٹ سے بڑا ہوتا ہے)

(۲) فُعَلِّلٌ جیسے: قُذَعْمِلٌ (طاقتور اُونٹ)

(۳) فَعْلَلِلٌ جیسے: جَحْمَرِشٌ (بڑھیا) (۴) فِعْلَلٌّ جیسے: قِرْطَعْبٌ (تھوڑی سی چیز)

(4) خماسی مزید فیہ کے دو وزن مشہور ہیں:

(۱) فَعْلَلُوْلٌ جیسے: عَضْرَفُوْطٌ (۲) فَعْلَلِيْلٌ جیسے: خَنْدَرِيْسٌ (پرانی شراب)

نوٹ: ثلاثی مزید فیہ سے اسم کے اوزان کثیر الاستعمال ہیں، جبکہ رباعی مزید فیہ سے
کم، اور خماسی مزید فیہ سے بہت کم مستعمَل ہیں۔

ثلاثی مجرّد سے صرف صغیر:

الحمد للہ عزّ وجلّ جزءِ اوّل میں ثلاثی مجرّد، مزید فیہ، رباعی مجرّد و مزید فیہ و ملحقات بثلاثی و رباعی کی صرف صغیر گردانیں گزر چکی ہیں۔ وہیں سے دوہرائیے۔ البتہ اب فعل تعجّب آپ سیکھ چکے تو آخر میں اُس کا اِضافہ بھی کر لیجیئے، مثلاً: مَا اَنْصَرَهٗ وَاَنْصِرْ بِهٖ۔

ثلاثی مزید فیہ کا بیان

ثلاثی مزید فیہ وہ فعل ہے جس کے ماضی میں حروفِ اصلیہ کے علاوہ حروفِ زوائد بھی ہوں۔ جیسے: کَرُمَ (ثلاثی مجرّد)، اَکْرَمَ (ثلاثی مزید فیہ)۔

ثلاثی مزید فیہ کے مندرجہ ذیل بارہ [۱۲] ابواب ہیں جنہیں ان کی صرف صغیر کی گردانوں سمیت جزءاوّل میں ذکر کیا جا چکا ہے:

بے ہمزۂ وصل:

(۱)	اِفْعَالٌ	جیسے:	اِکْرَامٌ (تعظیم کرنا)
(۲)	تَفْعِیْلٌ	جیسے:	تَصْرِیْفٌ (پھیرنا/گردان کرنا)
(۳)	مُفَاعَلَۃٌ	جیسے:	مُقَابَلَۃٌ (باہم لڑنا)
(۴)	تَفَعُّلٌ	جیسے:	تَقَبُّلٌ (قبول کرنا)
(۵)	تَفَاعُلٌ	جیسے:	تَقَابُلٌ (باہم روبرو ہونا)

باہمزۂ وصل:

(۱)	اِفْتِعَالٌ	جیسے:	اِجْتِنَابٌ (پرہیز کرنا)
(۲)	اِسْتِفْعَالٌ	جیسے:	اِسْتِنْصَارٌ (مدد طلب کرنا)
(۳)	اِنْفِعَالٌ	جیسے:	اِنْفِطَارٌ (پھٹنا)
(۴)	اِفْعِلَالٌ	جیسے:	اِحْمِرَارٌ (سرخ ہونا)
(۵)	اِفْعِیْلَالٌ	جیسے:	اِدْھِیْمَامٌ (سخت سیاہ ہونا)
(۶)	اِفْعِیْعَالٌ	جیسے:	اِخْشِیْشَانٌ (سخت کھردُرا ہونا)
(۷)	اِفْعِوَّالٌ	جیسے:	اِجْلِوَّازٌ (تیز جانا)

نوٹ: ثلاثی مزید فیہ کے باہمزۂ وصل کے آخری دو باب (اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ) جن کا جزءاوّل میں ذکر ہوا تھا دراصل وہ تَفَاعُلٌ اور تَفَعُّلٌ تھے۔تاء کو ساکن کر کے فاء (کلمہ) سے بدل دیا گیا اور فاء کو فاء میں ہم مخرج ہونے کی بناء پر مدغم کیا گیا، پھر اوّل میں ہمزۂ وصل مکسور لایا گیا کہ ساکن سے ابتداء نہیں ہوتی۔لہٰذا اِفَّاعُلٌ اور اِفَّعُّلٌ ہو گئے۔

نوٹ: بے ہمزۂ وصل ابواب میں باب اِکْرَامٌ آیا ہے۔دراصل اس کا ہمزہ وصلی نہیں بلکہ قطعی ہے۔

ہمزۂ وصلی اور قطعی میں فرق:

ہمزۂ وصلی ابتدائے کلام میں پڑھنے اور لکھنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: اُنْصُرْ ، اِسْتَغْفِرْ۔ہمزۂ وصلی اگر درمیانِ کلام میں واقع ہو تو صرف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا، جیسے: ﴿فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِيْماً﴾ [النساء:۴/۶۴] ترجمہ: ''پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں''۔(کنزالایمان)

جبکہ ہمزۂ قطعی ابتداء اور درمیانِ کلام میں بھی لکھا اور پڑھا جاتا ہے، جیسے: ﴿وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ قف﴾ الأية [النمل:۲۷/۱۲] ترجمہ: ''اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب'' (کنزالایمان)۔

نوٹ: ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرّد اور رباعی مزید فیہ (یعنی، ثلاثی مجرّد کے علاوہ تمام ابواب) سے اسمِ تفضیل، اسمِ ظرف، اسمِ آلہ اور فعلِ تعجُّب بنانے کا طریقہ ایک ہی طرح ہے جو ان شاءاللہ تعالیٰ آئندہ باب میں ذکر کیا جارہا ہے۔

رباعی مجرّد ومزید فیه کا بیان

رباعی مجرَّ د:

رباعی مجرَّ د وہ کلمہ ہے جس کا مادّہ چہار حرفی ہو (یعنی، حروفِ اصلیہ چار ہوں) اور کوئی حرف زائد نہ ہو۔اس کا صرف ایک باب ہے: فَعْلَلَةٌ جیسے: بَعْثَرَةٌ۔اس کی گردان جزءاوّل میں گزرچکی۔

رباعی مزید فیہ:

وہ کلمہ ہے جس کا مادّہ چہار حرفی ہو اور کوئی حرفِ زائد بھی ہو۔اس کے تین باب ہیں: (۱) تَفَعْلُلٌ (۲) اِفْعِنْلَالٌ (۳) اِفْعِلَّالٌ

بنانے کے طریقے:

(۱) ماضی کے شروع میں ''ت'' بڑھایا جاتا ہے۔جیسے: دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ

(۲) ماضی کے شروع میں ہمزۂ مکسور اور عین کلمہ کے بعد نون بڑھایا جاتا ہے۔جیسے: حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ

(۳) ماضی کے شروع میں ہمزۂ مکسور بڑھایا جاتا ہے اور لام کلمہ کو مشدَّد کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ

اسمِ تفضیل:

ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرَّ د اور رباعی مزید فیہ (یعنی، غیر ثلاثی مجرَّ د) سے اسمِ تفضیل کا صیغہ، مصدر (منصوب) سے قبل اَشَدُّ، اَکْبَرُ یا اسی وزن پر ان کی مثل دیگر لفظ بڑھانے سے بنتا ہے۔جیسے: اَشَدُّ تَعْظِیْماً (بڑا تعظیم کرنے والا)، اَکْبَرُ اِجْتِنَاباً (بڑا

پرہیز کرنے والا)اَسْرَعُ دَحْرَجَةً (جلدلڑھکانے والا)

اسمِ ظرف:

ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرَّد اور رباعی مزید فیہ (یعنی، غیر ثلاثی مجرَّد) سے اسمِ ظرف کا صیغہ، اسمِ مفعول کے صیغہ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے: مُکْرَمٌ (تعظیم کا وقت/زمانہ)، مُدَحْرَجَةٌ (لڑھکانے کی جگہ/مکان)

اسمِ آلہ:

ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرَّد اور رباعی مزید فیہ (یعنی، غیر ثلاثی مجرَّد) سے اسمِ آلہ کا صیغہ مصدر سے پہلے مَا بِہٖ لگانے سے آتا ہے۔جیسے: مَا بِهِ الْاِكْرَامُ (جس کے ذریعہ تعظیم کی جائے)، مَا بِهِ الدَّحْرَجَةُ (جس کے ذریعہ لڑھکایا جائے)

فعلِ تعجّب:

ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرَّد اور رباعی مزید فیہ (یعنی، غیر ثلاثی مجرَّد) سے فعلِ تعجُّب بنانے کے لئے مصدر سے پہلے: مَا اَشَدَّ اور اَشْدِدْ بِـ لگایا جاتا ہے۔جیسے: مَا اَشَدَّ اِكْرَاماً و اَشْدِدْ بِاِكْرَامِهٖ ،مَا اَشَدَّ قَهْقَرَةً و اَشْدِدْ بِقَهْقَرَتِهٖ (بہت پچھلے پاؤں چلنے والا) یوں ہی مَا اَنْفَعَ اور اَنْفِعْ بِـ یا ان کے وزن پر دوسرے الفاظ بھی لگائے جاسکتے ہیں۔جیسے: مَا اَنْفَعَ اِكْرَاماً وَاَنْفِعْ بِاِكْرَامِهٖ۔

ملحق برباعی وملحق بخماسی کا بیان

مُلْحِق بابِ اِفعال (اِلحاق) سے اسمِ فاعل کا صیغہ ہے۔ جب ثلاثی مجرّد میں کسی حرف کو لاحق کیا جائے (یعنی بڑھادیا جائے) تاکہ وہ رباعی کے ہم وَزْن ہوجائے تو اسے ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہیں۔ جیسے: جَلَبَ سے جَلْبَبَ۔

اور اگر رباعی مجرّد میں ایک حرف لاحق کیا جائے تو اسے رباعی مزید فیہ یا ملحق بخُماسی کہتے ہیں۔ جیسے: عَقْقَلٌ سے عَقَنْقَلٌ۔ (نوٹ: فعل خماسی سے نہیں آتا)

ثلاثی مزید ملحق / ملحق برباعی کے ابواب

بـ دَحْرَجَ	بـ تَدَحْرَجَ	بـ اِحْرَنْجَمَ
(۱) جَلْبَبَ	(۱) تَجَلْبَبَ	(۱) اِقْعَنْسَسَ
(۲) قَلْنَسَ	(۲) تَقَلْنَسَ	(۲) اِسْلَنْقٰی
(۳) جَوْرَبَ	(۳) تَمَسْكَنَ	
(۴) سَرْوَلَ	(۴) تَعَفْرَتَ	
(۵) خَيْعَلَ	(۵) تَجَوْرَبَ	
(۶) شَرْيَفَ	(۶) تَسَرْوَلَ	
(۷) قَلْسٰی	(۷) تَخَيْعَلَ	
	(۸) تَقَلْسٰی	

الحمدللہ عزّ وجلّ مذکورہ بالا تمام ابواب کی گردانیں جزءاوّل میں یاد کی جاچکی ہیں۔

نوٹ: جس کلمہ میں اِضافہ کیا جائے اُسے مُلْحَق اور جس کلمہ کے ہم وَزْن کیا جائے اُسے مُلْحَق بِہٖ کہتے ہیں۔ جیسے: جَلَبَ، مُلْحَق ہے اور جَلْبَبَ، مُلْحَق بِہٖ ہے۔

ہفت اقسام کا بیان

ہفت فارسی زبان میں سات کو کہتے ہیں۔ اِن ہفت (سات) اقسام کا اعتبار کلمہ کے حروفِ اصلیہ (مادّہ) کے لحاظ سے ہوتا ہے جس کی تفصیل یوں ہے:

(۱) صحیح: وہ کلمہ ہوتا ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں سے کوئی بھی حرف نہ حرفِ علّت ہو، نہ ہمزہ ہو اور نہ ہی دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ جیسے: ضَرَبَ، رَجُلٌ.

(۲) مضاعف: وہ کلمہ ہوتا ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حرفِ صحیح ایک ہی جنس کے آئیں۔

☆......اگر فاء اور لام کلمہ یا عین اور لام کلمہ ایک ہی جنس کے ہوں تو مضاعف ثُلاثی کہلاتے ہیں جیسے: فَرٌّ، سَلِسٌ، سَبَبٌ۔

☆......اگر فاء اور لام اوّل، اور عین اور لامِ ثانی ایک جنس کے ہوں تو اسے مضاعف رباعی کہتے ہیں۔ جیسے: زَلْزَلَ، زَلْزَلَةٌ۔

(۳) مہموز: وہ کلمہ ہوتا ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو۔ اگر ہمزہ فاء کلمہ کی جگہ ہوگا تو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں جیسے: اَکَلَ، اَلَمٌ۔ اور اگر عین کلمہ کی جگہ ہو تو اسے مہموز العین کہتے ہیں جیسے: سَاَلَ، فَاْرٌ۔ اور اگر لام کلمہ کی جگہ ہو تو اسے مہموز اللام کہتے ہیں جیسے: قَرَءَ، کَلَاٌ۔

مُعْتَلٌّ:

معتلّ، بابِ افتعال (اعتلال) سے اسمِ مفعول کا صیغہ ہے، جس کے معنی ہیں بیماری والا ہونا۔ اصطلاح میں معتلّ اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کے حروفِ اصلیہ میں سے کوئی حرف، حرفِ علّت ہو۔ حروفِ علّت تین ہیں؛ واؤ، الف، یاء، جس کا مجموعہ ''وائے''

ہوتا ہے، دراصل اہلِ عرب میں جب کوئی علیل ہوتا ہے تو اس کے منہ سے وائے نکلتا ہے۔ نیز یہ حروف بھی اکثر کسی عامل کے عمل کے سبب ساقط ہوجاتے ہیں اس لئے انہیں (یعنی، واؤ الف اور یاء کو) حروفِ علّت کہا جاتا ہے۔ معتلّ کی تین اقسام ہیں:

(ا)معتلّ الفاء(مثال) (۲)معتلّ العین(اجوف) (۳)معتلّ اللام(ناقص)

نوٹ: حروفِ علّت اور ہمزہ کے علاوہ تمام حروفِ مبانی (حروفِ تَہَجِّی) حروفِ صحیح کہلاتے ہیں۔

(۴) مثال: اگر حرفِ علّت فاء کلمہ میں ہو تو اسے معتلُّ الفاء یا مثال کہتے ہیں جیسے: یَسَرَ، یُسْرٌ۔

(۵) اَجْوَف: اگر حرفِ علّت عین کلمہ میں واقع ہو تو اسے معتلُّ العین یا اَجْوَف کہتے ہیں جیسے: قَالَ، قَوْلٌ۔

(٦) ناقص: اگر حرفِ علّت لام کلمہ میں واقع ہو تو اسے معتلُّ اللام یا ناقص کہتے ہیں جیسے: رَضِیَ، ظَبْیٌ۔

(۷) لفیف: معتلّ بہ دوحرف کو کہتے ہیں۔ یعنی، جس کلمہ میں دوحرفِ علّت ہوں۔ پھر اس کی مزید دو قسمیں ہیں،

لفیف مفروق: جس میں دونوں حرفِ علّت منفصل ہوں۔ جیسے: وَقٰی، وَحْیٌ.

لفیف مقرون: جس میں دونوں حرفِ علّت متّصل ہوں۔ جیسے: طَوٰی، یَوْمٌ.

مذکورہ سات اقسام کو شعر کی صورت میں یوں بیان کیا جاتا ہے: ؎

صحیح[۱] است ومثال[۲] است ومضاعف[۳]

لفیف[۴] و ناقص[۵] ومہموز[۶] واجوف[۷]

تصرّفاتِ لفظیّہ

مہموز، معتلّ، مضاعف ولفیف کے کلمات میں جو ثقل پیدا ہوتا ہے اسے دور کرنے کے آٹھ قواعد ہیں:

(۱) اِسکان (۲) تحریک (۳) حذف (۴) زیادت

(۵) اِبدال (۶) اِدغام (۷) قلب (۸) بَیْن بَیْن

(۱) اِسکان: کسی حرف کو ساکن کر دینا۔ یعنی، حرکت دور کر دینا۔ جیسے: یَقُوْلُ کہ در اصل یَقْوُلُ تھا۔

(۲) تحریک: دو ساکن کلموں میں سے اوّل کو حرکت دینا تا کہ ملا کر پڑھا جا سکے۔ جیسے: قُلِ الْحَقَّ کہ دراصل قُلْ الْحَقَّ تھا۔

(۳) حَذف: حرکت یا حرف کو حذف کر دینا۔ جیسے: یَوْضِعُ سے یَضَعُ اور یَاْکُلُ سے یَاکُلُ۔

(۴) زِیادَت: کلمہ کے ابتداء، درمیان یا آخر میں کوئی حرف زائد کرنا۔ جیسے: اِضْرِبْ، زَمَانٌ، عِدَةٌ۔

(۵) اِبدال: ایک حرکت کو دوسری حرکت یا ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا۔ جیسے: تَجَلُّیٌ سے تَجَلٍّ اور قَوَلَ سے قَالَ۔

(۶) اِدغام: ایک جنس کے دو حرف، دو ہم مَخْرَج حرف یا دو قریب المَخْرَج حرف میں سے پہلے حرف کو دوسرے سے مِلا کر پڑھنا۔ جیسے: جَلُلَ سے جَلَّ، فَرَّطْتُمْ سے فَرَّطُّمْ، اِذْتَانَ سے اِدَّانَ۔

(۷) قَلْب: دو حرفوں کو باہم مقدّم یا مُؤَخَّر (یعنی، ترتیب میں آگے پیچھے) کرنا۔ جیسے: یَئِسُ سے اَیِسَ۔

(۸) بَیْن بَیْن: اسے تسہیل بھی کہتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں:

(الف) ہمزہ کو اپنے مَخْرَج اور اِس (ہمزہ) پر موجود حرکت کے موافق حرفِ علّت کے درمیان پڑھنا۔اسے بین بین قریب کہتے ہیں۔

(ب) ہمزہ کو اپنے مَخْرَج اور اِس (ہمزہ) سے پہلے والے حرف پر موجود حرکت کے موافق حرفِ علّت کے درمیان پڑھنا۔اسے بین بین بعید کہتے ہیں۔

جیسے: مُسْتَهْزِءُوْنَ۔

نوٹ: گزشتہ باب میں مذکور ہفت اقسام میں سے مہموز میں جو تصرُّفات معتلّ میں ہوتے ہیں انہیں تعلیل اور اعلال کہتے ہیں۔

نوٹ: مہموز میں اکثر اِبدال، حذف، زیادت اور تسہیل کے قواعد استعمال ہوتے ہیں۔ تعلیلات میں اکثر اِبدال، حذف اور اسکان کے قاعدے مستعمَل ہوتے ہیں۔جبکہ مضاعف میں کثیر الوقوع تصرُّف اسکان، ابدال اور تحریک کے ذریعہ ہوتا ہے۔

حروف کی مختلف اَقسام:

☆ حروفِ حذف گیارہ ہوتے ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے: هُوَ حَفِيٌّ بِخَائِنَةٍ

☆ حروفِ زیادت دس ہوتے ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے: يَا أَوْسِ هَلْ نِمْتَ يا سَأَلْتُمُوْنِيْهَا

☆ حروفِ اِبدال گیارہ ہوتے ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے: أَتَجِدُ مِنْ وَّطْيِهَا

☆ حروفِ اِدغام تیرہ ہیں: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ن

مخرج کے اعتبار سے حروف کی تقسیم:

☆ حروفِ حلقیہ (جن کا مخرج حلق ہے) چھ ہیں: ء ھ ح خ ع غ

☆ حروفِ شفویّہ (جن کا مخرج ہونٹ ہیں) چار ہیں: ب ف و م

☆ حروفِ لھویّہ (جن کا مخرج تالو ہے) چار ہیں: ج ق ک ی

☆ حروفِ ثنائیہ/سِنّیہ (جن کا مخرج دانت کی جڑ ہے) آٹھ ہیں: ت ث د ذ ط ظ ل ن

☆ حروفِ لسانیّہ (جن کا مخرج زبان کی جڑ ہے) چھ ہیں: ر ز س ش ص ض

مَہمُوز کا بیان

اگر کسی مادّہ کا فاءکلمہ ہمزہ ہوتو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں، اگر عین کلمہ ہمزہ ہوتو اسے مہموز العین اور اگر لام کلمہ ہمزہ ہوتو اسے مہموز اللام کہتے ہیں۔

ایک کلمہ میں کبھی ایک ہی ہمزہ آتا ہے اور کبھی دو ہمزہ ایک ساتھ آتے ہیں۔ مہموز میں جو تصرُّفات ہوتے ہیں وہ ''تخفیف'' کہلاتے ہیں۔ ایک ہمزہ کی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے جبکہ دو ہمزوں کی صورت میں کبھی جوازی قواعد کا اطلاق ہوتا ہے اور کبھی وجوبی۔

ایک ہمزہ کی تخفیف:

☆ اگر ہمزہ ساکن ہو اور اس کا ماقبل حرف متحرِّک ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حرفِ علّت سے بدلنا جائز ہے۔ (یعنی، اگر ماقبل ضمہ ہوتو واؤ سے، فتحہ ہوتو الف سے اور کسرہ ہوتو یاء سے)۔ جیسے: بُوسٌ، رَاسٌ، ذِیبٌ کہ دراصل بُؤْسٌ، رَأْسٌ اور ذِئْبٌ تھے۔

نوٹ: اگر تخفیفِ ہمزہ کے قاعدے کے ساتھ، اِدغام یا کوئی تعلیل بھی پائی جائے تو وہاں قاعدۂ ادغام یا تعلیل کو فوقیت دی جاتی ہے۔ جیسے: یَــؤُوسٌ کہ دراصل یَاْوُسُ تھا اور یَأُبُّ کہ دراصل یَاْبُبُ تھا۔

☆ اگر ہمزۂ مفتوحہ سے ماقبل حرف مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ کو ضمہ کے بعد واؤ سے اور کسرہ کے بعد یاء سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے: جُوَنٌ اور مِیَرٌ کہ دراصل جُؤَنٌ اور مِئَرٌ تھے۔

☆ اگر ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل حرف ساکن ہو (بشرطیکہ ماقبل حرف نہ ہی مدّہ کی وجہ سے ساکن ہو، نہ ہی یائے تصغیر ہو اور نہ ہی نون اِنفعال ہو) تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا

جائز ہے۔جیسے:یَسَلُ، شَیٌ اور قَدَ فُلَحَ کہ دراصل یَسْئَلُ، شَیْءٌ اور قَدْ اَفْلَحَ تھے۔

☆ اگر ہمزہ متحرّک ہواور اسی کلمہ میں اس کے ماقبل واؤ یا یاء ساکن ہوتو ہمزہ کو ماقبل حرف سے اِبدال (یعنی، بدلنا) جائز ہے۔اور جب اِبدال کردیا تو ادغام واجب ہے۔ جیسے:مَقْرُوَّةٌ، خَطِیَّةٌ اور اُفَیّسٌ کہ دراصل مَقْرُوْءَةٌ، خَطِیْئَةٌ اور اُفَیْئِسٌ ہیں۔

نوٹ:رَاٰی یَـــــرٰی اوراس کے مشتقّات میں خلافِ قیاس وجوبی طورپر ہمزہ کی حرکت ماقبل کودے کر ہمزہ کوحذف کیا گیا اور آخر میں یاءمتحرِّک، ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف ہوگئی۔

دوہمزوں کی تخفیف:

☆ اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں جمع ہوں اوّل ان میں متحرک اور دوسرا ساکن تو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرفِ علّت سے بدلنا واجب ہے۔جیسے:

اٰمَنَ اُوْمِنَ اِیْمَاناً کہ دراصل ءَاْمَنَ اُؤْمِنَ اِئْمَاناً تھے۔

نوٹ:کُلْ، خُذْ، مُرْ دراصل اُؤْکُلْ، اُؤْخُذْ، اُؤْمُرْ تھے۔مذکورہ قاعدے کے مطابق انہیں اُوْکُلْ، اُوْخُذْ اور اُوْمُرْ ہوناچاہئے تھا،مگر کثرتِ استعمال کی وجہ سے خلافِ قیاس ہمزۂ ثانیہ کوحذف کردیاجاتاہےیعنی، اُکُلْ اُخُذْ اور اُمُرْ پھر جب ہمزۂ وصل کے بعد والاحرف ساکن ہی نہ رہاتو ہمزہ وصلی کی بھی حاجت نہ رہی لہٰذا اسے بھی گرادیاجاتاہے۔ کُلْ، خُذْ اور مُرْ بچے۔البتّہ مُرْ کے لئے دوصورتیں ہیں: (۱)اگرابتدائے کلام میں ہوتو ہمزہ وصلی نہیں آئے گا جیسے: مُـرُوْا اَبَـا بَكْـرٍ فَـلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ (صحیح البخاری: ٦٦٤) (ترجمہ:ابوبکر(رضی اللہ عنہ) سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں)۔ (۲)اگرسابقہ حرف یا حرکت سے مل کر پڑھا/لکھا جارہا ہوتو ہمزہ

وصلی کے ساتھ آئے گا۔جیسے: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾ [الأعراف:۷/ ۱۹۹] ترجمہ:اے محبوب معاف کرنا اختیار کرواور بھلائی کا حکم دواور جاہلوں سے منہ پھیرلو(کنزالایمان)۔

☆ اگر دو ہمزے ابتدائے کلام میں ایک ساتھ آئیں اور دونوں میں سے کوئی ہمزہ مکسور نہ ہوتو دوسرے ہمزہ کووجوباًواؤ سے بدلا جاتا ہے۔جیسے: اَوَادِمُ اور اُوَمِّلُ کہ دراصل ءَاٰدِمُ اور اُؤَمِّلُ تھے۔

نوٹ:اُکْرِمُ (صیغۂ واحد متکلّم ازافعال)دراصل ااُکْرِمُ تھا۔مذکورہ قاعدہ کے مطابق اُوَکْرِمُ ہونا چاہیئے مگر کثرتِ استعمال کی وجہ سے دوسرے ہمزہ کوخلافِ قیاس حذف کیا جاتا ہےاور مضارع کے باقی صیغوں سے بھی اس کی موافقت میں ہمزہ حذف کیاجاتا ہے۔

☆ اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں ایک ساتھ آئیں اور دونوں میں سے کوئی ایک ہمزہ مکسور ہوتو دوسرے ہمزہ کووجوباً یاء سے بدلا جاتا ہے۔جیسے: جَآءٍ اور اَیِمَّةٌ کہ دراصل جَآءِءٌ اور اَئِمَّةٌ تھے۔ جَاءِءٌ میں دوسرے ہمزہ کویاء سے بدلا،ضمّہ یاء پر دشوار تھا حذف کردیا،یاءاورنون تنوین میں اجتماعِ ساکنین ہوالہٰذایاءساقط ہوگئی۔اَئِمَّةٌ میں دوسرے ہمزہ کویاء سے بدلنا جائز ہے نہ کہ واجب کیونکہ یہ دراصل اَءْمِمَةٌ تھااوراس کا کسرہ عارضی ہے۔

ثلاثی مجرّد کے ابواب:

مہموز ثلاثی مجرّد(مطرد) کے پانچوں ابواب سے آتا ہے۔مہموز الفاء سے چارابواب،مہموزالعین سے تین اورمہموزاللام سے بھی تین ابواب آتے ہیں۔

ان کی صرف صغیر یوں ہے:

صرف صغیر از مہموز (ثلاثی مجرّد)

	مــــہــــمــــوز الــــفــــاء			
	نَصَرَ يَنْصُرُ	ضَرَبَ يَضْرِبُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ
ماضی	أَمَرَ	أَدَبَ	أَدُبَ	أَمِنَ
مضارع	يَأْمُرُ	يَأْدِبُ	يَأْدُبُ	يَأْمَنُ
مصدر	أَمْراً	أَدْباً	أَدَباً	أَمْناً
اسمِ فاعل	اٰمِرٌ	اٰدِبٌ	أَدِيْبٌ	اٰمِنٌ
ماضی	أُمِرَ	أُدِبَ	...	أُمِنَ
مضارع	يُؤْمَرُ	يُؤْدَبُ	...	يُؤْمَنُ
مصدر	أَمْراً	أَدْباً	...	أَمْناً
اسم مفعول	مَأْمُوْرٌ	مَأْدُوْبٌ	...	مَأْمُوْنٌ
امر	مُرْ	اِيْدِبْ	اُوْدُبْ	اِيْمَنْ
نہی	لَا تَأْمُرْ	لَا تَأْدِبْ	لَا تَأْدُبْ	لَا تَأْمَنْ
ظرف	مَأْمَرٌ	مَأْدِبٌ	مَأْدَبٌ	مَأْمَنٌ
اسمِ آلہ	مِئْمَرٌ	مِئْدَبٌ	مِئْدَبٌ	مِئْمَنٌ
اسمِ تفضیل	اٰمَرُ	اٰدَبُ	اٰدَبُ	اٰمَنُ

صرف صغیر از مہموز (ثلاثی مجرّد)

	مہموز العین			مہموز اللام		
	فَتَحَ يَفْتَحُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ	فَتَحَ يَفْتَحُ	كَرُمَ يَكْرُمُ	سَمِعَ يَسْمَعُ
ماضی	سَأَلَ	لَؤُمَا	يَئِسَ	قَرَأَ	جَرُءَ	صَدِئَ
مضارع	يَسْأَلُ	يَلْؤُمُ	يَيْئَسُ	يَقْرَأُ	يَجْرُءُ	يَصْدَأُ
مصدر	سُؤَالًا	لُؤْمًا	يَأْسًا	قِرَاءَةً	جُرْءَةً	صَدَءً
اسمِ فاعل	سَائِلٌ	لَئِيْمٌ	يَائِسٌ	قَارِئٌ	جَرِيْءٌ	صَدِيْءٌ
ماضی	سُئِلَ	...	...	قُرِئَ	...	...
مضارع	يُسْئَلُ	...	...	يُقْرَأُ	...	...
مصدر	سُؤَالًا	...	...	قِرَاءَةً	...	...
اسم مفعول	مَسْئُوْلٌ	...	...	مَقْرُوْءٌ	...	...
امر	اِسْئَلْ	اُلْؤُمْ	اِيْأَسْ	اِقْرَأْ	اُجْرُؤْ	اِصْدَأْ
نہی	لَا تَسْئَلْ	لَا تَلْؤُمْ	لَا تَيْأَسْ	لَا تَقْرَأْ	لَا تَجْرُؤْ	لَا تَصْدَأْ
ظرف	مَسْأَلٌ	مَلْئَمٌ	مَيْأَسٌ	مَقْرَءٌ	مَجْرَأٌ	مَصْدَأٌ
اسمِ آلہ	مِسْأَلٌ	مِلْئَمٌ	مِيْأَسٌ	مِقْرَءٌ	مِجْرَأٌ	مِصْدَأٌ
اسمِ تفضیل	أَسْئَلُ	أَلْأَمُ	أَيْأَسُ	أَقْرَءُ	أَجْرَأُ	أَصْدَأُ

ثلاثی مزید فیہ:

مہموز، ثلاثی مزید فیہ کے ان ابواب سے آتا ہے: (۱) اِفعال (۲) تفعیل (۳) مفاعلہ (۴) تفعّل (۵) تفاعل (۶) افتعال (۷) استفعال۔

باب اِفعال اور افتعال کے مصدر، ماضی اور امر میں (دو ہمزوں کے قاعدے کی بناء پر) تخفیف وجوبی ہوتی ہے۔ جیسے: اِیْمَانٌ کہ دراصل اِءْمَانٌ تھا، اٰمَنَ کہ دراصل اَءْمَنَ تھا، اٰمِنْ کہ دراصل اَءْمِنْ تھا۔ اِیْتِمَارٌ دراصل اِءْتِمَارٌ تھا، اِیْتَمَرَ دراصل اِءْتَمَرَ تھا، اِیْتَمِرْ دراصل اِءْتَمِرْ تھا۔

نیز ان دونوں (اِفعال وافتعال) ابواب کے مضارع، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اسمِ ظرف میں اور باب اِستفعال کے تمام مشتقّات میں تخفیف جوازی ہوتی ہے۔

دیگر چاروں ابواب (تفعیل، مفاعلہ، تفعّل اور تفاعل) میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا۔ جیسے:

(۱) تَفْعِیْلٌ: أَدَّبَ یُؤَدِّبُ تَأْدِیْباً (از: أَدَبَ)

(۲) مُفَاعَلَةٌ: اٰخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَةً (از: أَخَذَ)

(۳) تَفَعُّلٌ: تَأَثَّرَ یَتَأَثَّرُ تَأَثُّراً (از: أَثَرَ)

(۴) تَفَاعُلٌ: تَاٰنَسَ یَتَاٰنَسُ تَاٰنُساً (از: أَنَسَ)

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے مہموز کی صرف صغیر گردانیں:

صرف صغیر از ابواب مہموز الفاء (ثلاثی مزید فیہ)

	اِفْعَال	تَفْعِيْل	مُفَاعَلَة	تَفَعُّل	تَفَاعُل	اِفْتِعَال	اِسْتِفْعَال
ماضی	اٰمَنَ	أَدَّبَ	اٰخَذَ	تَأَدَّبَ	تَاٰنَسَ	اِيْتَمَرَ	اِسْتَأْمَنَ
مضارع	يُوْمِنُ	يُؤَدِّبُ	يُؤَاخِذُ	يَتَأَدَّبُ	يَتَاٰنَسُ	يَاتَمِرُ	يَسْتَأْمِنُ
مصدر	إِيْمَاناً	تَأْدِيْباً	مُؤَاخَذَةً	تَأَدُّباً	تَاٰنُساً	اِيْتِمَاراً	اِسْتِئْمَاناً
اسمِ فاعل	مُؤْمِنٌ	مُؤَدِّبٌ	مُؤَاخِذٌ	مُتَأَدِّبٌ	مُتَاٰنِسٌ	مُوْتَمِرٌ	مُسْتَأْمِنٌ
ماضی	اُوْمِنَ	اُدِّبَ	اُوْخِذَ	تُؤُدِّبَ	تُؤُوْنِسَ	اُوْتُمِرَ	اُسْتُؤْمِنَ
مضارع	يُوْمَنُ	يُؤَدَّبُ	يُؤَاخَذُ	يُتَأَدَّبُ	يُتَاٰنَسُ	يُوْتَمَرُ	يُسْتَأْمَنُ
مصدر	إِيْمَاناً	تَأْدِيْباً	مُؤَاخَذَةً	تَأَدُّباً	تَاٰنُساً	اِيْتِمَاراً	اِسْتِئْمَاناً
اسم مفعول	مُؤْمَنٌ	مُؤَدَّبٌ	مُؤَاخَذٌ	مُتَأَدَّبٌ	مُتَاٰنَسٌ	مُوْتَمَرٌ	مُسْتَأْمَنٌ
امر	اٰمِنْ	أَدِّبْ	اٰخِذْ	تَأَدَّبْ	تَاٰنَسْ	اِيْتَمِرْ	اِسْتَأْمِنْ
نہی	لَا تُوْمِنْ	لَا تُؤَدِّبْ	لَا تُؤَاخِذْ	لَا تَتَأَدَّبْ	لَا تَتَاٰنَسْ	لَا تَاتَمِرْ	لَا تَسْتَأْمِنْ

نوٹ: جہاں ایک ہمزہ کی تخفیف کا قانون لگتا ہے وہاں تخفیف جوازی ہے جیسا کہ قوانین میں گزر چکا۔لہٰذا یُوْمِنُ اور یُؤْمِنُ دونوں پڑھا جا سکتا ہے۔وقس البواقی علیہ۔مگر دو ہمزوں میں تخفیف وجوبی ہوتی ہے۔جیسے: اِیْمَاناً کو اِئْمَاناً نہیں پڑھ سکتے۔

مہموز العین از ثلاثی مزید فیہ کی صرف صغیر گردانیں حسبِ ذیل ہیں:

صرف صغیر از ابواب مہموز العین (ثلاثی مزید فیہ)

	اِفْعَال	تَفْعِیل	مُفَاعَلَة	تَفَعُّل	تَفَاعُل	اِفْتِعَال	اِسْتِفْعَال
ماضی	أَشْأَمَ	سَأَّلَ	سَائَلَ	تَزَأَّرَ	تَفَائَلَ	اِزْدَأَبَ	اِسْتَرْءَفَ
مضارع	یُشْئِمُ	یُسَئِّلُ	یُسَائِلُ	یَتَزَأَّرُ	یَتَفَائَلُ	یَزْدَءِبُ	یَسْتَرْءِفُ
مصدر	إِشْاٰماً	تَسْئِیلاً	مُسَائَلَةً	تَزَأُّراً	تَفَائُلاً	اِزْدِاٰباً	اِسْتِرْاٰفاً
اسمِ فاعل	مُشْئِمٌ	مُسَئِّلٌ	مُسَائِلٌ	مُتَزَئِّرٌ	مُتَفَائِلٌ	مُزْدَءِبٌ	مُسْتَرْءِفٌ
ماضی	أُشْئِمَ	سُئِّلَ	سُوْئِلَ	تُزُؤِّرَ	تُفُوْئِلَ	اُزْدُءِبَ	اُسْتُرْءِفَ
مضارع	یُشْأَمُ	یُسَأَّلُ	یُسَائَلُ	یُتَزَأَّرُ	یُتَفَائَلُ	یُزْدَءَبُ	یُسْتَرْءَفُ
مصدر	إِشْاٰماً	تَسْئِیلاً	مُسَائَلَةً	تَزَأُّراً	تَفَائُلاً	اِزْدِاٰباً	اِسْتِرْاٰفاً
اسم مفعول	مُشْأَمٌ	مُسَأَّلٌ	مُسَائَلٌ	مُتَزَأَّرٌ	مُتَفَائَلٌ	مُزْدَأَبٌ	مُسْتَرْءَفٌ
امر	أَشْئِمْ	سَئِّلْ	سَائِلْ	تَزَأَّرْ	تَفَائَلْ	اِزْدَءِبْ	اِسْتَرْءِفْ
نہی	لَا تُشْئِمْ	لَا تُسَئِّلْ	لَا تُسَائِلْ	لَا تَتَزَأَّرْ	لَا تَتَفَائَلْ	لَا تَزْدَءِبْ	لَا تَسْتَرْءِفْ

صرف صغیر از ابواب مہموز اللام (ثلاثی مزید فیہ)

	اِفْعَال	تَفْعِيْل	مُفَاعَلَة	تَفَعُّل	تَفَاعُل	اِفْتِعَال	اِسْتِفْعَال
ماضی	أَبْرَأَ	بَرَّأَ	بَارَأَ	X	X	اِجْتَرَأَ	اِسْتَبْرَأَ
مضارع	يُبْرِئُ	يُبَرِّئُ	يُبَارِئُ	X	X	يَجْتَرِئُ	يَسْتَبْرِئُ
مصدر	إِبْرَاءً	تَبْرِئَةً	مُبَارَءَةً	X	X	اِجْتِرَاءً	اِسْتِبْرَاءً
اسمِ فاعل	مُبْرِئٌ	مُبَرِّئٌ	مُبَارِئٌ	X	X	مُجْتَرِئٌ	مُسْتَبْرِئٌ
ماضی	أُبْرِئَ	بُرِّئَ	بُوْرِئَ	X	X	اُجْتُرِئَ	اُسْتُبْرِئَ
مضارع	يُبْرَأُ	يُبَرَّأُ	يُبَارَأُ	X	X	يُجْتَرَأُ	يُسْتَبْرَأُ
مصدر	إِبْرَاءً	تَبْرِئَةً	مُبَارَءَةً	X	X	اِجْتِرَاءً	اِسْتِبْرَاءً
اسم مفعول	مُبْرَأٌ	مُبَرَّأٌ	مُبَارَأٌ	X	X	مُجْتَرَأٌ	مُسْتَبْرَأٌ
امر	أَبْرِءْ	بَرِّءْ	بَارِءْ	X	X	اِجْتَرِءْ	اِسْتَبْرِءْ
نہی	لَا تُبْرِءْ	لَا تُبَرِّءْ	لَا تُبَارِءْ	X	X	لَا تَجْتَرِءْ	لَا تَسْتَبْرِءْ

مضاعف کا بیان

مضاعف تین ابواب: نَـصَرَ یَنْصُرُ جیسے: مَدَّ یَمُدُّ ، ضَـرَبَ یَضْرِبُ جیسے: فَـرَّ یَفِرُّ اورسَـمِعَ یَسْمَعُ جیسے: مَـسَّ یَـمَسُّ سے آتا ہے۔ نیز باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے بھی آتا ہے مگر قلیل طور پر۔ جیسے: لَبَّ یَلُبُّ۔

مضاعف میں تغیّرات تین قواعد کے ذریعہ ہوتے ہے:

(۱)حذف: جیسے: مَسْتُ اور ظَلْتُمْ کہ دراصل مَسِسْتُ اور ظَـلِلْتُمْ تھے۔ تکرارِ حروف کی وجہ سے پہلے حرف کو حذف کر دیا گیا۔

(۲)اِبدال: اس کی دو قسمیں ہیں: سماعی اور قیاسی

(الف) سماعی: جیسے: اَمْلَیْتُ کہ دراصل اَمْلَلْتُ تھا۔ اور تَقَضّٰی کہ دراصل تَقَضَّضَ تھا۔ (دوسرے حرف کو یاء سے بدلا گیا)۔

(ب) قیاسی: جیسے: دِیْوَانٌ، دِیْنَارٌ اور قِیْرَاطٌ کہ دراصل دِوْوَانٌ، دِنْنَارٌ اور قِرْرَاطٌ تھے۔

(۳)اِدغام: جیسے: فَرَّ، عَبَدْتُّ، صَعِدْتُّ کہ دراصل فَرَرَ، عَبَدْتُ اور صَعِدْتُ تھے۔

جس حرف کو مِلایا جائے اس کو مُدْغَم اور جس حرف میں مِلایا جائے اُسے مُدْغَم فیہ کہتے ہیں۔ جیسے: فَرَّ میں پہلا راء مُدْغَم اور دوسرا راء مدغَم فیہ ہے۔

مُدْغَم اور مُدغَم فیہ اگر ایک ہی جنس کے ہوں تو صرف ایک لکھا جاتا ہے اور دونوں پڑھے جاتے ہیں۔ جیسے: مَـدَّ۔ اور اگر ہم جنس نہ ہوں بلکہ قریب المخرج ہوں تو دونوں لکھے جاتے ہیں اور ایک پڑھا جاتا ہے۔ جیسے: عَبَدْتُّ اور صَعِدْتُّ۔

قواعدِ مضاعف:

☆ دوحرف ہم جنس ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دونوں متحرک ہوں اور ان کا ماقبل متحرک یامدہ ہو،تو پہلے کوساکن کرکے دوسرے میں اِدغام کرنا چاہئے۔جیسے:مَدَّ کہ دراصل مَدَدَ تھا۔اور حَاجَّ کہ دراصل حَاجَجَ تھا۔

نوٹ: مذکورہ قانون کے نفاذ کے لئے ضروری ہے کہ:

☆ پہلاحرف مشدَّ دنہ ہو۔جیسے:حَبَّبَ (اس میں آخری باء مدغم فیہ نہیں بن سکتی)

☆ اس میں ادغام کے علاوہ اِعلال (تعلیل) کا تقاضہ نہ ہو۔جیسے:قَـوِوَ بعداز تعلیل قَوِیَ ہوگیا۔لہٰذا قبل ازتعلیل اسے قَوَّ کرنا جائز نہیں۔

☆ دوواوَ بابِ افعلال سے نہ آئیں۔جیسے:اِرْعَوَوَ۔ اسے اِرْعَوَّ کرنا جائز نہیں۔

☆ دونوں یاءنہ ہوں۔جیسے:حَیِیَ۔اسے حَیَّ کرنا جائز نہیں۔

☆ دونوں میں کوئی حرف الحاق کی وجہ سے زائد نہ ہو۔جیسے:جَـلْبَـبَ۔اسے جَلَبَّ نہیں کیا جاسکتا۔

☆ دوسرے حرف کی حرکت عارضی نہ ہو۔جیسے: اُرْدُدِ الْقَوْمَ۔دوسرے دال کی حرکت عارضی ہے لہٰذا دونوں دال میں ادغام جائز نہیں۔

☆ پہلاحرف بابِ افتعال کی تاءنہ ہو۔جیسے:اِقْتَتَلَ۔اسے اِقَتَّلَ نہیں کیا جاسکتا۔

☆ فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فِعَلٌ اور فُعَلٌ کے وزن پر اسم نہ ہوں ورنہ اس میں ادغام نہیں ہوگا۔جیسے:سَبَبٌ، رِدِدٌ، سُرُرٌ، عِلَلٌ، دُرَرٌ۔

☆ اگر دوحرف ہم جنس جمع ہوں مگر عین کلمہ متحرک ہو یا خوفِ التباس ہوتو ادغام نہیں ہوگا۔جیسے:سَبَبٌ(یعنی،ذریعہ)اور سُرُرٌ۔اگر سَبٌّ کیا گیا تو معنی ہوں گے: گالی دینا۔

☆ دو حرف ہم جنس باہم جمع ہوں دونوں متحرّک ہوں مگر پہلے کلمہ کا ماقبل ساکن ہو تو پہلے حرف کو ساکن کرنے سے قبل اس کی حرکت ماقبل کو دے دینی چاہیئے۔ جیسے: يَمُدُّ کہ دراصل يَمْدُدُ تھا۔

☆ پہلا حرف ہمزہ اور الف سے بدل کر نہ آیا ہو۔ جیسے: اُوْوِيَ (دراصل أُأْوِيَ ہے)۔ اور قُوْوِلَ (از: مُقَاوَلَة)۔

☆ دو ہم جنس متحرک حرف دو کلموں میں جمع ہوں اور ان کا ماقبل حرفِ صحیح متحرک، مدّہ یا لین ہو تو پہلے حرف کا دوسرے حرف میں ادغام جائز ہے۔ جیسے: فَعَلُ لَّبِيْدُ، قَامُ مُّحَمَّدُ، عَيْنُ نَّصْرٍ۔

☆ ایک کلمہ میں ایک ہی جنس کے دو حرف اگر جمع ہو جائیں جن میں پہلا متحرّک اور دوسرا عارضی ساکن ہو (حرفِ جازم کے عمل یا وقف کی وجہ سے) تو ادغام اور فکِّ ادغام دونوں جائز ہیں۔ جیسے: لَمْ يَمُدِّ اور لَمْ يَمْدُدْ دونوں جائز ہیں۔ یعنی، مدغَم فیہ کی تینوں حرکات ہو سکتی ہیں لیکن اگر مدغَم کا ماقبل مضموم نہ ہو (مذکورہ مثال میں 'م' ہے) تو مدغَم فیہ پر فتحہ اور کسرہ تو ہو سکتے ہیں ضمہ نہیں۔ جیسے: لَمْ يَفِرَّ۔

مذکورہ ذیل صورتوں میں ادغام ممنوع ہے:

☆ اگر دوسرے حرف کا سکون لازم ہو۔ جیسے: مَدَدْنَ۔

☆ اگر دونوں حرف کلمہ کی ابتداء میں ہوں۔ جیسے: تَتَدَحْرَجُ، بَبَرٌ۔

☆ اگر دوسرے حرف کی حرکت لازم نہ ہو یعنی، عارضی ہو۔ جیسے: اُذْبُبِ الْكَلْبُ۔

☆ اگر دو متحرّک حرف الگ الگ کلموں میں جمع ہوں اور پہلے کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو۔ جیسے: قَرْمُ مَالِكٍ۔

☆ اگر دونوں ہمزہ ہوں تو بھی ادغام نہیں ہوگا۔ جیسے: قَرَأَ أَبُوْکَ۔

تائے تفعّل اور تفاعل:

بابِ تفعّل اور تفاعل کے مضارع معروف کے صیغوں میں جب علامتِ مضارع کی تاء اور بابِ تفعّل/ تفاعل کی تاء اکٹھی ہوں تو ایک کو تخفیفاً حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ﴾ الآية [القدر: ۴/۹۷] ترجمہ: اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے (کنزالایمان)۔ اصل میں تَتَنَزَّلُ ہے۔

اور: ﴿تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ﴾ الآية [البقرة: ۸۵/۲] ترجمہ: ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ اور زیادتی میں (کنزالایمان)۔ تَظَاهَرُوْنَ دراصل تَتَظَاهَرُوْنَ ہے۔

بابِ تفعّل اور تفاعل کے فاء کلمہ کی جگہ ان حروف (ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ) میں سے کوئی حرف آجائے تو تائے تفعل/ تفاعل کو فاء کلمہ کی جنس سے تبدیل کر کے ادغام کر دیتے ہیں۔ جیسے: طَهُرَ سے تَطَهَّرَ۔ ادغام کے بعد طَّهَّرَ ہوا۔ اب چونکہ مدغم (یعنی طاء مشدّد میں پہلا طاء) ساکن ہے لہٰذا شروع میں ہمزۂ وصل مکسور لائیں گے کیونکہ ساکن سے ابتداء محال ہے۔

اور بابِ تفاعل: ثَقُلَ سے تَثَاقَلَ، ادغام اور ہمزۂ وصل کے ساتھ اِثَّاقَلَ ہوا۔

تائے افتعال:

اگر بابِ افتعال کے عین کلمہ کی جگہ مذکورہ بارہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو تائے افتعال کو عین کلمہ کی جنس سے تبدیل کر کے ادغام جائز ہے۔ (فاء کلمہ کو

فتحہ دیا جائے گا)۔ پھر فاء کلمہ کے متحرّک ہونے کی وجہ سے ابتداء سے ہمزۂ وصلی بھی ساقط ہو جائے گا (کیونکہ وہ سکونِ فاء کے باعث ہوتا ہے)۔ جیسے: خَصَّمَ، قَتَّلَ، هَدّٰى کہ دراصل اِخْتَصَمَ، اِقْتَتَلَ اوراِهْتَدٰى تھے۔

اگر بابِ افتعال کا فاء کلمہ دال ہو تو تائے افتعال کو دال سے بدل کر ادغام کیا جاتا ہے۔ جیسے: اِدَّعٰى اوراِدَّفَعَ کہ دراصل اِدْتَعٰى اوراِدْتَفَعَ تھے۔

اگر بابِ افتعال کا فاء کلمہ ذال ہو تو تائے افتعال کو دال سے اور ذال (فاء کلمہ) کو دال سے یا دال کو ذال سے بدل کر ادغام اور فکِّ ادغام جائز ہے۔ جیسے: اِذَّكَرَ، اِدَّكَرَ، اِذْدَكَرَ کہ دراصل اِذْتَكَرَ تھے۔

اگر بابِ افتعال کا فاء کلمہ زاء ہو تو تائے افتعال کو دال سے اور دال کو زاء سے بدل کر ادغام کرنا بھی جائز ہے اور دال کو اپنی حالت پر رکھنا بھی جائز ہے۔ جیسے: اِزَّجَرَ، اِزْدَجَرَ کہ دراصل اِزْتَجَرَ تھے۔

اگر بابِ افتعال کا فاء کلمہ: طاء، ظاء، صاد یا ضاد ہو تو تائے افتعال کو طاء سے بدلنا واجب ہے جیسے: اِظْطَلَمَ کہ دراصل اِظْتَلَمَ تھا۔ پھر اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

(۱) اگر فاء کلمہ طاء ہو تو تائے افتعال کو طاء سے بدل کر ادغام کیا جائے گا۔ جیسے: اِطَّلَبَ کہ دراصل اِطْتَلَبَ تھا۔

(۲) اگر فاء کلمہ ظاء ہو تو تائے افتعال کو طاء سے بدلنا واجب ہے۔ پھر طاء کو ظاء کرنا اور ظاء کو طاء کر کے ادغام اور فکِّ ادغام تینوں صورتیں جائز ہیں۔ جیسے: اِظَّلَمَ، اِطَّلَمَ اور اِظْطَلَمَ کہ دراصل اِظْتَلَمَ تھے۔

(۳) اگر فاء کلمہ صاد یا ضاد ہو تو تائے افتعال کو طاء سے بدل کر بغیر ادغام کئے پڑھنا

بھی جائز ہے۔ جیسے: اِصْطَبَرَ اوراِضْطَرَبَ کہ دراصل اِصْتَبَرَ اوراِضْتَرَبَ تھے۔
نیز طاء (یعنی، تائے افتعال سے بدل شدہ) کوصاد یا ضاد سے بدل کر ادغام کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے: اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ۔ مگر پہلے طریقہ پر زیادہ عمل ہے۔

ثلاثی مجرّد سے مضاعف کی صرف کبیر:

نفی جحد بلم	نفی تاکید بلن	مضارع مجہول	مضارع معروف	ماضی مجہول	ماضی معروف
لَمْ یَمُدِّ	لَنْ یَّمُدَّ	یُمَدُّ	یَمُدُّ	مُدَّ	مَدَّ
لَمْ یَمُدَّا	لَنْ یَّمُدَّا	یُمَدَّانِ	یَمُدَّانِ	مُدَّا	مَدَّا
لَمْ یَمُدُّوْا	لَنْ یَّمُدُّوْا	یُمَدُّوْنَ	یَمُدُّوْنَ	مُدُّوْا	مَدُّوْا
لَمْ تَمُدِّ	لَنْ تَمُدَّ	تُمَدُّ	تَمُدُّ	مُدَّتْ	مَدَّتْ
لَمْ تَمُدَّا	لَنْ تَمُدَّا	تُمَدَّانِ	تَمُدَّانِ	مُدَّتَا	مَدَّتَا
لَمْ یَمْدُدْنَ	لَنْ یَّمْدُدْنَ	یُمْدَدْنَ	یَمْدُدْنَ	مُدِدْنَ	مَدَدْنَ
لَمْ تَمُدِّ	لَنْ تَمُدَّ	تُمَدُّ	تَمُدُّ	مُدِدْتَّ	مَدَدْتَّ
لَمْ تَمُدَّا	لَنْ تَمُدَّا	تُمَدَّانِ	تَمُدَّانِ	مُدِدْتُّمَا	مَدَدْتُّمَا
لَمْ تَمُدُّوْا	لَنْ تَمُدُّوْا	تُمَدُّوْنَ	تَمُدُّوْنَ	مُدِدْتُّمْ	مَدَدْتُّمْ
لَمْ تَمُدِّیْ	لَنْ تَمُدِّیْ	تُمَدِّیْنَ	تَمُدِّیْنَ	مُدِدْتِّ	مَدَدْتِّ
لَمْ تَمُدَّا	لَنْ تَمُدَّا	تُمَدَّانِ	تَمُدَّانِ	مُدِدْتُّمَا	مَدَدْتُّمَا
لَمْ تَمْدُدْنَ	لَنْ تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	تَمْدُدْنَ	مُدِدْتُّنَّ	مَدَدْتُّنَّ
لَمْ اَمُدِّ	لَنْ اَمُدَّ	اُمَدُّ	اَمُدُّ	مُدِدْتُّ	مَدَدْتُّ
لَمْ نَمُدِّ	لَنْ نَمُدَّ	نُمَدُّ	نَمُدُّ	مُدِدْنَا	مَدَدْنَا

لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ	لام تاکید بانون تاکید خفیفہ	امر	نہی	اسمِ فاعل	اسمِ مفعول
لَیَمُدَّنَّ	لَیَمُدَّنْ	مُدِّ /اُمْدُدْ	لَا تَمُدِّ / لَا تَمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ
لَیَمُدَّانِّ		مُدَّا	لَا تَمُدَّا	مَادَّانِ	مَمْدُوْدَانِ
لَیَمُدُّنَّ	لَیَمُدُّنْ	مُدُّوْا	لَا تَمُدُّوْا	مَادُّوْنَ	مَمْدُوْدُوْنَ
لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	مُدِّیْ	لَا تَمُدِّیْ	مَادَّةٌ	مَمْدُوْدَةٌ
لَتَمُدَّانِّ		مُدَّا	لَا تَمُدَّا	مَادَّتَانِ	مَمْدُوْدَتَانِ
لَیَمْدُدْنَانِّ		اُمْدُدْنَ	لَا تَمْدُدْنَ	مَادَّاتٌ	مَمْدُوْدَاتٌ
لَتَمُدَّنَّ	لَتَمُدَّنْ	لِیَمُدُّ	لَا یَمُدِّ / لَا یَمْدُدْ		
لَتَمُدَّانِّ		لِیَمُدَّا	لَا یَمُدَّا		
لَتَمُدُّنَّ	لَتَمُدُّنْ	لِیَمُدُّوْا	لَا یَمُدُّوْا		
لَتَمُدِّنَّ	لَتَمُدِّنْ	لِتَمُدُّ	لَا تَمُدِّ / لَا تَمْدُدْ		
لَتَمُدَّانِّ		لِتَمُدَّا	لَا تَمُدَّا		
لَتَمْدُدْنَانِّ		لِیَمْدُدْنَ	لَا یَمْدُدْنَ		
لَاَمُدَّنَّ	لَاَمُدَّنْ	لِاَمُدِّ / لِاَمْدُدْ	لَا اَمُدِّ / لَا اَمْدُدْ		
لَنَمُدَّنَّ	لَنَمُدَّنْ	لِنَمُدِّ / لِنَمْدُدْ	لَا نَمُدِّ / لَا نَمْدُدْ		

صرف صغیر از ابواب مضاعف (ثلاثی مزید فیہ)

	تَفْعِیْل	مُفَاعَلَة	تَفَعُّل	تَفَاعُل	اِفْتِعَال	اِنْفِعَال	اِسْتِفْعَال
ماضی	قَرَّرَ	مَاسَّ	تَقَرَّرَ	تَمَاسَّ	اِمْتَدَّ	اِنْسَدَّ	اِسْتَمَدَّ
مضارع	یُقَرِّرُ	یُمَاسُّ	یَتَقَرَّرُ	یَتَمَاسُّ	یَمْتَدُّ	یَنْسَدُّ	یَسْتَمِدُّ
مصدر	تَقْرِیْراً	مُمَاسَّةً	تَقَرُّراً	تَمَاسّاً	اِمْتِدَاداً	اِنْسِدَاداً	اِسْتِمْدَاداً
اسمِ فاعل	مُقَرِّرٌ	مُمَاسٌّ	مُتَقَرِّرٌ	مُتَمَاسٌّ	مُمْتَدٌّ	مُنْسَدٌّ	مُسْتَمِدٌّ
ماضی	قُرِّرَ	مُوْسَّ	....	تُمُوْسَّ	اُمْتُدَّ	...	اُسْتُمِدَّ
مضارع	یُقَرَّرُ	یُمَاسُّ	....	یُتَمَاسُّ	یُمْتَدُّ	...	یُسْتَمَدُّ
مصدر	تَقْرِیْراً	مُمَاسَّةً	....	تَمَاسّاً	اِمْتِدَاداً	...	اِسْتِمْدَاداً
اسمِ مفعول	مُقَرَّرٌ	مُمَاسٌّ	....	مُتَمَاسٌّ	مُمْتَدٌّ	...	مُسْتَمَدٌّ
امر	قَرِّرْ	مَاسِّ	تَقَرَّرْ	تَمَاسَّ / تَمَاسَسْ	اِمْتَدَّ / اِمْتَدِدْ	اِنْسَدَّ / اِنْسَدِدْ	اِسْتَمِدَّ / اِسْتَمْدِدْ
نہی	لَا تُقَرِّرْ	لَا تُمَاسِّ	لَا تَتَقَرَّرْ	لَا تَمَاسِّ / لَا تَمَاسَسْ	لَا تَمْتَدَّ / لَا تَمْتَدِدْ	لَا تَنْسَدَّ / لَا تَنْسَدِدْ	لَا تَسْتَمِدَّ / لَا تَسْتَمْدِدْ

مضاعف رباعی مجرّد: زَلْزَلَ یُزَلْزِلُ زَلْزَلَةً فَهُوَ مُزَلْزِلٌ زُلْزِلَ یُزَلْزَلُ زَلْزَلَةً فَذَاکَ مُزَلْزَلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ زَلْزِلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تُزَلْزِلْ.

مضاعف رباعی مزید فیه: تَزَلْزَلَ یَتَزَلْزَلُ تَزَلْزُلاً فَهُوَ مُتَزَلْزِلٌ تُزُلْزِلَ یُتَزَلْزَلُ تَزَلْزُلاً فَذَاکَ مُتَزَلْزَلٌ اَلْاَمْرُ مِنْهُ تَزَلْزَلْ وَالنَّهْیُ عَنْهُ لَا تَتَزَلْزَلْ.

مثال کا بیان

اگرحرفِ علّت فاءکلمہ میں ہوتو اسے معتلُّ الفاء یا مثال کہتے ہیں جیسے: یَسَرَ، یُسْرٌ۔
اگرحرفِ علّت واوٗ ہوتو اسے مثالِ واوی کہتے ہیں (جیسے: وَعَدَ) اور اگر یاء ہوتو اِسے مثال یائی کہتے ہیں۔

مثال کے قواعد:

☆ اگر علامتِ مضارع مفتوح اور کسرۂ عین لازمی کے درمیان واوٗ ہوتو اُسے وُجوباً حذف کردیا جاتا ہے۔ جیسے: یَعِدُ کہ دراصل یہ یَوْعِدُ تھا۔

☆ جو مصدر مثالِ واوی سے فِعْلٌ کے وَزْن پر ہو اور اس کے مضارع سے واوٗ کو حذف کیا جاتا ہوتو اُس مصدر سے بھی واوٗ کو حذف کیا جاتا ہے اور واوٗ کا کسرہ مابعد حرف کو دے کر واوٗ کے عِوَض آخر میں ''ۃ'' بڑھایا جاتا ہے۔ جیسے: عِدَۃٌ کہ دراصل یہ وِعْدٌ تھا۔

☆ یَھَبُ اور یَضَعُ دراصل یَوْھِبُ اور یَوْضِعُ تھے۔ واوٗ پہلے قاعِدہ کے مطابق حذف ہوگئی پھر عین اور لام کلمہ کے حرفِ حلقی ہونے کی وجہ سے انہیں باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے لائے۔ (باب فتح یفتح کے لئے عین یا لام کلمہ میں حرفِ حلقی کا ہونا ضروری ہے سوائے پانچ کے: اَبیٰ یَاْبیٰ، رَکَنَ یَرْکَنُ. باقی تین لغاتِ بنی طَیّ سے ہیں: بَقیٰ یَبْقیٰ، فَنیٰ یَفْنیٰ، قَلیٰ یَقْلیٰ مگر ہر وہ کلمہ جس کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلقی ہو اس کا فتح یفتح سے آنا لازم نہیں)۔

☆ جو واوٗ ساکن غیر مُدغَم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہوتو وہ واوٗ یاء ہوجاتی ہے بشرطیکہ بابِ افتعال کی واوٗ نہ ہو۔ جیسے: مِیْزَانٌ اور اِیْجَلْ کہ دراصل مِوْزَانٌ اور اِوْجَلْ تھے۔

☆ مثال کلمہ کی یاء ساکن ہو اور ماقبل اس کا مضموم ہوتو وہ یاء واوٗ سے بدلی جائے گی بشرطیکہ

بابِ افتعال سے نہ ہو۔جیسے:مُوْقِنٌ اوریُوْسِرٌ کہ دراصل مُیْقِنٌ اور یُیْسِرٌ تھے۔

نوٹ:اگراسم تفضیل مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر یاصفتِ مشبّہ اَفْعَلُ یافَعْلَاءُ کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر ہواورعین کلمہ یاء ہوتوضمہ ٔ ماقبل کوکسرہ سے بدلیں گے۔جیسے: حِیْکٰی کہ دراصل حُیْکٰی تھااوربِیْضٌ کہ دراصل بُیْضٌ (اَبْیَضُ وبَیْضَاءُ کی جمع)

☆ اگر بابِ افتعال کے فاءکلمہ میں واؤاور یاء ہوں اورہمزہ سے بدل کربھی نہ آئے ہوں توان واؤ یا یاءکوتاء سے بدل کربابِ افتعال کی تاءمیں ادغام کیاجائے گا۔جیسے:اِتَّصَلَ، اِتَّسَرَ کہ دراصل اِوْتَصَلَ، اِیْتَسَرَ تھے۔اِیْتَمَنَ اوراِیْتَمَرَ میں یاءکوتاء سے بدل کرادغام جائز نہیں کیونکہ یہ یاءتخفیفاً ہمزہ سے بدل کرآئی ہے کہ یہ دراصل اِئْتَمَنَ اوراِئْتَمَرَ تھے۔

☆ اگر واؤ فاء یا عین کلمہ کی جگہ مضموم ہوتو اس کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے۔جیسے: اُقِّتَتْ، اُجُوْہٌ، اَدْؤُرٌ کہ دراصل وُقِّتَتْ، وُجُوْہٌ، اَدْوُرٌ تھے۔

☆ بعض صرفی فاءکلمہ میں واقع واؤمکسورکوبھی ہمزہ سے بدلتے ہیں جیسے: اِشَاحٌ، اِسَادَۃٌ کہ دراصل وِشَاحٌ، وِسَادَۃٌ تھے۔

☆ یوں ہی فاءکلمہ میں واقع واؤمفتوح کوہمزہ سے بدلنا شاذ ہے۔جیسے: اَحَدٌ، اَنَاۃٌ کہ دراصل وَحَدٌ، وَنَاۃٌ تھے۔اورواؤمضموم کوتاء سے بدلنا بھی شاذ ہے۔جیسے: تُجَاہٌ کہ دراصل وُجَاہٌ تھا۔

☆ اگر دو واؤمتحرک ایک کلمہ میں جمع ہوں تو پہلی واؤ کوہمزہ سے وُجوباً بدلا جاتا ہے جیسے: اَوَاعِدُ (جمع وَاعِدَۃٌ)، اُوَیْصِلٌ (تصغیر وَاصِلٌ) اُوَلٌ (جمع اُوْلٰی) کہ دراصل وَوَاعِدُ، وُوَیْصِلٌ، وُوَلٌ تھے۔

☆ اُولیٰ دراصل وُولیٰ تھا، اس کی جمع اُوَلُ میں چونکہ واؤ کو ہمزہ سے بدلا گیا لہٰذا اِسی موافقت پر وُولیٰ بھی اُولیٰ ہوگیا۔

☆ اگر دو واؤ اوّل کلمہ میں آئیں، پہلا متحرک دوسرا ساکن ہو تو پہلی کو ہمزہ سے جوازاً بدلا جاتا ہے۔ جیسے: اُوْرِیَ کہ دراصل وُوْرِیَ تھا۔

☆ اَنَاةٌ، تُکْلَانٌ، تُرَاثٌ، تُقَاةٌ دراصل وَنَاةٌ، وُکْلَانٌ، وُرَاثٌ، وُقْیَةٌ تھے، واؤ خلافِ قیاس ہمزہ وتاء سے بدلا اور وُقْیَةٌ میں یاء متحرک ماقبل مفتوح کی وجہ سے الف سے بدل گئی۔

صرف صغیر ابواب مثال واوی (از ثلاثی مجرد)

باب	ضَرَبَ	فَتَحَ	سَمِعَ	کَرُمَ	حَسِبَ
صیغہ	اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا)	اَلْوَهْبُ (دینا)	اَلْوَجَلُ (دوڑنا)	اَلْوَسْمُ (خوبصورت ہونا)	اَلْوَرَمُ (سوجنا)
ماضی	وَعَدَ	وَهَبَ	وَجِلَ	وَسُمَ	وَرِمَ
مضارع	یَعِدُ	یَهَبُ	یَوْجَلُ	یَوْسُمُ	یَرِمُ
مصدر	عِدَةً	هِبَةً	وَجْلاً	وَسَامَةً	وَرَماً
اسمِ فاعل	وَاعِدٌ	وَاهِبٌ	وَاجِلٌ	وَسِیْمٌ	وَارِمٌ
ماضی مجہول	وُعِدَ	وُهِبَ	وُجِلَ	...	...
مضارع مجہول	یُوْعَدُ	یُوْهَبُ	یُوْجَلُ	...	...
مصدر	عِدَةً	هِبَةً	وَجْلاً	...	...
اسمِ مفعول	مَوْعُوْدٌ	مَوْهُوْبٌ	مَوْجُوْلٌ	...	...
امر	عِدْ	هَبْ	اِیْجَلْ	اُوْسُمْ	رِمْ
نہی	لَا تَعِدْ	لَا تَهَبْ	لَا تُوْجَلْ	لَا تَوْسُمْ	لَا تَرِمْ

صرف صغیر ابواب مثال یائی (از ثلاثی مجرّد)

باب	ضَرَبَ	فَتَحَ	سَمِعَ	كَرُمَ
صیغہ	اَلْيُسْرُ (آسان ہونا)	اَلْيَنْعُ (کچا ہونا)	اَلْيُتْمُ (یتیم ہونا)	اَلْيَقْظُ (جاگنا)
ماضی	يَسَرَ	يَنَعَ	يَتِمَ	يَقُظَ
مضارع	يَيْسِرُ	يَيْنَعُ	يَيْتَمُ	يَيْقُظُ
مصدر	يُسْراً	يَنْعاً	يُتْماً	يَقْظاً
اسمِ فاعل	يَاسِرٌ	يَانِعٌ	يَتِيْمٌ	يَقِيْظٌ
ماضی مجہول	.....	.....	.....	.....
مضارع مجہول	.....	.....	.....	.....
مصدر	.....	.....	.....	.....
اسمِ مفعول	.....	.....	.....	.....
امر	اِيْسِرْ	اِيْنَعْ	اِيْتَمْ	اُوْقُظْ
نہی	لَا تَيْسِرْ	لَا تَيْنَعْ	لَا تَيْتَمْ	لَا تَيْقُظْ

<u>ابوابِ مزید فیہ</u>: مثال واوی اور یائی سے مندرجہ ذیل ابواب آتے ہیں:

ابواب	مثال واوی	مثال یائی
اِفْعَالٌ	اِيْرَادٌ (حاضر کرنا)	اِيْسَارٌ (تونگر بنانا)
تَفْعِيْلٌ	تَوْكِيْلٌ (وکیل بنانا)	تَيْسِيْرٌ (آسان کرنا)
مُفَاعَلَةٌ	مُوَاظَبَةٌ (مداومت کرنا)	مُيَاسَرَةٌ (باہم آسانی کرنا)
تَفَعُّلٌ	تَوَكُّلٌ (بھروسا کرنا)	تَيَقُّنٌ (یقین کرنا)
تَفَاعُلٌ	تَوَافُقٌ (باہم موافق ہونا)	تَيَامُنٌ (دائیں سے ابتداء کرنا)
اِفْتِعَالٌ	اِتِّفَاقٌ (اِوْتِفَاقٌ) (اتفاق کرنا)	اِتِّسَارٌ (اِيْتِسَارٌ) (آسان ہونا)
اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتِيْجَابٌ (اِسْتِوْجَابٌ) (واجب جاننا)	اِسْتِيْسَارٌ (آسان ہونا)

صرف صغیر از ابواب مثال واوی (ثلاثی مزید فیہ)

باب	اِفعال	تفعیل	مفاعلہ	تفعّل	تفاعل	افتعال	استفعال
ماضی	اَوْرَدَ	وَکَّلَ	وَاظَبَ	تَوَکَّلَ	تَوَافَقَ	اِتَّفَقَ	اِسْتَوْجَبَ
مضارع	یُوْرِدُ	یُوَکِّلُ	یُوَاظِبُ	یَتَوَکَّلُ	یَتَوَافَقُ	یَتَّفِقُ	یَسْتَوْجِبُ
مصدر	اِیْرَاداً	تَوْکِیْلاً	مُوَاظَبَۃً	تَوَکُّلاً	تَوَافُقاً	اِتِّفَاقاً	اِسْتِیْجَاباً
اسم فاعل	مُوْرِدٌ	مُوَکِّلٌ	مُوَاظِبٌ	مُتَوَکِّلٌ	مُتَوَافِقٌ	مُتَّفِقٌ	مُسْتَوْجِبٌ
ماضی	اُوْرِدَ	وُکِّلَ	وُوْظِبَ	تُوُکِّلَ	تُوُوْفِقَ	...	اُسْتُوْجِبَ
مضارع	یُوْرَدُ	یُوَکَّلُ	یُوَاظَبُ	یُتَوَکَّلُ	یُتَوَافَقُ	...	یُسْتَوْجَبُ
مصدر	اِیْرَاداً	تَوْکِیْلاً	مُوَاظَبَۃً	تَوَکُّلاً	تَوَافُقاً	...	اِسْتِیْجَاباً
اسمِ مفعول	مُوْرَدٌ	مُوَکَّلٌ	مُوَاظَبٌ	مُتَوَکَّلٌ	مُتَوَافَقٌ	...	مُسْتَوْجَبٌ
امر	اَوْرِدْ	وَکِّلْ	وَاظِبْ	تَوَکَّلْ	تَوَافَقْ	اِتَّفِقْ	اِسْتَوْجِبْ
نہی	لَا تُوْرِدْ	لَا تُوَکِّلْ	لَا تُوَاظِبْ	لَا تَتَوَکَّلْ	لَا تَتَوَافَقْ	لَا تَتَّفِقْ	لَا تَسْتَوْجِبْ

صرف صغیر از ابواب مثال یائی (ثلاثی مزید فیہ)

باب	اِفعال	تفعیل	مفاعلہ	تفعّل	تفاعل	افتعال	استفعال
ماضی	اَیْسَرَ	یَسَّرَ	یَاسَرَ	تَیَقَّنَ	تَیَامَنَ	اِتَّسَرَ	اِسْتَیْسَرَ
مضارع	یُوْسِرُ	یُیَسِّرُ	یُیَاسِرُ	یَتَیَقَّنُ	یَتَیَامَنُ	یَتَّسِرُ	یَسْتَیْسِرُ
مصدر	اِیْسَاراً	تَیْسِیْراً	مُیَاسَرَۃً	تَیَقُّناً	تَیَامُناً	اِتِّسَاراً	اِسْتِیْسَاراً
اسم فاعل	مُوْسِرٌ	مُیَسِّرٌ	مُیَاسِرٌ	مُتَیَقِّنٌ	مُتَیَامِنٌ	مُتَّسِرٌ	مُسْتَیْسِرٌ
ماضی	اُوْسِرَ	یُسِّرَ	یُوْسِرَ	تُیُقِّنَ	تُیُوْمِنَ	...	.....
مضارع	یُوْسَرُ	یُیَسَّرُ	یُیَاسَرُ	یُتَیَقَّنُ	یُتَیَامَنُ	...	.....
مصدر	اِیْسَاراً	تَیْسِیْراً	مُیَاسَرَۃً	تَیَقُّناً	تَیَامُناً	...	.....
اسمِ مفعول	مُوْسَرٌ	مُیَسَّرٌ	مُیَاسَرٌ	مُتَیَقَّنٌ	مُتَیَامَنٌ	...	.....
امر	اَیْسِرْ	یَسِّرْ	یَاسِرْ	تَیَقَّنْ	تَیَامَنْ	اِتَّسِرْ	اِسْتَیْسِرْ
نہی	لَا تُوْسِرْ	لَا تُیَسِّرْ	لَا تُیَاسِرْ	لَا تَتَیَقَّنْ	لَا تَتَیَامَنْ	لَا تَتَّسِرْ	لَا تَسْتَیْسِرْ

اجوف کا بیان

اجوف وہ کلمہ ہوتا ہے جس کا عین کلمہ حرفِ علّت ہو، اگر حرفِ علّت واؤ ہوتو اسے اجوفِ واوی، اور اگر یاء ہوتو اسے اَجوف یائی کہتے ہیں۔ (الف نہیں ہوسکتا کیونکہ الف واؤ یا یاء سے بدل کر آیا ہوگا)۔ جیسے: قَوْلٌ، بَیْعٌ اور قَالَ، بَاعَ۔

اَجوف کی تعلیلات:

☆ ہر وہ واؤ یا یاء متحرک جس کا ماقبل مفتوح ہو وہ الف ہو جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ، بَاعَ کہ یہ دراصل قَوَلَ، بَیَعَ تھے۔

نوٹ: مندرجہ بالا قاعدہ کے لئے شرط ہے کہ:

☆ تعلیل کرنے کے بعد کلمہ واحد کے صیغہ سے التباس نہ کرے۔ جیسے: دَعَـوَا (صیغہ تثنیہ مذکر غائب) اگر واؤ متحرک کو ماقبل (عین) مفتوح ہونے کی وجہ سے الف کر دیا گیا تو یہ دَعَا ہو جائے گا جو کہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

☆ اُس کلمہ میں اس سے پہلے یہ تعلیل نہ ہوئی ہو۔ جیسے: طَوٰی، اسے طَای نہیں کر سکتے کیونکہ پہلے ہی یاء متحرک ماقبل مفتوح کی وجہ سے یاء الف (مقصورہ) ہو چکی ہے۔ اس کی اصل: طَوَیَ تھی۔

☆ اس واؤ یا یاء کو صحیح قرار دینا (یعنی حرفِ علت قرار نہ دینا) ضروری ہو۔ جیسے: عَوِرَ (بھینگا ہونا)، صَیِدَ (ٹیڑھی گردن کا ہونا)، عَیِنَ (آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا)۔ اگر ان صیغوں میں تعلیل کی گئی اور حرفِ علّت کو الف کیا گیا تو معنیٰ بدل جائیں گے۔ یعنی، عَارَ (عیب لگانا)، صَادَ (پرندے کا شکار کرنا)، عَانَ (نظر لگانا)۔

☆ وہ کلمہ مصدر نہ ہو۔ جیسے: دَوَرَانٌ، جَوَلَانٌ۔

☆ وہ کلمہ جمع نہ ہو۔ جیسے: حَوَکَۃٌ، شَوَکَۃٌ۔

☆ حرکت عارضی نہ ہو۔ جیسے: جَوَبٌ، جَیَلٌ کہ یہ دراصل جَوَابٌ، جَیَالٌ ہیں۔

☆ مدّہ زائدہ نہ ہو۔ جیسے: غَیُوْرٌ، جَوَارٌ، طَوِیْلٌ۔

☆ نون تاکید سے پہلے نہ ہو۔ جیسے: لَتَرَیِنَّ، تَدْعُوُنَّ۔

☆ یائے مشدّدہ سے پہلے نہ ہو۔ جیسے: عَصَوِیٌّ۔

☆ وہ واوَیا یاء فَعَلیٰ یا فَعَلَانٌ کے عین کلمہ میں نہ ہو۔ جیسے: حَیَدیٰ، حَیَوَانٌ

☆ واوَیایاءفاءکلمہ میں نہ ہوں۔ جیسے: تَوَسَّطَ، تَیَسَّرَ۔

☆ مذکورہ قاعدہ (واوَیایاءمتحرک ماقبل مفتوح الف سے بدلے گا) کے مطابق جس فعل میں یہ تعلیل ہو اس کے چھٹے صیغہ (جمع مؤنث غائب) سے لے کر آخری صیغہ تک، چونکہ اجتماعِ ساکنین سے قلب شدہ الف ساقط ہوجائے لہٰذا، اگر ماضی مکسورالعین یا اجوفِ یائی ہوتو فاءکلمہ کوکسرہ دیں گے، جیسے: خَوِفْنَ سے خِفْنَ اور بَیَعْنَ سے بِعْنَ۔اور اگر اجوفِ واوی ہو (بشرطیکہ ماضی مکسورالعین نہ ہو) یا ماضی مضموم العین ہوتو فاء کلمہ کوضمہ دیں گے، جیسے: قَوَلْنَ سے قُلْنَ اور طَوُلْنَ سے طُلْنَ۔

☆ قِیْلَ، بِیْعَ، خِیْفَ (ماضی مجہول) دراصل قُوِلَ، بُیِعَ، خُوِفَ تھے، حرفِ علّت پر کسرہ دشوار تھا، ماقبل کی حرکت زائل کرکے کسرہ ماقبل کو دیا، قِیْلَ، بِیْعَ، خِیْفَ ہوگئے۔

☆ یَقُوْلُ دراصل یَقْوُلُ (بروزن یَنْصُرُ) تھا۔واوَپرضمہ ثقیل تھا ماقبل (قاف) کو دیا، یَقُوْلُ ہوگیا۔یَبِیْعُ دراصل یَبْیِعُ (بروزن یَضْرِبُ) تھا، یاءکا کسرہ نقل کرکے ماقبل کو دیا یَبِیْعُ ہوگیا۔

☆ یُقَالُ دراصل یُقْوَلُ (بروزنِ یُنصَرُ) تھا، واوَ کا فتحہ نقل کرکے ماقبل کو دیا، یُقَوْلُ ہوا، واوَ متحرک تھا، اس کا ماقبل اب مفتوح ہے واوَ الف ہوگیا، یُقَالُ ہوا۔ یُبَاعُ دراصل یُبْیَعُ تھا، یاء کا فتحہ نقل کرکے ماقبل کو دیا، یُبَیْعُ ہوا، یاء متحرک تھا اس کا ماقبل اب مفتوح ہے، یاء الف ہوگیا، یُبَاعُ ہوا۔

☆ یَقُلْنَ دراصل یَقْوُلْنَ (بروزن یَنصُرْنَ) تھا، واوَ پر ضمہ ثقیل تھا نقل کرکے ماقبل کو دیا، یَقُوْلْنَ ہوا، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حرفِ علّت واوَ ساقط ہوگیا۔ یَبِعْنَ دراصل یَبْیِعْنَ (بروزنِ یَضْرِبْنَ) تھا، یاء کا کسرہ نقل کرکے ماقبل کو دیا، یَبِیْعْنَ ہوا، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حرفِ علّت یاء ساقط ہوگیا۔

☆ قُلْ دراصل اُقْوُلْ (بروزن اُنْصُرْ) تھا، واوَ پر ضمہ ثقیل تھا نقل کرکے ماقبل کو دیا اُقُوْلْ ہوا، اجتماعِ ساکنین سے حرفِ علّت واوَ ساقط ہوگئی اُقُلْ ہوا، پھر شروع میں ہمزہَ وصل کی ضرورت نہ رہی کیونکہ بعد والا حرف (قاف) ساکن نہیں، قُلْ ہوگیا۔

☆ لَمْ یَخَفْ، لَمْ یَبِعْ دراصل لَمْ یَخْوَفْ (بروزنِ لَمْ یَسْمَعْ) اور لَمْ یَبْیِعْ (بروزنِ لَمْ یَضْرِبْ) تھے۔ پہلے میں واوَ کا فتحہ نقل کرکے ماقبل کو دیا پھر اجتماعِ ساکنین سے واوَ حذف ہوا لَمْ یَخَفْ ہوگیا۔ دوسرے کلمہ میں یاء کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی پھر اجتماعِ ساکنین سے یاء ساکن ہوئی لَمْ یَبِعْ ہوگیا۔

☆ ہر واوَ یا یاء جو طرفِ کلمہ یا ماقبلِ طرف میں واقع ہو اور اس سے قبل الف ہو وہ ہمزہ ہوجاتی ہے۔ جیسے: قَائِلٌ، بَائِعٌ کہ دراصل قَاوِلٌ اور بَایِعٌ تھے۔

☆ جو واوَ مصدر میں کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس کے فعل میں تعلیل بھی ہوچکی ہو اُس واوَ کو یاء سے بدلتے ہیں جیسے: قِیَامٌ کہ یہ دراصل قِوَامٌ تھا (اس کے فعل میں تعلیل ہوئی جیسے: قَوَمَ سے قَامَ) مگر قِوَامٌ کا واوَ یاء نہیں ہوگا کیونکہ اس کے فعل (قَاوَمَ) میں

تعلیل نہیں ہوئی۔

☆ جب باب اِفعال اور استفعال کے مصدر میں واؤ اور یاء کو ماضی کی موافقت کی وجہ سے الف کر کے ساقط کر دیا جائے تو اس کے عوض میں آخر میں ''ۃ'' بڑھائی جائے گی۔ جیسے: اِقَامَۃٌ اس کی اصل اِقْوَامٌ تھی، ماضی کا صیغہ دراصل اَقْوَمَ تھا، بعد از تعلیل اَقَامَ ہوا، لہٰذا مصدر میں واؤ الف ہوئی اِقْوَامٌ سے اِقَامٌ ہوا، اجتماعِ ساکنین سے الف ساقط ہوا آخر میں ''ۃ'' بطورِ عوض بڑھائی گئی۔

یہاں ثلاثی مجرد سے ماضی و مضارع کی چند صرف کبیر مشق کے لئے لکھی جاتی ہیں:

صیغہ	اجوفِ واوی (غیر مکسور العین)		اجوفِ یائی		ماضی مکسور العین	
واحد مذکر غائب	قَالَ	يَقُوْلُ	بَاعَ	يَبِيْعُ	خَافَ	يَخَافُ
تثنیہ مذکر غائب	قَالَا	يَقُوْلَانِ	بَاعَا	يَبِيْعَانِ	خَافَا	يَخَافَانِ
جمع مذکر غائب	قَالُوْا	يَقُوْلُوْنَ	بَاعُوْا	يَبِيْعُوْنَ	خَافُوْا	يَخَافُوْنَ
واحد مؤنث غائب	قَالَتْ	تَقُوْلُ	بَاعَتْ	تَبِيْعُ	خَافَتْ	تَخَافُ
تثنیہ مؤنث غائب	قَالَتَا	تَقُوْلَانِ	بَاعَتَا	تَبِيْعَانِ	خَافَتَا	تَخَافَانِ
جمع مؤنث غائب	قُلْنَ	يَقُلْنَ	بِعْنَ	يَبِعْنَ	خِفْنَ	يَخَفْنَ
واحد مذکر حاضر	قُلْتَ	تَقُوْلُ	بِعْتَ	تَبِيْعُ	خِفْتَ	تَخَافُ
تثنیہ مذکر حاضر	قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	خِفْتُمَا	تَخَافَانِ
جمع مذکر حاضر	قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	بِعْتُمْ	تَبِيْعُوْنَ	خِفْتُمْ	تَخَافُوْنَ
واحد مؤنث حاضر	قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	بِعْتِ	تَبِيْعِيْنَ	خِفْتِ	تَخَافِيْنَ
تثنیہ مؤنث حاضر	قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	خِفْتُمَا	تَخَافَانِ
جمع مؤنث حاضر	قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	خِفْتُنَّ	تَخَفْنَ
واحد متکلم	قُلْتُ	اَقُوْلُ	بِعْتُ	اَبِيْعُ	خِفْتُ	اَخَافُ
تثنیہ وجمع متکلم	قُلْنَا	نَقُوْلُ	بِعْنَا	نَبِيْعُ	خِفْنَا	نَخَافُ

صرفِ کبیر ماضی ومضارع مجہول از اجوف (ثلاثی مجرد)

صیغہ	اجوفِ واوی (غیر مکسور العین)		اجوفِ یائی		ماضی مکسور العین	
واحد مذکر غائب	قِیلَ	یُقَالُ	بِیعَ	یُبَاعُ	خِیفَ	یُخَافُ
تثنیہ مذکر غائب	قِیلَا	یُقَالَانِ	بِیعَا	یُبَاعَانِ	خِیفَا	یُخَافَانِ
جمع مذکر غائب	قِیلُوْا	یُقَالُوْنَ	بِیعُوْا	یُبَاعُوْنَ	خِیفُوْا	یُخَافُوْنَ
واحد مؤنث غائب	قِیلَتْ	تُقَالُ	بِیعَتْ	تُبَاعُ	خِیفَتْ	تُخَافُ
تثنیہ مؤنث غائب	قِیلَتَا	تُقَالَانِ	بِیعَتَا	تُبَاعَانِ	خِیفَتَا	تُخَافَانِ
جمع مؤنث غائب	قُلْنَ	یُقَلْنَ	بِعْنَ	یُبَعْنَ	خِفْنَ	یُخَفْنَ
واحد مذکر حاضر	قُلْتَ	تُقَالُ	بِعْتَ	تُبَاعُ	خِفْتَ	تُخَافُ
تثنیہ مذکر حاضر	قُلْتُمَا	تُقَالَانِ	بِعْتُمَا	تُبَاعَانِ	خِفْتُمَا	تُخَافَانِ
جمع مذکر حاضر	قُلْتُمْ	تُقَالُوْنَ	بِعْتُمْ	تُبَاعُوْنَ	خِفْتُمْ	تُخَافُوْنَ
واحد مؤنث حاضر	قُلْتِ	تُقَالِیْنَ	بِعْتِ	تُبَاعِیْنَ	خِفْتِ	تُخَافِیْنَ
تثنیہ مؤنث حاضر	قُلْتُمَا	تُقَالَانِ	بِعْتُمَا	تُبَاعَانِ	خِفْتُمَا	تُخَافَانِ
جمع مؤنث حاضر	قُلْتُنَّ	تُقَلْنَ	بِعْتُنَّ	تُبَعْنَ	خِفْتُنَّ	تُخَفْنَ
واحد متکلم	قُلْتُ	اُقَالُ	بِعْتُ	اُبَاعُ	خِفْتُ	اُخَافُ
تثنیہ وجمع متکلم	قُلْنَا	نُقَالُ	بِعْنَا	نُبَاعُ	خِفْنَا	نُخَافُ

امر ونہی حاضر معروف

صیغہ	اجوفِ واوی (غیر مکسور العین)		اجوفِ یائی		ماضی مکسور العین	
واحد مذکر حاضر	قُلْ	لَا تَقُلْ	بِعْ	لَا تَبِعْ	خَفْ	لَا تَخَفْ
تثنیہ مذکر حاضر	قُوْلَا	لَا تَقُوْلَا	بِیْعَا	لَا تَبِیْعَا	خَافَا	لَا تَخَافَا
جمع مذکر حاضر	قُوْلُوْا	لَا تَقُوْلُوْا	بِیْعُوْا	لَا تَبِیْعُوْا	خَافُوْا	لَا تَخَافُوْا
واحد مؤنث حاضر	قُوْلِیْ	لَا تَقُوْلِیْ	بِیْعِیْ	لَا تَبِیْعِیْ	خَافِیْ	لَا تَخَافِیْ
تثنیہ مؤنث حاضر	قُوْلَا	لَا تَقُوْلَا	بِیْعَا	لَا تَبِیْعَا	خَافَا	لَا تَخَافَا
جمع مؤنث حاضر	قُلْنَ	لَا تَقُلْنَ	بِعْنَ	لَا تَبِعْنَ	خِفْنَ	لَا تَخَفْنَ

امر ونھی غائب ومتکلم معروف

صیغہ	اجوفِ واوی (غیر مکسور العین)		اجوفِ یائی		ماضی مکسور العین	
واحد مذکر غائب	لِیَقُلْ	لَا یَقُلْ	لِیَبِعْ	لَا یَبِعْ	لِیَخَفْ	لَا یَخَفْ
تثنیہ مذکر غائب	لِیَقُوْلَا	لَا یَقُوْلَا	لِیَبِیْعَا	لَا یَبِیْعَا	لِیَخَاف	لَا یَخَافَا
جمع مذکر غائب	لِیَقُوْلُوْا	لَا یَقُوْلُوْا	لِیَبِیْعُوْا	لَا یَبِیْعُوْا	لِیَخَافُوْا	لَا یَخَافُوْا
واحد مؤنث غائب	لِتَقُلْ	لَا تَقُلْ	لِتَبِعْ	لَا تَبِعْ	لِتَخَفْ	لَا تَخَفْ
تثنیہ مؤنث غائب	لِتَقُوْلَا	لَا تَقُوْلَا	لِتَبِیْعَا	لَا تَبِیْعَا	لِتَخَافَا	لَا تَخَافَا
جمع مؤنث غائب	لِیَقُلْنَ	لَا یَقُلْنَ	لِیَبِعْنَ	لَا یَبِعْنَ	لِیَخَفْنَ	لَا یَخَفْنَ
واحد متکلم	لِاَقُلْ	لَا اَقُلْ	لِاَبِعْ	لَا اَبِعْ	لِاَخَفْ	لَا اَخَفْ
تثنیہ وجمع متکلم	لِنَقُلْ	لَا نَقُلْ	لِنَبِعْ	لَا نَبِعْ	لِنَخَفْ	لَا نَخَفْ

اسمِ فاعل واسمِ مفعول

صیغہ	اجوفِ واوی (غیر مکسور العین)		اجوفِ یائی		ماضی مکسور العین	
واحد مذکر	قَائِلٌ	مَقُوْلٌ	بَائِعٌ	مَبِیْعٌ	خَائِفٌ	مَخُوْفٌ
تثنیہ مذکر	قَائِلَانِ	مَقُوْلَانِ	بَائِعَانِ	مَبِیْعَانِ	خَائِفَانِ	مَخُوْفَانِ
جمع مذکر	قَائِلُوْنَ	مَقُوْلُوْنَ	بَائِعُوْنَ	مَبِیْعُوْنَ	خَائِفُوْنَ	مَخُوْفُوْنَ
واحد مؤنث	قَائِلَةٌ	مَقُوْلَةٌ	بَائِعَةٌ	مَبِیْعَةٌ	خَائِفَةٌ	مَخُوْفَةٌ
تثنیہ مؤنث	قَائِلَتَانِ	مَقُوْلَتَانِ	بَائِعَتَانِ	مَبِیْعَتَانِ	خَائِفَتَانِ	مَخُوْفَتَانِ
جمع مؤنث	قَائِلَاتٌ	مَقُوْلَاتٌ	بَائِعَاتٌ	مَبِیْعَاتٌ	خَائِفَاتٌ	مَخُوْفَاتٌ

ابواب ثلاثی مزید فیہ سے صرف صغیر

باب	اِفعال		اِستِفعال		اِفتِعال		اِنفِعال	
ماضی	اَقَامَ	اَطَارَ	اِسْتَعَانَ	اِسْتَمَالَ	اِجْتَابَ	اِخْتَارَ	اِنْقَادَ	اِنْقَاضَ
مضارع	يُقِيمُ	يُطِيرُ	يَسْتَعِينُ	يَسْتَمِيلُ	يَجْتَابُ	يَخْتَارُ	يَنْقَادُ	يَنْقَاضُ
مصدر	اِقَامَةً	اِطَارَةً	اِسْتِعَانَةً	اِسْتِمَالَةً	اِجْتِيَاباً	اِخْتِيَاراً	اِنْقِيَاداً	اِنْقِيَاضاً
اسم فاعل	مُقِيمٌ	مُطِيرٌ	مُسْتَعِينٌ	مُسْتَمِيلٌ	مُجْتَابٌ	مُخْتَارٌ	مُنْقَادٌ	مُنْقَاضٌ
ماضی	اُقِيمَ	اُطِيرَ	اُسْتُعِينَ	....	اُجْتِيبَ	اُخْتِيرَ	....	اُنْقِيضَ
مضارع	يُقَامُ	يُطَارُ	يُسْتَعَانُ	....	يُجْتَابُ	يُخْتَارُ	....	يُنْقَاضُ
مصدر	اِقَامَةً	اِطَارَةً	اِسْتِعَانَةً	....	اِجْتِيَاباً	اِخْتِيَاراً	....	اِنْقِيَاضاً
اسمِ مفعول	مُقَامٌ	مُطَارٌ	مُسْتَعَانٌ	....	مُجْتَابٌ	مُخْتَارٌ	....	مُنْقَاضٌ
امر	اَقِمْ	اَطِرْ	اِسْتَعِنْ	اِسْتَمِلْ	اِجْتَبْ	اِخْتَرْ	اِنْقَدْ	اِنْقَضْ
نہی	لَا تُقِمْ	لَا تُطِرْ	لَا تَسْتَعِنْ	لَا تَسْتَمِلْ	لَا تَجْتَبْ	لَا تَخْتَرْ	لَا تَنْقَدْ	لَا تَنْقَضْ

باب	تفعیل		تفعّل		مفاعلة		تفاعل	
ماضی	جَوَّزَ	مَيَّزَ	تَقَوَّلَ	تَبَيَّنَ	عَاوَنَ	عَايَنَ	تَنَاوَلَ	تَدَايَنَ
مضارع	يُجَوِّزُ	يُمَيِّزُ	يَتَقَوَّلُ	يَتَبَيَّنُ	يُعَاوِنُ	يُعَايِنُ	يَتَنَاوَلُ	يَتَدَايَنُ
مصدر	تَجْوِيزاً	تَمْيِيزاً	تَقَوُّلاً	تَبَيُّناً	مُعَاوَنَةً	مُعَايَنَةً	تَنَاوُلاً	تَدَايُناً
اسم فاعل	مُجَوِّزٌ	مُمَيِّزٌ	مُتَقَوِّلٌ	مُتَبَيِّنٌ	مُعَاوِنٌ	مُعَايِنٌ	مُتَنَاوِلٌ	مُتَدَايِنٌ
ماضی	جُوِّزَ	مُيِّزَ	تُقُوِّلَ	تُبُيِّنَ	عُووِنَ	عُويِنَ	تُنُووِلَ	تُدُويِنَ
مضارع	يُجَوَّزُ	يُمَيَّزُ	يُتَقَوَّلُ	يُتَبَيَّنُ	يُعَاوَنُ	يُعَايَنُ	يُتَنَاوَلُ	يُتَدَايَنُ
مصدر	تَجْوِيزاً	تَمْيِيزاً	تَقَوُّلاً	تَبَيُّناً	مُعَاوَنَةً	مُعَايَنَةً	تَنَاوُلاً	تَدَايُناً
اسمِ مفعول	مُجَوَّزٌ	مُمَيَّزٌ	مُتَقَوَّلٌ	مُتَبَيَّنٌ	مُعَاوَنٌ	مُعَايَنٌ	مُتَنَاوَلٌ	مُتَدَايَنٌ
امر	جَوِّزْ	مَيِّزْ	تَقَوَّلْ	تَبَيَّنْ	عَاوِنْ	عَايِنْ	تَنَاوَلْ	تَدَايَنْ
نہی	لَا تُجَوِّزْ	لَا تُمَيِّزْ	لَا تَتَقَوَّلْ	لَا تَتَبَيَّنْ	لَا تُعَاوِنْ	لَا تُعَايِنْ	لَا تَتَنَاوَلْ	لَا تَتَدَايَنْ

آخری چار ابواب (تفعیل، تفعل، مفاعلہ اور تفاعل)، مثل صحیح کے آتے ہیں ان میں تعلیل نہیں ہوتی۔

☆ یُقِیْمُ دراصل یُقْوِمُ تھا، واوٗ کا کسرہ نقل کرکے ماقبل کو دیا۔ پھر واوٗ ساکن، ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یاء ہوگئی یُقِیْمُ ہوگیا۔

☆ اِطَارَۃٌ دراصل اِطْوَارٌ تھا، واوٗ کا فتحہ نقل کرکے ماقبل کو دیا، واوٗ متحرک تھا اس کا ماقبل اب مفتوح ہے واوٗ الف ہوگئی، اِطَاارٌ ہوا اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے (واوٗ سے بدل شدہ) الف ساقط ہوگیا اور اس کے عِوَض میں آخر میں ''ۃ'' بڑھائی گئی جیسا کہ عِدَۃٌ میں ہوا تھا اِطَارَۃٌ ہوگیا۔

☆ اِسْتَعِنْ دراصل اِسْتَعْوِنْ تھا، واوٗ کا کسرہ نقل کرکے ماقبل کو دیا، اِسْتَعِوْنْ ہوا، واوٗ ساکن ماقبل کسرہ کی وجہ سے یاء ہوئی، اِسْتَعِیْنْ ہوا، پھر اجتماعِ ساکنین سے یاء ساقط ہوگئی۔ اِسْتَعِنْ ہوگیا۔

☆ مُجْتَابٌ اسمِ فاعل کی اصل مُجْتَیِبٌ تھی، یاء متحرک ماقبل مفتوح کی وجہ سے الف ہوگئی مُجْتَابٌ ہوگیا۔ اور مُجْتَابٌ اسمِ مفعول کی اصل مُجْتَیَبٌ تھی، اس میں بھی یاء متحرک ماقبل مفتوح کی وجہ سے الف ہوگئی مُجْتَابٌ ہوگیا۔

☆ اُجْتِیْبَ دراصل اُجْتُیِبَ تھا، ماقبل (تاء) کی حرکت (ضمہ) زائل کرکے یاء کا کسرہ اسے دیا گیا، اُجْتِیْبَ ہوگیا۔

☆ اِجْتَبْ دراصل اِجْتَیِبْ تھا، یاء متحرک ماقبل مفتوح کی وجہ سے الف ہوگئی، پھر اجتماعِ ساکنین سے الف ساقط ہوگیا اِجْتَبْ ہوگیا۔

ناقص کا بیان

ناقص اُس کلمہ کو کہتے ہیں جس کا لام کلمہ حرفِ علّت ہو، اگر حرفِ علّت واؤ ہو تو اُسے ناقصِ واوی کہتے ہیں اور اگر یاء ہو تو اُسے ناقصِ یائی کہتے ہیں۔

ناقص کی تعلیلات:

☆ ناقص کی واؤ سے قبل اگر کسرہ ہو تو وہ یاء ہو جاتی ہے۔ جیسے: رَضِیَ، دُعِیَ دراصل رَضِوَ، دُعِوَ تھے۔

☆ ناقص کے واؤ سے قبل اگر فتحہ ہو تو وہ واؤ یاء ہو جاتی ہے پھر یائے متحرک ماقبل مفتوح کی وجہ سے الف (مقصورہ) ہو جاتی ہے۔ جیسے: اَعْلٰی، اِسْتَعْلٰی، یَرْضٰی کہ دراصل اَعْلَوَ، اِسْتَعْلَوَ، یَرْضَوُ تھے۔

☆ اَعْلَوْا، اِسْتَعْلَوْا، یَرْضَوْنَ (صیغہ جمع مذکر غائب ماضی ومضارع معروف) دراصل اَعْلَوُوْا، اِسْتَعْلَوُوْا، یَرْضَوُوْنَ تھے۔ (گزشتہ قاعدے کے مطابق) واؤ یاء ہو کر الف ہوئی پھر (واؤ جمع اور الف کے درمیان) اجتماعِ ساکنین سے الف ساقط ہو گیا۔

☆ جمع کے صیغہ میں اگر ناقص کی یاء مضموم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو یاء کا ضمہ (اس پر دشوار ہونے کی وجہ سے) نقل کر کے ماقبل کو دیں گے اور (واؤ جمع اور یاء ساکن میں) اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء ساقط ہو جائے گی۔ جیسے: خَشُوْا، رُمُوْا، یَرْمُوْنَ کہ یہ دراصل خَشِیُوْا، رُمِیُوْا، یَرْمِیُوْنَ تھے۔

☆ ناقصِ واوی کے واؤ پر ضمہ اور اس کے ماقبل بھی ضمہ ہو تو اگر اس کے بعد (جمع کا) واؤ نہ ہو تو اُس واؤ کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: یَدْعُوْ کہ دراصل یَدْعُوُ تھا۔

☆ ناقصِ یائی کی یاء مضموم اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اُس کی یاء کو بھی ساکن کرتے ہیں

جبکہ اس یاء کے بعد مخاطب کی یاء نہ ہو۔ جیسے: یَرْمِیُ کہ دراصل یَرْمِیُ تھا۔

☆ جب ناقصِ واوی کی واوٗ مضموم ہو اور اس کے بعد جمع کا واوٗ ہو تو پہلے واوٗ سے ضمہ (ثقالت کی وجہ سے) حذف کر کے اجتماعِ ساکنین سے ایک واوٗ حذف ہو جاتا ہے۔

جیسے: یَدْعُوْنَ کہ یہ دراصل یَدْعُوُوْنَ (بروزن یَنْصُرُوْنَ) تھا۔

☆ اور اگر ناقصِ واوی کی واوٗ مکسور اور اس کا ماقبل مضموم ہو اور واوٗ کے بعد یائے خطاب ہو تو ماقبل کی حرکت زائل کر کے واوٗ کا کسرہ ماقبل کو دیں گے۔ پھر واوٗ اجتماعِ ساکنین سے ساقط ہو جائے گا۔ جیسے: تَدْعِیْنَ کہ دراصل تَدْعُوِیْنَ تھا۔

☆ ناقصِ یائی کی یاء مکسور ہو اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو اور یاء کے بعد یائے خطاب ہو تو یاء (لام کلمہ) کی حرکت کو حذف کرتے ہیں، پھر اجتماعِ ساکنین سے یاء ساقط ہو جاتی ہے۔ جیسے: تَرْمِیْنَ کہ دراصل تَرْمِیِیْنَ تھا۔

☆ جب واوٗ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اوّل ان کا ساکن ہو تو واوٗ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کرتے ہیں اگر ماقبل مضموم ہو تو یاء کی مناسبت سے مکسور کر دیں گے۔ جیسے: مَرْمِیٌّ (اسمِ مفعول) کہ دراصل مَرْمُوْیٌ تھا، عَلِیٌّ کہ دراصل عَلِیْوٌ تھا، سَیِّدٌ کہ دراصل سَیْوِدٌ تھا، مُسْلِمِیَّ کہ دراصل مُسْلِمُوْیَ تھا۔

☆ باب تفعیل کے مصدر میں جب دو یاء اکٹھی ہوں تو ایک یاء تخفیفاً حذف کر کے اس کے آخر میں ''ۃ'' بڑھاتے ہیں۔ جیسے: تَسْمِیَةٌ (مادّہ: س م و)، تَقْوِیَةٌ (مادّہ: ق و و) دراصل تَسْمِیْوٌ، تَقْوِیْوٌ تھے۔ گزشتہ قاعدہ کے مطابق تَسْمِیٌّ، تَقْوِیٌّ ہونا چاہئے تھے۔ مگر یہ قاعدۂ تخفیفِ یاء صرف بابِ تفعیل میں ہے۔

☆ ناقصِ واوی سے اسمِ فاعل کے صیغہ میں لام کلمہ سے ماقبل اگر مکسور ہو تو واوٗ کو یاء

سے بدل دیتے ہیں، پھر یاء سے ضمّہ (ثقالت کی وجہ سے) حذف کر دیتے ہیں۔
جیسے: دَاعٍ کہ دراصل دَاعِوٌ تھا، واؤ کو یاء کیا دَاعِیٌ ہوا (نونِ تنوین کے ساتھ لکھیں تو دَاعِیُنْ) یاء پر ضمہ ثقیل تھا حذف کر دیا (دَاعِیْنْ ہوا) پھر اجتماعِ ساکنین سے یاء ساقط ہوگئی (دَاعِنْ یعنی) دَاعٍ رہ گیا۔ اگر یہ معرّف باللام ہوتا تو اس پر تنوین نہ ہوتی یعنی، الدَّاعِوُ سے الدَّاعِیُ ہوجاتا۔ اسی طرح رَامِیٌ سے رَامٍ اور الرَّامِیُ۔

☆ اسمِ فاعل کی جمع فَـعَـلَةٌ کے وزن پر آئے اور لام کلمہ حرف علّت ہو تو فاء کو ضمہ دینا واجب ہے جیسے: دُعَاةٌ، رُمَاةٌ (جمع دَاعٍ، رَامٍ) کہ دراصل دَعَوَةٌ، رَمَیَةٌ تھے۔

☆ ناقصِ یائی کی یاء متحرک ہو اور ماقبل مضموم ہو تو یاء واؤ ہو جاتی ہے۔ جیسے: نَهُـــوَ، یَکْنُوْ کہ دراصل نَهُیَ اور یَکْنُیُ تھے۔ (یَکْنُوْ کی واؤ مضموم تھی حرفِ علّت پر ضمہ ثقیل ہوتا ہے اس لئے حذف کر دیا گیا)۔

صرف کبیر ماضی ومضارع معروف۔ ناقص (ازثلاثی مجرّد)

صیغہ	ناقصِ واوی				ناقصِ یائی	
واحد مذکر غائب	دَعَا	یَدْعُوْ	رَضِیَ	یَرْضٰی	رَمٰی	یَرْمِیْ
تثنیہ مذکر غائب	دَعَوَا	یَدْعُوَانِ	رَضِیَا	یَرْضَیَانِ	رَمَیَا	یَرْمِیَانِ
جمع مذکر غائب	دَعَوْا	یَدْعُوْنَ	رَضُوْا	یَرْضَوْنَ	رَمَوْا	یَرْمُوْنَ
واحد مؤنث غائب	دَعَتْ	تَدْعُوْ	رَضِیَتْ	تَرْضٰی	رَمَتْ	تَرْمِیْ
تثنیہ مؤنث غائب	دَعَتَا	تَدْعُوَانِ	رَضِیَتَا	تَرْضَیَانِ	رَمَتَا	تَرْمِیَانِ
جمع مؤنث غائب	دَعَوْنَ	یَدْعُوْنَ	رَضِیْنَ	یَرْضَیْنَ	رَمَیْنَ	یَرْمِیْنَ
واحد مذکر حاضر	دَعَوْتَ	تَدْعُوْ	رَضِیْتَ	تَرْضٰی	رَمَیْتَ	تَرْمِیْ
تثنیہ مذکر حاضر	دَعَوْتُمَا	تَدْعُوَانِ	رَضِیْتُمَا	تَرْضَیَانِ	رَمَیْتُمَا	تَرْمِیَانِ
جمع مذکر حاضر	دَعَوْتُمْ	تَدْعُوْنَ	رَضِیْتُمْ	تَرْضَوْنَ	رَمَیْتُمْ	تَرْمُوْنَ
واحد مؤنث حاضر	دَعَوْتِ	تَدْعِیْنَ	رَضِیْتِ	تَرْضَیْنَ	رَمَیْتِ	تَرْمِیْنَ
تثنیہ مؤنث حاضر	دَعَوْتُمَا	تَدْعُوَانِ	رَضِیْتُمَا	تَرْضَیَانِ	رَمَیْتُمَا	تَرْمِیَانِ
جمع مؤنث حاضر	دَعَوْتُنَّ	تَدْعُوْنَ	رَضِیْتُنَّ	تَرْضَیْنَ	رَمَیْتُنَّ	تَرْمِیْنَ
واحد متکلم	دَعَوْتُ	اَدْعُوْ	رَضِیْتُ	اَرْضٰی	رَمَیْتُ	اَرْمِیْ
تثنیہ وجمع متکلم	دَعَوْنَا	نَدْعُوْ	رَضِیْنَا	نَرْضٰی	رَمَیْنَا	نَرْمِیْ

صرف کبیر ماضی ومضارع مجہول ۔ ناقص (ازثلاثی مجرّد)

صیغہ	ناقصِ واوی				ناقصِ یائی	
واحد مذکر غائب	دُعِیَ	یُدْعیٰ	رُضِیَ	یُرْضیٰ	رُمِیَ	یُرْمیٰ
تثنیہ مذکر غائب	دُعِیَا	یُدْعَیَانِ	رُضِیَا	یُرْضَیَانِ	رُمِیَا	یُرْمَیَانِ
جمع مذکر غائب	دُعُوْا	یُدْعَوْنَ	رُضِیُوْا	یُرْضَوْنَ	رُمِیُوْا	یُرْمَوْنَ
واحد مؤنث غائب	دُعِیَتْ	تُدْعیٰ	رُضِیَتْ	تُرْضیٰ	رُمِیَتْ	تُرْمیٰ
تثنیہ مؤنث غائب	دُعِیَتَا	تُدْعَیَانِ	رُضِیَتَا	تُرْضَیَانِ	رُمِیَتَا	تُرْمَیَانِ
جمع مؤنث غائب	دُعِیْنَ	یُدْعَیْنَ	رُضِیْنَ	یُرْضَیْنَ	رُمِیْنَ	یُرْمَیْنَ
واحد مذکر حاضر	دُعِیْتَ	تُدْعیٰ	رُضِیْتَ	تُرْضیٰ	رُمِیْتَ	تُرْمیٰ
تثنیہ مذکر حاضر	دُعِیْتُمَا	تُدْعَیَانِ	رُضِیْتُمَا	تُرْضَیَانِ	رُمِیْتُمَا	تُرْمَیَانِ
جمع مذکر حاضر	دُعِیْتُمْ	تُدْعَوْنَ	رُضِیْتُمْ	تُرْضَوْنَ	رُمِیْتُمْ	تُرْمَوْنَ
واحد مؤنث حاضر	دُعِیْتِ	تُدْعَیْنَ	رُضِیْتِ	تُرْضَیْنَ	رُمِیْتِ	تُرْمَیْنَ
تثنیہ مؤنث حاضر	دُعِیْتُمَا	تُدْعَیَانِ	رُضِیْتُمَا	تُرْضَیَانِ	رُمِیْتُمَا	تُرْمَیَانِ
جمع مؤنث حاضر	دُعِیْتُنَّ	تُدْعَیْنَ	رُضِیْتُنَّ	تُرْضَیْنَ	رُمِیْتُنَّ	تُرْمَیْنَ
واحد متکلم	دُعِیْتُ	اُدْعیٰ	رُضِیْتُ	اُرْضیٰ	رُمِیْتُ	اُرْمیٰ
تثنیہ وجمع متکلم	دُعِیْنَا	نُدْعیٰ	رُضِیْنَا	نُرْضیٰ	رُمِیْنَا	نُرْمیٰ

امر ونہی حاضر معروف

صیغہ	ناقصِ واوی				ناقصِ یائی	
واحد مذکر حاضر	اُدْعُ	لَا تَدْعُ	اِرْضَ	لَا تَرْضَ	اِرْمِ	لَا تَرْمِ
تثنیہ مذکر حاضر	اُدْعُوَا	لَا تَدْعُوَا	اِرْضَیَا	لَا تَرْضَیَا	اِرْمِیَا	لَا تَرْمِیَا
جمع مذکر حاضر	اُدْعُوْا	لَا تَدْعُوْا	اِرْضَوْا	لَا تَرْضَوْا	اِرْمُوْا	لَا تَرْمُوْا
واحد مؤنث حاضر	اُدْعِیْ	لَا تَدْعِیْ	اِرْضَیْ	لَا تَرْضَیْ	اِرْمِیْ	لَا تَرْمِیْ
تثنیہ مؤنث حاضر	اُدْعُوَا	لَا تَدْعُوَا	اِرْضَیَا	لَا تَرْضَیَا	اِرْمِیَا	لَا تَرْمِیَا
جمع مؤنث حاضر	اُدْعُوْنَ	لَا تَدْعُوْنَ	اِرْضَیْنَ	لَا تَرْضَیْنَ	اِرْمِیْنَ	لَا تَرْمِیْنَ

امر ونھی غائب ومتکلم معروف

صیغہ	ناقصِ واوی				ناقصِ یائی	
واحد مذکر غائب	لِیَدْعُ	لَا یَدْعُ	لِیَرْضَ	لَا یَرْضَ	لِیَرْمِ	لَا یَرْمِ
تثنیہ مذکر غائب	لِیَدْعُوَا	لَا یَدْعُوَا	لِیَرْضَیَا	لَا یَرْضَیَا	لِیَرْمِیَا	لَا یَرْمِیَا
جمع مذکر غائب	لِیَدْعُوْا	لَا یَدْعُوْا	لِیَرْضَوْا	لَا یَرْضَوْا	لِیَرْمُوْا	لَا یَرْمُوْا
واحد مؤنث غائب	لِتَدْعُ	لَا تَدْعُ	لِتَرْضَ	لَا تَرْضَ	لِتَرْمِ	لَا تَرْمِ
تثنیہ مؤنث غائب	لِتَدْعُوَا	لَا تَدْعُوَا	لِتَرْضَیَا	لَا تَرْضَیَا	لِتَرْمِیَا	لَا تَرْمِیَا
جمع مؤنث غائب	لِیَدْعُوْنَ	لَا یَدْعُوْنَ	لِیَرْضَیْنَ	لَا یَرْضَیْنَ	لِیَرْمِیْنَ	لَا یَرْمِیْنَ
واحد متکلم	لِاَدْعُ	لَا اَدْعُ	لِاَرْضَ	لَا اَرْضَ	لِاَرْمِ	لَا اَرْمِ
تثنیہ وجمع متکلم	لِنَدْعُ	لَا نَدْعُ	لِنَرْضَ	لَا نَرْضَ	لِنَرْمِ	لَا نَرْمِ

اسمِ فاعل واسمِ مفعول

صیغہ	ناقصِ واوی				ناقصِ یائی	
واحد مذکر	دَاعٍ	مَدْعُوٌّ	رَاضٍ	مَرْضِیٌّ	رَامٍ	مَرْمِیٌّ
تثنیہ مذکر	دَاعِیَانِ	مَدْعُوَّانِ	رَاضِیَانِ	مَرْضِیَّانِ	رَامِیَانِ	مَرْمِیَّانِ
جمع مذکر	دَاعُوْنَ	مَدْعُوُّوْنَ	رَاضُوْنَ	مَرْضِیُّوْنَ	رَامُوْنَ	مَرْمِیُّوْنَ
واحد مؤنث	دَاعِیَةٌ	مَدْعُوَّةٌ	رَاضِیَةٌ	مَرْضِیَّةٌ	رَامِیَةٌ	مَرْمِیَّةٌ
تثنیہ مؤنث	دَاعِیَتَانِ	مَدْعُوَّتَانِ	رَاضِیَتَانِ	مَرْضِیَّتَانِ	رَامِیَتَانِ	مَرْمِیَّتَانِ
جمع مؤنث	دَاعِیَاتٌ	مَدْعُوَّاتٌ	رَاضِیَاتٌ	مَرْضِیَّاتٌ	رَامِیَاتٌ	مَرْمِیَّاتٌ

صرف صغیر از ناقص (ثلاثی مزید فیہ)

باب	افعال	تفعیل	مفاعلہ	تفعّل	تفاعل	افتعال	انفعال	استفعال
ماضی	أَعْلیٰ	لَقّیٰ	لَاقیٰ	تَلَقّیٰ	تَلَاقیٰ	اِجْتَبیٰ	اِنْمَحیٰ	اِسْتَعْلیٰ
مضارع	يُعْلِیْ	يُلَقِّیْ	يُلَاقِیْ	يَتَلَقّیٰ	يَتَلَاقیٰ	يَجْتَبِیْ	يَنْمَحِیْ	يَسْتَعْلِیْ
مصدر	إِعْلَاءً	تَلْقِيَةً	مُلَاقَاةً	تَلَقِّياً	تَلَاقِياً	اِجْتِبَاءً	اِنْمِحَاءً	اِسْتِعْلَاءً
اسم فاعل	مُعْلٍ	مُلَقٍّ	مُلَاقٍ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَاقٍ	مُجْتَبٍ	مُنْمَحٍ	مُسْتَعْلٍ
ماضی	أُعْلِیَ	لُقِّیَ	لُوْقِیَ	تُلُقِّیَ	تُلُوْقِیَ	اُجْتُبِیَ	....	اُسْتُعْلِیَ
مضارع	يُعْلیٰ	يُلَقّیٰ	يُلَاقیٰ	يُتَلَقّیٰ	يُتَلَاقیٰ	يُجْتَبیٰ	....	يُسْتَعْلیٰ
مصدر	إِعْلَاءً	تَلْقِيَةً	مُلَاقَاةً	تَلَقِّياً	تَلَاقِياً	اِجْتِبَاءً	....	اِسْتِعْلَاءً
اسمِ مفعول	مُعْلًی	مُلَقًّی	مُلَاقًی	مُتَلَقًّی	مُتَلَاقًی	مُجْتَبًی	....	مُسْتَعْلًی
امر	أَعْلِ	لَقِّ	لَاقِ	تَلَقَّ	تَلَاقَ	اِجْتَبِ	اِنْمَحِ	اِسْتَعْلِ
نہی	لَا تُعْلِ	لَا تُلَقِّ	لَا تُلَاقِ	لَا تَتَلَقَّ	لَا تَتَلَاقَ	لَا تَجْتَبِ	لَا تَنْمَحِ	لَا تَسْتَعْلِ

لفیف کا بیان

لفیف وہ کلمہ ہے جس کے مادّہ یعنی حروفِ اصلیہ میں دوحرفِ علّت ہوں۔

جیسے:وَقیٰ، طَویٰ، یَوْمٌ، وَحْیٌ۔اس کی دوقسمیں ہیں:

(۱)لفیف مفروق:اگر دونوں حرفِ علّت جدا ہوں یعنی فاء اور لام کلمہ حرفِ علّت ہوں تو اُسے لفیف مفروق کہتے ہیں۔جیسے:وَقیٰ، وَحْیٌ۔

(۲)لفیف مقرون:اگر دونوں حرفِ علّت مِلے ہوئے ہوں یعنی،عین ولام کلمہ، یا اسم میں فاء اور عین کلمہ حرفِ علّت ہوں۔جیسے:طَویٰ، یَوْمٌ۔

قواعد:

☆ فَعْلیٰ اسمی کالام کلمہ یاء ہوتو وہ یاء واؤ ہوجاتی ہے۔جیسے: فَتْویٰ، تَقْویٰ کہ دراصل فَتْیَا، تَقْیَا تھے۔مگر فَعْلیٰ وصفی میں یوں نہیں ہوتا وہاں یاء بدستور قائم رہتی ہے۔جیسے:صَدْیَا (پیاسی)(مؤنث ہے صَدْیَانُ کی)۔

نوٹ: اسمی اسے کہتے ہیں جو موصوف بن سکے یعنی،اسم ہو۔جبکہ وصفی اُسے کہتے ہیں جو خود صفت بنے۔

☆ فُعْلیٰ اسمی کالام کلمہ اگر واؤ ہوتو وہ واؤ یاء ہوجاتی ہے۔جیسے: دُنْیَا، عُلْیَا کہ دراصل دُنْوَا، عُلْوَا تھے۔جبکہ فُعْلیٰ وصفی ہوتو واؤ قائم رہتی ہے۔جیسے: غُزْویٰ (اَغزیٰ کی مؤنث)۔

صرف کبیر ماضی معروف ۔ لفیف (از ثلاثی مجرّد)

	لفیف مفروق			لفیف مقرون	
صیغہ	ضَرَبَ	سَمِعَ	حَسِبَ	ضَرَبَ	سَمِعَ
واحد مذکر غائب	وَقٰی	وَجِیَ	وَلِیَ	طَوٰی	قَوِیَ
تثنیہ مذکر غائب	وَقَیَا	وَجِیَا	وَلِیَا	طَوَیَا	قَوِیَا
جمع مذکر غائب	وَقَوْا	وَجُوْا	وَلِیُوْا	طَوَوْا	قَوُوْا
واحد مؤنث غائب	وَقَتْ	وَجِیَتْ	وَلِیَتْ	طَوَتْ	قَوِیَتْ
تثنیہ مؤنث غائب	وَقَتَا	وَجِیَتَا	وَلِیَتَا	طَوَتَا	قَوِیَتَا
جمع مؤنث غائب	وَقَیْنَ	وَجِیْنَ	وَلِیْنَ	طَوَیْنَ	قَوِیْنَ
واحد مذکر حاضر	وَقَیْتَ	وَجِیْتَ	وَلِیْتَ	طَوَیْتَ	قَوِیْتَ
تثنیہ مذکر حاضر	وَقَیْتُمَا	وَجِیْتُمَا	وَلِیْتُمَا	طَوَیْتُمَا	قَوِیْتُمَا
جمع مذکر حاضر	وَقَیْتُمْ	وَجِیْتُمْ	وَلِیْتُمْ	طَوَیْتُمْ	قَوِیْتُمْ
واحد مؤنث حاضر	وَقَیْتِ	وَجِیْتِ	وَلِیْتِ	طَوَیْتِ	قَوِیْتِ
تثنیہ مؤنث حاضر	وَقَیْتُمَا	وَجِیْتُمَا	وَلِیْتُمَا	طَوَیْتُمَا	قَوِیْتُمَا
جمع مؤنث حاضر	وَقَیْتُنَّ	وَجِیْتُنَّ	وَلِیْتُنَّ	طَوَیْتُنَّ	قَوِیْتُنَّ
واحد متکلم	وَقَیْتُ	وَجِیْتُ	وَلِیْتُ	طَوَیْتُ	قَوِیْتُ
تثنیہ وجمع متکلم	وَقَیْنَا	وَجِیْنَا	وَلِیْنَا	طَوَیْنَا	قَوِیْنَا

صرف کبیر مضارع معروف ۔ لفیف (ازثلاثی مجرّد)

صیغہ	لفیف مفروق			لفیف مقرون	
	ضَرَبَ	سَمِعَ	حَسِبَ	ضَرَبَ	سَمِعَ
واحد مذکر غائب	یَقِیْ	یَوْجیٰ	یَلِیْ	یَطْوِیْ	یَقْویٰ
تثنیہ مذکر غائب	یَقِیَانِ	یَوْجَیَانِ	یَلِیَانِ	یَطْوِیَانِ	یَقْوَیَانِ
جمع مذکر غائب	یَقُوْنَ	یَوْجَوْنَ	یَلُوْنَ	یَطْوُوْنَ	یَقْوَوْنَ
واحد مؤنث غائب	تَقِیْ	تَوْجیٰ	تَلِیْ	تَطْوِیْ	تَقْویٰ
تثنیہ مؤنث غائب	تَقِیَانِ	تَوْجَیَانِ	تَلِیَانِ	تَطْوِیَانِ	تَقْوَیَانِ
جمع مؤنث غائب	یَقِیْنَ	یَوْجَیْنَ	یَلُوْنَ	یَطْوِیْنَ	یَقْوَوْنَ
واحد مذکر حاضر	تَقِیْ	تَوْجیٰ	تَلِیْ	تَطْوِیْ	تَقْویٰ
تثنیہ مذکر حاضر	تَقِیَانِ	تَوْجَیَانِ	تَلِیَانِ	تَطْوِیَانِ	تَقْوَیَانِ
جمع مذکر حاضر	تَقُوْنَ	تَوْجَوْنَ	تَلُوْنَ	تَطْوُوْنَ	تَقْوَوْنَ
واحد مؤنث حاضر	تَقِیْنَ	تَوْجَیْنَ	تَلِیْنَ	تَطْوِیْنَ	تَقْوِیْنَ
تثنیہ مؤنث حاضر	تَقِیَانِ	تَوْجَیَانِ	تَلِیَانِ	تَطْوِیَانِ	تَقْوَیَانِ
جمع مؤنث حاضر	تَقِیْنَ	تَوْجَیْنَ	تَلِیْنَ	تَطْوِیْنَ	تَقْوِیْنَ
واحد متکلم	اَقِیْ	اَوْجیٰ	اَلِیْ	اَطْوِیْ	اَقْویٰ
تثنیہ وجمع متکلم	نَقِیْ	نَوْجیٰ	نَلِیْ	نَطْوِیْ	نَقْویٰ

امر ونہی حاضر معروف

	لفیف مفروق			لفیف مقرون	
صیغہ	ضَرَبَ	سَمِعَ	حَسِبَ	ضَرَبَ	سَمِعَ
واحد مذکر حاضر	قِ	اِیْجَ	لِ	اِطْوِ	اِقْوَ
تثنیہ مذکر حاضر	قِیَا	اِیْجَیَا	لِیَا	اِطْوِیَا	اِقْوَیَا
جمع مذکر حاضر	قُوْا	اِیْجَوْا	لُوْا	اِطْوُوْا	اِقْوَوْا
واحد مؤنث حاضر	قِیْ	اِیْجَیْ	لِیْ	اِطْوِیْ	اِقْوَیْ
تثنیہ مؤنث حاضر	قِیَا	اِیْجَیَا	لِیَا	اِطْوِیَا	اِقْوَیَا
جمع مؤنث حاضر	قِیْنَ	اِیْجَیْنَ	لِیْنَ	اِطْوِیْنَ	اِقْوَیْنَ

امر ونہی غائب ومتکلم معروف

صیغہ	لفیف مفروق			لفیف مقرون	
واحد مذکر غائب	لِیَقِ	لِیَوْجَ	لِیَلِ	لِیَطْوِ	لِیَقْوَ
تثنیہ مذکر غائب	لِیَقِیَا	لِیَوْجَیَا	لِیَلِیَا	لِیَطْوِیَا	لِیَقْوَیَا
جمع مذکر غائب	لِیَقُوْا	لِیَوْجَوْا	لِیَلُوْا	لِیَطْوُوْا	لِیَقْوَوْا
واحد مؤنث غائب	لِتَقِ	لَتَوْجَ	لِتَلِ	لِتَطْوِ	لِتَقْوَ
تثنیہ مؤنث غائب	لِتَقِیَا	لِتَوْجَیَا	لِتَلِیَا	لِتَطْوِیَا	لِتَقْوَیَا
جمع مؤنث غائب	لِیَقِیْنَ	لِیَوْجَیْنَ	لِیَلِیْنَ	لِیَطْوِیْنَ	لِیَقْوَیْنَ
واحد متکلم	لِاَقِ	لِاَوْجَ	لِاَلِ	لِاَطْوِ	لِاَقْوَ
تثنیہ وجمع متکلم	لِنَقِ	لِنَوْجَ	لِنَلِ	لِنَطْوِ	لِنَقْوَ

اسمِ فاعل

صیغہ	لفیف مفروق			لفیف مقرون	
واحد مذکر	وَاقٍ	وَاجٍ	وَالٍ	طَاوٍ	قَوِیٌّ
تثنیہ مذکر	وَاقِیَانِ	وَاجِیَانِ	وَالِیَانِ	طَاوِیَانِ	قَوِیَّانِ
جمع مذکر	وَاقُوْنَ	وَاجُوْنَ	وَالُوْنَ	طَاوُوْنَ	قَوِیُّوْنَ
واحد مؤنث	وَاقِیَةٌ	وَاجِیَةٌ	وَالِیَةٌ	طَاوِیَةٌ	قَوِیَّةٌ
تثنیہ مؤنث	وَاقِیَتَانِ	وَاجِیَتَانِ	وَالِیَتَانِ	طَاوِیَتَانِ	قَوِیَّتَانِ
جمع مؤنث	وَاقِیَاتٌ	وَاجِیَاتٌ	وَالِیَاتٌ	طَاوِیَاتٌ	قَوِیَّاتٌ

اسمِ مفعول

صیغہ	لفیف مفروق			لفیف مقرون	
واحد مذکر	مَوْقِیٌّ	مَوْجِیٌّ	مَوْلِیٌّ	مَطْوِیٌّ	مَقْوِیٌّ
تثنیہ مذکر	مَوْقِیَّانِ	مَوْجِیَّانِ	مَوْلِیَّانِ	مَطْوِیَّانِ	مَقْوِیَّانِ
جمع مذکر	مَوْقِیُّوْنَ	مَوْجِیُّوْنَ	مَوْلِیُّوْنَ	مَطْوِیُّوْنَ	مَقْوِیُّوْنَ
واحد مؤنث	مَوْقِیَّةٌ	مَوْجِیَّةٌ	مَوْلِیَّةٌ	مَطْوِیَّةٌ	مَقْوِیَّةٌ
تثنیہ مؤنث	مَوْقِیَّتَانِ	مَوْجِیَّتَانِ	مَوْلِیَّتَانِ	مَطْوِیَّتَانِ	مَقْوِیَّتَانِ
جمع مؤنث	مَوْقِیَّاتٌ	مَوْجِیَّاتٌ	مَوْلِیَّاتٌ	مَطْوِیَّاتٌ	مَقْوِیَّاتٌ

صرف صغیر از لفیف (ثلاثی مزید فیہ)

باب	اِفعال	تفعیل	تفعّل	تفاعل	افتعال	انفعال	استفعال
ماضی	اَلْویٰ	وَفّیٰ	تَوَفّیٰ	تَوَالیٰ	اِلْتَویٰ	اِنْزَویٰ	اِسْتَوْفیٰ
مضارع	یُلْوِیْ	یُوَفِّیْ	یَتَوَفّیٰ	یَتَوَالیٰ	یَلْتَوِیْ	یَنْزَوِیْ	یَسْتَوْفِیْ
مصدر	اِلْوَاءً	تَوْفِیَةً	تَوَفِّیاً	تَوَالِیاً	اِلْتِوَاءً	اِنْزِوَاءً	اِسْتِیْفَاءً
اسم فاعل	مُلْوٍ	مُوَفٍّ	مُتَوَفٍّ	مُتَوَالٍ	مُلْتَوٍ	مُنْزَوٍ	مُسْتَوْفٍ
ماضی	اُلْوِیَ	وُفِّیَ	تُوُفِّیَ	تُوُوْلِیَ	اُلْتُوِیَ	......	اُسْتُوْفِیَ
مضارع	یُلْویٰ	یُوَفّیٰ	یُتَوَفّیٰ	یُتَوَالیٰ	یُلْتَویٰ	......	یُسْتَوْفیٰ
مصدر	اِلْوَاءً	تَوْفِیَةً	تَوَفِّیاً	تَوَالِیاً	اِلْتِوَاءً	......	اِسْتِیْفَاءً
اسم مفعول	مُلْوًی	مُوَفًّی	مُتَوَفًّی	مُتَوَالًی	مُلْتَوًی	......	مُسْتَوْفًی
امر	اَلْوِ	وَفِّ	تَوَفَّ	تَوَالَ	اِلْتَوِ	اِنْزَوِ	اِسْتَوْفِ
نہی	لَا تُلْوِ	لَا تُوَفِّ	لَا تَتَوَفَّ	لَا تَتَوَالَ	لَا تَلْتَوِ	لَا تَنْزَوِ	لَا تَسْتَوْفِ

مخلوط ابواب کا بیان

مخلوط ابواب سے مراد یہ ہے کہ ایک ہی کلمہ میں مثلاً مہموز ومعتلّ مِل کر آئیں۔مخلوط ابواب میں جو جنسیں ملتی ہیں وہ یہ ہیں:

(۱)مہموز (فاء،عین ولام) (۲)معتلّ (مثال،اجوف،ناقص،لفیف مفروق ومقرون)

(۳)مضاعف (ثلاثی ورباعی)۔ ان میں کثیر الاستعمال اختلاط یوں ہے:

۱۔ مہموز الفاءواجوفِ واوی: اس میں مہموز و معتل کے قواعد جاری ہوں گے،تعارض کی صورت میں معتل کے قاعدے کو ترجیح حاصل ہوگی۔جیسے: اٰبَ یَؤُوْبُ (از نصر) بروزن قَالَ یَقُوْلُ۔

۲۔ مہموز الفاءواجوفِ یائی: جیسے: اٰدَ یَئِیْدُ (از ضرب) بروزن بَاعَ یَبِیْعُ۔

۳۔ مہموز الفاءوناقصِ واوی: جیسے: اَلاَ یَأْلُوْ (از نصر) بروزن دَعَا یَدْعُوْ۔

۴۔ مہموز الفاءوناقصِ یائی: جیسے: اَتـیٰ یَاْتِیْ (از ضرب) بروزن: رَمـیٰ یَرْمِیْ ۔ اَبیٰ یَاْبیٰ (از فتح)۔

۵۔ مہموز الفاءولفیف مقرون: جیسے: اَویٰ یَاْوِیْ (از ضرب) بروزن: طَویٰ یَطْوِیْ۔

۶۔ مہموز العین ومثال واوی: جیسے: وَأَدَ یَئِدُ (از ضرب) بروزن: وَعَدَ یَعِدُ۔

۷۔ مہموز العین وناقصِ یائی: جیسے: رَاٰی یَریٰ (از فتح)۔

۸۔ مہموز العین ولفیف مفروق: جیسے: وَاٰی یَئِیْ (از ضرب) بروزن: وَقیٰ یَقِیْ۔

۹۔ مہموز اللام واجوفِ یائی: جیسے: جَاءَ یَجِیْءُ (از ضرب) بروزن: بَاعَ یَبِیْعُ۔

۱۰۔ مہموز الفاءومضاعف: جیسے: اَمَّ یَؤُمُّ (از نصر) بروزن: مَدَّ یَمُدُّ۔

۱۱۔ مثال واوی ومضاعف: جیسے: وَدَّ یَوَدُّ (از سمع) بروزن: مَسَّ یَمَسُّ۔

خاصّیاتِ ابواب کا بیان

خاصیات سے مراد وہ معانی ہوتے ہیں جن پر ابوابِ فعل (ثلاثی و رباعی) دلالت کریں جیسے باب کَرُمَ یَکْرُمُ میں وصفی معنی ہوتے ہیں۔ بسا اوقات یوں ہوتا ہے کہ مجرّد کے مادّہ کو مزید فیہ کے باب میں لے جاتے ہیں تو اس سے ایک نئے معنی حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے: خَرَجَ کے مصدری معنی، نکلنا۔ اور اَخْرَجَ (بابِ اِفعال سے) اس کے مصدری معنی میں تعدیت پیدا ہوگئی یعنی، نکالنا۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ اسمِ جامد (کے حروف) کو ماخذ بنا کر اس سے فعل کا اشتقاق ہوتا ہے۔ جیسے ثَمَرٌ (پھل) سے اَثْمَرَ (مصدری معنی ہیں پھلدار ہونا)۔ مگر یہ اشتقاق اکثر مزید فیہ کے ابواب میں ہوتا ہے۔ ذیل میں ابواب کی خاصّیات مع امثلہ بیان کی جاتی ہیں:

باب	خاصیات
نَصَرَ یَنْصُرُ	مشہور خاصّہ مغالبہ ہے جبکہ باب مفاعلہ کے بعد آئے۔ جیسے: يُقَاتِلُنِیْ زَيْدٌ فَاَقْتُلُهٗ (میرے اور زید کے درمیان باہم قتال ہوا پس میں مارنے میں غالب رہا)۔
ضَرَبَ یَضْرِبُ	اس باب کا خاصّہ بھی مغالبہ ہے جبکہ باب مفاعلہ کے بعد ہو اور مثالِ واوی یا یائی، اجوفِ یائی یا ناقصِ یائی ہو۔ جیسے: يُبَايِعُنِیْ زَيْدٌ فَاَبِيْعُهٗ (زید نے مجھ سے خرید و فروخت کی پس میں تجارت میں اس پر غالب آتا ہوں)۔

☆ مغالبہ کی صورت میں بابِ مفاعلہ کے بعد کے فعل متعدّی ہونا چاہئے۔

☆ بابِ مفاعلہ کے بعد والا فعل اگر مثال واوی یا یائی، اجوفِ یائی یا ناقصِ یائی ہو تو ضَرَبَ یَضْرِبُ سے آئے گا۔ جیسے: يُنَاهِيْنِیْ زَيْدٌ فَاَنْهِيْهِ (زید کا مجھ سے سمجھداری میں مقابلہ ہوا پس میں غالب آتا ہوں)۔ اس مثال میں اَنْهِيْهِ، ضرب سے آیا ہے

(کیونکہ ناقصِ یائی ہے) اگرچہ حقیقۃً یہ نصر سے ہے۔

☆ بابِ مفاعلہ کے بعد والا فعل اگر صحیح، اجوفِ واوی یا ناقصِ واوی ہو تو نَصَرَ یَنْصُرُ سے آئے گا۔ جیسے: یُضَارِبُنِیْ زَیْدٌ فَاَضْرُبُهٗ (میرے اور زید کے درمیان باہم لڑائی ہوئی پس میں اس پر غالب آتا ہوں)۔ اس مثال میں اَضْرُبُهٗ باب نصر سے آیا ہے (کیونکہ یہ صحیح ہے) حالانکہ حقیقۃً یہ باب ضرب سے ہے۔

خاصیات	باب
یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے۔ غم، خوشی، بیماری، رنگ عیب اور حلیہ کے بیان کے لئے آتا ہے۔ جیسے: حَزِنَ (غمزدہ ہونا)، فَرِحَ (خوش ہونا)، سَقِمَ (بیمار ہونا)، خَضِرَ (سبز ہونا)، عَوِرَ (کانا ہونا)، بَلِجَ (علیحدہ علیحدہ ابروں والا ہونا)۔	سَمِعَ یَسْمَعُ
یہ باب لفظی خاصیت کا حامل ہے۔ اس باب سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلقی ہو۔ جیسے: ذَهَبَ (وہ گیا)۔ مگر پانچ افعال خلافِ قیاس عین یا لام کلمہ میں حرفِ حلقی نہ ہوتے ہوئے بھی آتے ہیں: اَبیٰ یَاْبیٰ، رَكَنَ یَرْكَنُ. باقی تین لغاتِ بنی طیّ سے ہیں: بَقیٰ یَبْقیٰ، فَنیٰ یَفْنیٰ، قَلیٰ یَقْلیٰ. حروفِ حلقی چھ ہیں: ء ھ ح خ ع غ۔ یاد رکھنا چاہئے باب فتح یفتح کے لئے عین یا لام کلمہ میں حرفِ حلقی ہونا ضروری ہے، حرفِ حلقی اگر عین یا لام کلمہ میں پایا جائے تو اس کا فتح یفتح سے ہونا ضروری نہیں۔ جیسے: دَخَلَ یَدْخُلُ، بَلَغَ یَبْلُغُ۔	فَتَحَ یَفْتَحُ

کَرُمَ یَکْرُمُ	یہ باب لازم ہوتا ہے۔ وصفی معنی کے بیان کے لئے آتا ہے۔ جیسے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا)، کَرُمَ (بزرگ ہونا)۔ وصفی کے معنی بابِ سَمِعَ سے بھی آتے ہیں۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ماضی مضموم العین سے عموماً دوام مراد ہوتا ہے جیسے: حَسِیْنٌ، جبکہ ماضی مکسور العین سے آنے والے اوصاف قلیل الزمان ہوتے ہیں جیسے: فَرْحَانٌ۔ (کیونکہ حُسن عموماً جدا نہیں ہوتا تاحیات باقی رہتا ہے جبکہ فرحت یعنی خوش ہونے میں ایسا نہیں)
حَسِبَ یَحْسِبُ	اس باب کی خاصیت صرف لفظی ہے۔ صرف دو فعل، حَسِبَ، نَعِمَ اور چند مثال کے افعال، وَرِمَ (سوجنا)، وَرِثَ (وارث ہونا)، وَطِئَ (روندنا) وغیرہ آتے ہیں۔

ثلاثی مزید فیہ کی خاصیات

خاصیت	بابِ اِفعال	باب تفعیل
تعدیہ (لازم کو متعدی بنانا یا متعدی میں ایک اور مفعول کی زیادتی)	خَرَجَ زَیْدٌ (زید نکلا)، اَخْرَجْتُهٗ (میں نے اُسے نکالا)۔ حفَرَ زَیْدٌ نَهْرًا (زید نے نہر کھودی)، اَحْفَرْتُهٗ نَهْرًا (میں نے اس سے نہر کھدوائی)	فَرِحَ زَیْدٌ (زید خوش ہوا)، فَرَّحْتُهٗ (میں نے اُسے خوش کیا)۔
تصییر (کسی چیز کو ماخذ بنانا)	اَشْرَکْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتا تسمہ والا بنایا)۔ ماخذ شراک (تسمہ) ہے۔	وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان میں تانت لگائی) ماخذ وتر ہے۔
سلب (کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا)	شَکیٰ زَیْدٌ فَاَشْکَیْتُهٗ (زید نے شکایت کی تو میں نے اس کی شکایت کو دور کیا)۔	قَرَّدْتُ الْبَعِیْرَ (میں نے اُونٹ سے چیچڑی کو نکالا)۔

بلوغ (ماخذ میں آنا یا پہنچنا)	اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید نے صبح کی، یعنی صبح کے وقت میں پہنچا) اَعْرَقَ بَکْرٌ (بکر عراق پہنچا)	عَمَّقَ زَیْدٌ (زید سوچنے میں گہرائی تک پہنچا) خَیَّمَ بَکْرٌ (بکر خیمہ میں داخل ہوا)
مبالغه (زیادتی بیان کرنا)	اَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوگئی) اَتْمَرَ النَّخْلُ (درخت کثرت سے پھل لایا)	صَرَّحَ الْاَمْرُ (معاملہ خوب واضح ہوا) حَوَّلَ زَیْدٌ (زید خوب گھوما)
وجدان (کسی چیز کو ماخذ سے متّصف پانا)	اَبْخَلْتُ زَیْداً (میں نے زید کو بخیل پایا)	....
تعریض (پیش کرنا/مفعول کو محلّ ماخذ میں لے جانا)	اَبَعْتُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو مقامِ فروخت پر لے گیا)۔	....
صیرورة (صاحبِ ماخذ ہونا)	اَلْبَنَ الْبَقَرُ (گائے دودھ والی ہوئی)	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت میں کلیاں نکلیں)
حَيْنُوْنَة (کسی چیز کا ماخذ کے وقت پہنچنا)	اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کاٹنے کا وقت آپہنچا)	....
مُطَاوَعَةِ فَعَّلَ (فَعّل کے بعد مفعول کے فاعل کے اثر کو قبول کرنے کے بیان کے لئے آنا)	بَشَّرْتُهُ فَاَبْشَرَ (میں نے اس کو خوش خبری دی پس وہ خوش ہوا)	....
نسبة (ماخذ کے ساتھ نسبت قائم کرنا)	اَکْفَرَ زَیْدٌ بَکْراً (زید نے بکر کی جانب کفر کی نسبت کی)	فَسَّقَ زَیْدٌ بَکْراً (زید نے بکر کی جانب فسق کی نسبت کی)
اِلباس (کسی چیز کو ماخذ پہنانا)	....	جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی)
تخلیط (کسی چیز کو ماخذ سے ملانا)	....	ذَهَّبْتُ الْاِنَاءَ (میں نے برتن کو سنہری رنگ کیا)
تحویل (کسی چیز کو ماخذ یا ماخذ کی مثل بنانا)	....	نَصَّرَ زَیْدٌ عَمْرواً (زید نے عمرو کو نصرانی بنایا) وَالْعِیَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالیٰ مِنْ ذٰلِکَ

قصر (مرکب سے ایک کلمہ کا اشتقاق)	....	سَمّٰی (اس نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا)
ابتداء (مجرّد سے الگ معنی میں استعمال ہونا)	اَشْفَقَ زَیْدٌ (زید ڈرا) جبکہ مجرّد شفقۃ کے معنی 'مہربانی کرنا' ہیں۔	کَلَّمْتُہٗ (میں نے اس سے کلام کیا) جبکہ مجرّد کَلِمٌ کے معنی ہیں 'زخمی کرنا'۔

بابِ تفعّل:

تکلّف (ماخذ میں تصنع ظاہر کرنا): **تَکَوَّفَ زَیْدٌ** (زید بزور کوفی بنا)، **تَشَجَّعَ عَمْرٌو** (عمرو بتکلف بہادر بنا)۔

تجنّب (ماخذ سے پرہیز کرنا): **تَاَثَّمَ زَیْدٌ** (زید گناہ سے بچا)، **تَحَوَّبَ عَمْرٌو** (عمرو گناہوں سے بچا)۔

تعمّل (ماخذ کو کام میں لانا): **تَخَتَّمَ زَیْدٌ** (زید نے انگوٹھی پہنی)۔

اتّخاذ (کسی چیز کو ماخذ بنانا): **تَوَسَّدَ الْحَجَرَ زَیْدٌ** (زید نے پتھّر کو تکیہ بنایا)۔

تدریج (کسی کام کو آہستہ کرنا): **تَجَرَّعَ زَیْدٌ** (زید نے تھوڑا تھوڑا پیا)۔

تحوّل (کسی چیز کا عین یا مثل ماخذ ہونا): **تَنَصَّرَ زَیْدٌ** (زید نصرانی ہوا)، **تَبَحَّرَ عَمْرٌو** (عمرو دریا کی طرح ہو گیا)۔

صیرورۃ (صاحبِ ماخذ ہونا): **تَمَوَّلَ زَیْدٌ** (زید صاحبِ مال ہوا)۔

مطاوۃ فَعَّلَ (فَعَّلَ کے بعد یوں آنا کہ فاعل کے فعل کے اثر کو مفعول نے قبول کیا): **عَلَّمْتُہٗ فَتَعَلَّمَ** (میں نے اُسے سکھایا پس اس نے سیکھ لیا)۔

ابتداء (مجرّد سے الگ معنی میں استعمال ہونا): **تَکَلَّمَ عَمْرٌو** (زید نے کلام کیا) مجرّد کَلِمٌ کے معنی ہیں 'مجروح کرنا'۔

خاصیت	بابِ تفاعل	بابِ مفاعلہ
اشترک	تَلاطَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زیدوعمرو نے باہم تھپڑیں ماریں)	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرواً (زیدوعمرو نے باہم قتال کیا)
تخییل (ماخذ کا دکھاوا کرنا)	تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید نے خود کو بیمار ظاہر کیا)	....
موافقۃ مجرّد (مجرّد کے ہم معنی ہونا)	....	سَافَرَ زَیْدٌ (زید نے سفر کیا) بمعنی سَفَرَ
موافقۃ اَفْعَلَ (اَفْعَلَ کے ہم معنی ہونا)	....	بَاعَدْتُّہٗ (میں نے اس کو دور کیا) بمعنی اَبْعَدَ
موافقۃ فَعَّلَ	....	ضَاعَفْتُہٗ (میں نے اُسے دُونا کیا) بمعنی ضَعَّفَ
مطاوعۃ فَاعَلَ	نَاوَلْتُہٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا پس اُس نے لے لیا)	....
ابتداء	تَبَارَکَ اللّٰہُ (اللہ عزّ وجلّ بابرکت ہے) مجرّد بَرَکَ کے معنی ہیں 'بیٹھنا'	....

بابِ افتعال:

اتّخاذ: اِحْتَجَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا)۔

تصرُّف (ماخذ کے حصول کی کوشش کرنا): اِکْتَسَبَ زَیْدٌ الْعِلْمَ (زید نے علم حاصل کرنے کی کوشش کی)۔

تخیّر (اپنے لئے کام کرنا): اِکْتَالَ زَیْدٌ الشَّعِیْرَ (زید نے اپنے لئے جَو ناپے)۔

مطاوعۃ فَعَّلَ: حَمَّلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر بوجھ لادا پس وہ لد گیا)۔

بابِ استفعال:

اتّخاذ: اِسْتَطْوَنَ زَیْدٌ الْمَدِیْنَۃَ (زید نے مدینہ منوّرہ کو وطن بنالیا)۔

طلب (ماخذ طلب کرنا): اِسْتَنْصَرَ زَیْدٌ (زید نے مدد چاہی)۔

لیاقة (ماخذ کے لائق ہونا): **اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ** (کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا)۔

وجدان (ماخذ کے ساتھ متصف پانا): **اِسْتَکْرَمْتُهٗ** (میں نے اُسے کریم پایا)۔

حسبان (ماخذ کا گمان کرنا): **اِسْتَحْسَنْتُ زَیْدًا** (میں نے زید کو اچھا گمان کیا)۔

تحوّل (ماہیّت یا صفت کا بدلنا): **اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ** (مٹی پتھر ہوگئی)۔

قصر: **اِسْتَرْجَعَ** (اس نے ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ کہا)۔

بابِ انفعال:

یہ باب لازم آتا ہے۔اس باب سے آنے والے افعال میں جوارح کا اثر پایا جاتا ہے۔اس کے فاءِ کلمہ میں تین حروفِ علّت اور چار یہ حرف نہیں آتے: ل، ر، م، ن۔

لزوم وعلاج: متعدی: **کَسَرَ** (توڑا)۔لازم: **اِنْکَسَرَ** (ٹوٹا)۔

مطاوعة فَعَّلَ وافْعَلَ: **کَسَّرْتُهٗ فَانْکَسَرَ** (میں نے اُسے توڑا پس وہ ٹوٹ گیا)

اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا پس وہ بند ہوگیا)۔

ابتداء: **اِنْطَلَقَ زَیْدٌ** (زید گیا)۔ مجرّد **طَلَقَ** کے معنی ہیں 'لمبے قدم رکھ کر چلنا'۔

ابوابِ افعلال، افعیلال اور افعیعال:

باب افعلال اور افعیلال لازم ہوتے ہیں زیادہ تر لون وعیب کے لئے آتے ہیں۔جبکہ باب افعیعال لازم ہوتا ہے اور اس میں مبالغہ بھی ہوتا ہے۔

مبالغہ ولون وعیب:

افعلال: **اِحْمَرَّ زَیْدٌ** (زید سُرخ ہوا) **اِحْوَلَّ زَیْدٌ** (زید بھینگا ہوا)۔

اِفْعیلال: **اِحْوَالَّ زَیْدٌ** (زید بھینگا ہوا)۔

افعیعال: **اِحْدَوْدَبَ زَیْدٌ** (زید کُبڑا ہوا)۔

بابِ اِفْعِوّال:

اقتضاب (مادّہ کا مجرّد سے نہ آنا): **اِجْلَوَّذَ زَیْدٌ** (زید تیزی سے دوڑا)۔

ابوابِ رُباعی

بابِ فَعْلَلَةٌ:

قصر: حَمْدَلَ (اس نے الحمد کہا) بَسْمَلَ (اس نے بسم اللہ کہی)۔

اِلْباس ماخذ: قَلْنَسَهُ زَيْدٌ (زید نے اُسے ٹوپی پہنائی)۔

تعمُّل: زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اُس نے کپڑے کو زعفرانی رنگ کیا)۔

اتِّخاذ: قَنْطَرَ زَيْدٌ (زید نے پُل بنایا)۔

بابِ تفعلُل:

تعمُّل: تَسَرْوَلَ زَيْدٌ (زید نے شلوار پہنی)۔

تحوُّل: تَزَنْدَقَ زَيْدٌ (زید زندیق ہوگیا)۔ والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ من ذلک.

مطاوعۃ فَعْلَلَ: دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اُسے لڑھکایا پس وہ لڑھک گیا)۔

بابِ افعِلّال:

اقتضاب: اِشْرَابَّ زَيْدٌ (زید بہت چوکنّا ہوا)۔

بابِ اِفْعِنْلال:

مطاوعۃ فَعْلَلَ: لغت کی کتاب ''الصحاح'' میں ہے: ثَعْجَرْتُ الدَّمَ وَغَيْرَهُ فَاثْعَنْجَرَ، أَيْ: صَبَبْتُهُ فَانْصَبَّ. (میں نے خون وغیرہ بہایا پس وہ بہہ گیا)۔

مُبالغہ: ''الصحاح'' میں ہے: اِسْحَنْفَرَ الرَّجُلُ، إذا مَضىٰ مُسْرِعاً. يُقَالُ: اسْحَنْفَرَ فِيْ خُطْبَتِهٖ، إِذَا مَضىٰ وَاتَّسَعَ فِيْ كَلَامِهٖ. وَبَلَدٌ مُسْحَنْفِرٌ، أَيْ: وَاسِعٌ. (کہا جاتا ہے: اِسْحَنْفَرَ الرَّجُلُ، جب وہ بہت تیزی سے چلا، اور کہا جاتا ہے: اسْحَنْفَرَ فِيْ خُطْبَتِهٖ، جب وہ چلے اور بہت بولے، اور کہا جاتا ہے: بَلَدٌ مُسْحَنْفِرٌ، یعنی، بہت کشادہ شہر)۔

اقتضاب: اِعْرَنْفَطَ (سمٹ گیا)۔

اسمِ جامد کا بیان

اسم جامد ثلاثی، رباعی اور خماسی ہوسکتے ہیں۔ اختلافِ حرکات سے ان کے مختلف اوزان بنتے ہیں۔

ثلاثی مجرّد:

فاء کلمہ کی تینوں حرکت (فتحہ، کسرہ اور ضمہ) کو عین کلمہ کی چار حرکتوں (سکون، فتحہ، کسرہ اور ضمہ) سے ضرب دیں تو بارہ اَوْزان بنتے ہیں۔ مگر اہلِ عرب کے نزدیک ضمہ کے بعد کسرہ (فُعِلٌ) اور کسرہ کے بعد ضمہ (فِعُلٌ) ثقیل ہوتا ہے۔ اس لئے ان دونوں وزن پر ثلاثی مجرّد سے اسمِ جامد نہیں آتا۔

مفتوح الفاء: **فَلْسٌ** (پیسہ)، **فَرَسٌ** (گھوڑا)، **كَتِفٌ** (کندھا)، **عَضُدٌ** (بازو)

مکسور الفاء: **حِبْرٌ** (دانا)، **عِنَبٌ** (انگور)، **اِبِلٌ** (اونٹ)

مضموم الفاء: **قُفْلٌ** (تالا)، **صُرَدٌ** (کٹورا)، **عُنُقٌ** (گردن)

نوٹ: اگر **فَعِلٌ** کا عین کلمہ حرفِ حلقی ہو تو اسے تین طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں:

فَخِذٌ: فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ.

اور اگر حرفِ حلقی نہ ہو تو دو طرح پڑھ سکتے ہیں: **كَتِفٌ: كَتْفٌ، كِتْفٌ.**

فَعُلٌ، **فِعِلٌ** اور **فُعُلٌ** میں عین کلمہ ساکن بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے: **عَضُدٌ: عَضْدٌ، اِبِلٌ: اِبْلٌ، عُنُقٌ: عُنْقٌ.**

رباعی مجرّد:

پانچ اوزان ہیں: **جَعْفَرٌ** (نام)، **زِبْرِجٌ** (آرائش)، **بُرْثُنٌ** (شکاری جانور کا پنجہ)، **دِرْهَمٌ** (چاندی کا سکّہ)، **قِمَطْرٌ** (صندوق)۔

خماسی مجرّد:

چاراوزان ہیں: **سَفَرْجَلٌ** (بہی)، **قُذَعْمِلٌ** (موٹااونٹ)، **جَحْمَرِشٌ** (بڑھیا عورت)، **قِرْطَعْبٌ** (تھوڑی چیز)۔

خماسی مزید فیہ:

پانچ اوزان ہیں: **عَضْرَفُوْطٌ** (بامنی)، **خُزَعْبِيْلٌ** (باطل)، **قِرْطَبُوْسٌ** (تیز رفتار اونٹنی)، **قَبَعْثَرىٰ** (موٹااونٹ)، **خَنْدَرِيْسٌ** (پرانی شراب)۔

مصدر کا بیان

سماعی اوزان:

سہ حرفی اوزان کلمہ کی حرکات وسکون کے لحاظ سے دو قسموں پر ہیں؛ ایک وہ کہ جن کا عین کلمہ ساکن ہو تو ان کے مصادر کے آخر میں زیادتی کی جاتی ہے، دوسرے وہ جن کا عین کلمہ متحرک ہو تو ان کے مصادر کے شروع، درمیان اور آخر میں زیادتی کی جاتی ہے۔

فُعْلٌ: قَتْلٌ (مار ڈالنا)، فِسْقٌ (حق وصلاح سے دور ہونا)، شُغْلٌ (کام میں رہنا)

فِعْلَةٌ (تاء کیساتھ): رَحْمَةٌ (مہربانی کرنا)، نِشْدَةٌ (گمشدہ چیز ڈھونڈنا)، كُدْرَةٌ (تاریک ہونا)

فِعْلىٰ (الف مقصورہ کیساتھ): دَعْوىٰ (بلانا)، ذِكْرىٰ (یاد کرنا)، بُشْرىٰ (خوشخبری دینا)

فِعْلَانٌ (الف نون کیساتھ): لَيَّانٌ (مڑنا)، حِرْمَانٌ (بدنصیب ہونا)، غُفْرَانٌ (بخشنا)

فَعِلٌ: طَلَبٌ (چاہنا)، خَنِقٌ (گلا گھونٹنا)

فَعِلَةٌ (تاء کیساتھ): غَلَبَةٌ (غالب ہونا)، سَرِقَةٌ (چوری کرنا)

فُعَلٌ: صِغَرٌ (چھوٹا ہونا)، هُدًى (راہ دکھانا)

فُعَالٌ: (درمیان میں الف کیساتھ): ذَهَابٌ (جانا)، اِبَاءٌ (انکار کرنا)، سُؤَالٌ (مانگنا)

فُعَالَةٌ: (درمیان میں الف وآخر میں تاء کیساتھ): زَهَادَةٌ (چھوڑنا)، دِرَايَةٌ (جاننا)، بُغَايَةٌ (نافرمانی کرنا)

فَعِيلٌ . فُعُولٌ (یاء اور واؤ کیساتھ): وَمِيضٌ (چمکنا)، دُخُولٌ (گھسنا)

فَعُولٌ (پانچ مصادر کے سوا کوئی نہیں آیا): طَهُورٌ (پاکیزہ ہونا)، وَلُوعٌ (حریص ہونا)، وَضُوءٌ (وضو کرنا)، قَبُولٌ (قبول کرنا)۔

فَعِيلَةٌ . فُعُولَةٌ (یاء اور واؤ مع تاء کیساتھ): قَطِيعَةٌ (کاٹنا)، صُعُوبَةٌ (سخت ہونا)

نوٹ: فعل کی تعداد، حالت بیان کرنے کے لئے (بالترتیب) فَعْلَۃٌ اور فِعْلَۃٌ کے وزن پر مصدر آتے ہیں جنہیں اس شعر میں بیان کیا جاتا ہے:

اَلْمَفْعَلُ لِلْمَوْضِعِ وَالْمِفْعَلُ لِلْاٰلَۃِ

وَالْفَعْلَۃُ لِلْمَرَّۃِ وَالْفِعْلَۃُ لِلْحَالَۃِ

جیسے: اَکَلْتُ خُبْزَۃً (میں نے ایک روٹی کھائی)

اور جَلَسْتُ جِلْسَۃَ الْقَارِیْ (میں قاری کی طرح بیٹھا)۔

نوٹ: غیر ثلاثی مجرد سے تعداد بیان کرنے کے لئے مصدر کے آخر میں 'ۃ' (وحدت) بڑھاتے ہیں۔ جیسے: کَبَّرَ تَکْبِیْرَۃً (اس نے ایک بار تکبیر کہی)۔

نوٹ: اگر پہلے ہی (مجرّد کے) مصدر کے آخر میں تاء ہو تو حالت یا تعداد بیان کرنے کے لئے آخر میں صفت بیان کی جاتی ہے۔ جیسے: وِقَایَۃٌ وَاحِدَۃٌ (ایک بار بچانا)، جَلْسَۃٌ قَلِیْلَۃٌ (کچھ دیر بیٹھنا)۔

نوٹ: کبھی مصدر اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے: کَاذِبَۃٌ (بمعنی کِذْبٌ)، بَاقِیَۃٌ (بمعنی بَقَاءٌ)، مَیْسُوْرٌ (بمعنی یُسْرٌ)، مَفْتُوْنٌ (بمعنی فِتْنَۃٌ)۔

مصدرِ میمی:

وہ مصدر ہے جس کی ابتداء (بابِ مفاعلہ کے سوا) میمِ زائد سے ہو۔ جیسے: مَوْعِدٌ۔

مصدرِ میمی بنانے کا طریقہ:

(۱) ثلاثی مجرّد صحیح سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: رَکِبَ: مَرْکَبٌ (سوار ہونا)

(۲) ثلاثی مجرّد مثال واوی سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: وَثَبَ: مَوْثِبٌ (جھپٹنا)

نوٹ: کبھی مصدرِ میمی کے آخر میں 'ۃ' بھی آتی ہے۔جیسے:مَحَبَّةٌ (پسند کرنا)۔

ثلاثی مزید فیہ، رباعی وغیرہما سے مصدر مقرّر اوزان پر آتے ہیں۔

اوزانِ مصدرِ میمی:

مَفْعَلٌ: مَدْخَلٌ (داخل ہونا)، مَرْجِعٌ (لوٹنا)

مَفْعِلَةٌ . مِفْعَلَةٌ: مَحْمِدَةٌ (سراہنا)، مِسْعَاةٌ (کوشش کرنا)

قیاسی اوزان:

قیاسی اوزان دو قسموں پر ہیں، ایک تو وہ اوزان جو ساتھ ساتھ کسی مخصوص معنی پر بھی (غالبًا) دلالت کرتے ہیں، دوسرے وہ جو کسی مخصوص معنی پر دلالت نہیں کرتے۔

(ا) پہلی قسم:

ا۔حرفہ و پیشہ پر دلالت کے لئے:فِعَالَةٌ کا وزن ہے۔جیسے:خِیَاطَةٌ (سینا)۔

۲۔حرکت و اضطراب کے لئے: فَعِیْلٌ، فَعَلانٌ: رَحِیْلٌ (کوچ کرنا)، خَفَقَانٌ (دل دھڑکنا)۔

۳۔آوازوں کے لئے: فَعِیْلٌ، فُعَالٌ: نَعِیْبٌ (کوّے کا کائیں کائیں کرنا)، بُکَاءٌ (رونا)۔

۴۔رنگ کے لئے: فُعْلَةٌ: خُضْرَةٌ (سبز ہونا)، صُفْرَةٌ (زرد ہونا)۔

۵۔امراض کے لئے: فُعَالٌ: سُعَالٌ (کھانسنا)، صُدَاعٌ (سر درد ہونا)۔

دوسری قسم:

ا۔ماضی مضموم العین کے مصادر: فِعَلٌ، فُعْلٌ، فَعَالَةٌ اور فُعُوْلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں،جیسے: عِظَمٌ (بڑا ہونا)، کَرَمٌ (بزرگ ہونا)، حُسْنٌ (خوبصورت ہونا)، کَرَامَةٌ (باعزّت ہونا)، سَهُوْلَةٌ (آسان ہونا)۔

۲۔ماضی مکسور العین لازم کا مصدر فَعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے: فَرَحٌ (خوش ہونا)،

عَطَشٌ (پیاسا ہونا)۔

۳۔ماضی مفتوح العین لازم کا مصدر فُعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے: قُعُوْدٌ (بیٹھنا)۔

۴۔ماضی مفتوح العین یا مکسور العین متعدّی کا مصدر فَعْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے:

فَتْحٌ (کھولنا)، فَهْمٌ (سمجھنا)۔

نوٹ: اگر مصدر سے مبالغہ کے معنی لینے ہوں تو تَفْعَالٌ اور فِعِّيْلٰی کے وزن پر آتا ہے۔جیسے: تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا)، تَرْدَادٌ (زیادہ ردّ کرنا)، حِثِّيْثٰی (زیادہ برانگیختہ کرنا)، دِلِّيْلٰی (زیادہ دلالت کرنا)۔

تانیث کا بیان

جس اسم میں علامتِ تانیث موجود ہو وہ مؤنث ہے۔علاماتِ تانیث تین ہیں:

(۱) ۃ (تائے تانیث): جیسے: اِمْرُءٌ سے اِمْرَأَۃٌ۔

(۲) الف مقصورہ: جیسے: حُسْنیٰ (خوبصورت)، عَطْشیٰ (پیاسی)۔

(۳) الف ممدودہ: جیسے: بَیْضَاءُ (سفید)، خَضْرَاءُ (سبز)۔

مؤنث کی دو قسمیں ہیں: (۱) مؤنثِ حقیقی، (۲) مؤنثِ لفظی۔

حقیقی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر ہو جیسے: اِمْرُءٌ کے مقابلہ میں اِمْرَأَۃٌ ہے۔جبکہ لفظی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو۔جیسے: ظُلْمَۃٌ (تاریکی)، بُشْریٰ (خوشخبری)۔

مذکورصورت مؤنثِ قیاسی کی تھی کیونکہ ان میں علاماتِ مؤنث میں سے کوئی نہ کوئی علامت پائی گئی۔بعض اسماء کو سماعی طور پر بھی مؤنث مانا جاتا ہے۔جیسے: اَرْضٌ (زمین)، دَارٌ (گھر)۔

مؤنث سماعی کی ذیل میں چند صورتیں ذکر کی جاتی ہیں:

۱۔علم ہو۔جیسے: مَرْیَمُ۔

۲۔جسم کے تمام جُفت (جڑواں) اعضاء۔جیسے: یَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پیر)۔

۳۔شراب کے تمام نام۔جیسے: خَرْطُوْمٌ، خَمْرٌ، طِلَاءٌ۔

۴۔ایسی صفت جو مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔جیسے: حَائِضٌ (حیض والی)، مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی)۔

۵۔ہواؤں کے نام۔جیسے: رِیْحٌ، صَرْصَرٌ، دَبُوْرٌ۔

٦۔حیوانات کے نام۔جیسے: ثَعْلَبٌ (لومڑی)، اَرْنَبٌ (خرگوش)۔

٧۔جہنم کے تمام نام۔جیسے: جَهَنَّمُ، سَقَرُ۔

٨۔جمع مذکر سالم کے علاوہ تمام جمع۔جیسے: هٰذِهٖ رِجَالٌ۔

٩۔اسمِ جمع۔جیسے: رَكْبٌ (راکب کی جمع)، خَيْلٌ (گھوڑے)، غَنَمٌ (بکریاں)۔

مندرجہ ذیل مذکر بھی ہوسکتے ہیں اور مؤنث بھی:

ا۔شہروں کے نام۔جیسے: شَامُ۔بتاویلِ مَوْضِعٌ مذکر ہوتے ہیں،اور بتاویل بُقْعَةٌ مؤنث۔

٢۔تمام حروف (معانی ومبانی): مبانی یعنی حروفِ تہجی،اور معانی جیسے: مِنْ، اِلٰی۔

تثنیہ وجمع کا بیان

تثنیہ: جودوافراد پر دلالت کرے اُسے تثنیہ کہتے ہیں۔جیسے: رَجُلَانِ۔
بنانے کا طریقہ: عموماً واحد کے صیغہ کے آخر میں الف نون بڑھانے سے بنتا ہے۔
جیسے: قَلَمٌ سے قَلَمَانِ، کُرَّاسَۃٌ سے کُرَّاسَتَانِ۔
☆اگر آخر میں الف ہوتو سہ حرفی میں اگر واؤ کا بدل ہوتو تثنیہ میں واؤ لَوٹ آئے گی۔
جیسے: عَصَا سے عَصَوَانِ۔فَتیٰ سے فَتَیَانِ۔
☆غیر سہ حرفی میں الف نون سے قبل یاء آتی ہے۔جیسے: مُصْطَفیٰ (ص ف و) سے مُصْطَفَیَانِ، مُجْتَبیٰ (ج ب ی) سے مُجْتَبَیَانِ۔اور اگر الف بطور علامتِ تانیث ہوتب بھی یاء آئے گی۔جیسے: عَطْشیٰ (ع ط ش) سے عَطْشَیَانِ۔
☆اگر آخر میں الف ممدودہ بطورِ علامتِ تانیث ہو اور آخر کا ہمزہ حرفِ اصلی سے ہوتو ہمزہ قائم رہے گا جیسے: قُرَّاءٌ (ق ر ء) کی تثنیہ قُرَّاءَانِ، اور اگر ہمزہ حرف اصلی سے نہ ہوتو واؤ سے بدل جائے گا۔جیسے: خَضْرَاءُ (خ ض ر) سے خَضْرَوَانِ۔
☆اور آخر میں الف ممدودہ بطور علامتِ تانیث نہیں بلکہ ہمزہ حرفِ علت سے بدل کر آیا ہوتو ہمزہ کا قائم رکھنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہے۔جیسے: کِسَاءٌ سے کِسَاءَانِ اور کِسَاوَانِ۔

جمع: جودو سے زیادہ پر دلالت کرے۔جیسے: رِجَالٌ، مُسْلِمُوْنَ۔
لفظ کے اعتبار سے جمع کی قسمیں ہیں: (۱) جمع سالم، (۲) جمع مکسّر
جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء قائم رہے۔مذکر کے آخر میں واؤ اور نون مفتوح آتا ہے جیسے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور مؤنث کے آخر میں الف اور تاء

آتے ہیں۔جیسے:ھِنْدٌ سے ھِنْدَاتٌ اوراگرآخرمیں 'ۃ' ہوتوساقط ہوجاتی ہے جیسے: مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔

نوٹ:اگرجمع عَلَم مذکرعاقل یاصفتِ مذکرکی ہوتو واؤنون بڑھانے سے بنے گی جیسے: زَیْدُوْنَ، ذَاھِبُوْنَ ۔لہٰذا رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ نہیں ہوسکتی کیونکہ رَجُلٌ صفت نہیں۔اورنَاھِقٌ (رینکنے والا) کی جمع نَاھِقُوْنَ نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ صفت توہےمگرغیر ذوی العقول ہے۔ (اَرْضٌ کی جمع اَرْضُوْنَ اورسَنَۃٌ کی جمع سِنُوْنَ خلافِ قیاس آئی ہیں)

نوٹ:اگرجمع عَلَمِ مؤنث عاقلہ یاصفتِ مؤنث عاقلہ یاغیرعاقلہ کی ہوتوجمع الف تاء بڑھانے سےآئے گی۔جیسے:ھِنْدٌ سےھِنْدَاتٌ، ذَاھِبَۃٌ سے ذَاھِبَاتٌ، صَافِنٌ سےصَافِنَاتٌ، ظُلْمَۃٌ سے ظُلُمَاتٌ۔

قلّت وکثرت کےاعتبارسےجمع کی دوقسمیں ہیں:(۱)جمع قلّت،(۲)جمع کثرت۔

جمع قلّت:وہ جمع ہےجس کااِطلاق تین سےدس پرہو۔جیسے:قَلَمٌ سےاَقْلَامٌ۔

جمع کثرت:وہ جمع ہےجس کااِطلاق دس سےزائدپرہو۔جیسے:کِتَابٌ سے کُتُبٌ۔

جمع قلت کےچاراوزان مشہورہیں جنہیں شعرمیں یوں بیان کیاجاتاہے:؎

جمع قلّت راچہاراست ابنیہ
اَفْعُلٌ اَفْعَالٌ فِعْلَۃٌ اَفْعِلَۃٌ

جمع قلّت کے اوزان

جمع کا وزن	مفرد کا وزن	مثالیں
اَفْعُلٌ	فَعْلٌ	دَارٌ (گھر) اَدْوُرٌ، فَلْسٌ (پیسہ) اَفْلُسٌ، عَیْنٌ (آنکھ) اَعْیُنٌ۔ چہار حرفی اسم جس کا تیسرا حرف مدّہ ہو اور معنوی مؤنّث ہو اس کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے۔ جیسے: ذِرَاعٌ (ہاتھ) اَذْرُعٌ۔
اَفْعَالٌ	فَعْلٌ	یہ وزن اکثر اجوف میں مستعمل ہے۔ جیسے: ثَوْبٌ (کپڑا) اَثْوَابٌ، ضَیْفٌ (مہمان) اَضْیَافٌ۔
	فُعْلٌ	حُرٌّ (آزاد مرد) اَحْرَارٌ۔
	فِعْلٌ	عِیْدٌ (ہر سال لوٹ کر آنے والا دن، خوشی کا دن) اَعْیَادٌ۔
	فَعَلٌ	بَطَلٌ (جوان) اَبْطَالٌ۔
	فَعِلٌ	کَتِفٌ (کندھا) اَکْتَافٌ۔
	فَعُلٌ	عَضُدٌ (بازو) اَعْضَادٌ۔
	فُعُلٌ	عُنُقٌ (گردن) اَعْنَاقٌ۔
	فَعُوْلٌ	عَدُوٌّ (دشمن) اَعْدَاءٌ۔
	فِعَلٌ	عِنَبٌ (انگور) اَعْنَابٌ۔
	فَعِیْلٌ	شَرِیْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ۔
اَفْعِلَةٌ	فَعَالٌ	طَعَامٌ (کھانا) اَطْعِمَةٌ، عَوَانٌ (بوڑھا) اَعْوِنَةٌ۔
	فَعِیْلٌ	رَغِیْفٌ (روٹی) اَرْغِفَةٌ، حَبِیْبٌ (دوست) اَحِبَّةٌ۔
فِعْلَةٌ	فَعِیْلٌ	صَبِیٌّ (بچہ) صِبْیَةٌ۔
	فَعَلٌ	فَتیً (اصلہ فَتَیٌ، نوجوان) فِتْیَةٌ۔
	فُعَالٌ	غُلَامٌ (لڑکا) غِلْمَةٌ۔

جمع کثرت کے اوزان

جمع کا وزن	مفرد کا وزن	شرط	مثالیں
فُعُلٌ	اَفْعَلُ	صفت مشبہ	اَحْمَرُ (سُرخ) حُمْرٌ۔
فُعُلٌ	فِعَالٌ	مضاعف نہ ہو	حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ، کِتَابٌ (مکتوب) کُتُبٌ۔
	فَعِيْلٌ	اسم یا صفت	رَغِيْفٌ (روٹی) رُغُفٌ، قَمِيْصٌ (کرتا) قُمُصٌ۔
	فَعُوْلٌ	بمعنی فاعل	عَمُوْدٌ (ستون) عُمُدٌ، صَبُوْرٌ (صابر) صُبُرٌ۔
فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	اسم اجوف ہو	نَوْبَةٌ (باری) نُوَبٌ۔
	فُعْلَةٌ	اسم ہو	بُرْقَةٌ (پتھریلا کیچڑ) بُرَقٌ۔
	فُعْلیٰ	مؤنث اسم تفضیل	سُمْعیٰ (زیادہ سننے والی) سُمَعٌ۔
فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	اسم ہو	بَدْرَةٌ (تھیلی) بِدَرٌ، فِرْقَةٌ (گروہ) فِرَقٌ۔
فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل غیر ناقص	طَالِبٌ (مانگنے والا) طَلَبَةٌ۔
فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل ناقص	قَاضٍ (اصلہ قاضی) قُضَاةٌ (اصلہ قُضَيَةٌ)
فِعَلَةٌ	فِعْلٌ	....	قِرْدٌ (بندر) قِرَدَةٌ۔
فُعَّلٌ	فَاعِلٌ	صفت	نَائِمٌ (سویا ہوا) نُوَّمٌ۔
	فَاعِلَةٌ		نَائِمَةٌ (سوئی ہوئی) نُوَّمٌ۔
فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	صفت عاقل صحیح	جَاهِلٌ (انجان) جُهَّالٌ۔

فِعَالٌ	فَعْلٌ	غیر اجوف	صَعْبٌ (دشوار) صِعَابٌ۔
	فَعَلٌ	غیر ناقص مضاعف اجوف	جَبَلٌ (پہاڑ) جِبَالٌ۔
	فَعْلَةٌ	اسم	قَصْعَةٌ (پیالہ) قِصَاعٌ۔
	فَعَلَةٌ	اسم	رَقَبَةٌ (گردن) رِقَابٌ۔
	فَعِيْلٌ	بمعنی فاعل	كَرِيْمٌ (بزرگ) كِرَامٌ۔
	فَعِيْلَةٌ	بمعنی فاعل	كَرِيْمَةٌ (بزرگ مؤنث) كِرَامٌ۔
	فَعْلىٰ	مؤنث	عَطْشىٰ (پیاسی) عِطَاشٌ۔
فُعُوْلٌ	فَعْلٌ	اجوفِ واوی نہ ہو	سَقْفٌ (چھت) سُقُوْفٌ۔
	فِعْلٌ		حِمْلٌ (بوجھ) حُمُوْلٌ۔
	فَعَلٌ		عَسَلٌ (شہد) عُسُوْلٌ۔
	فَعْلَةٌ		بَدْرَةٌ (دس ہزار درہم کی تھیلی) بُدُوْرٌ۔
فُعْلَانٌ	فَعِيْلٌ	غیر صفت	رَغِيْفٌ (روٹی) رُغْفَانٌ۔
	فَاعِلٌ	صفت	رَاكِبٌ (سوار) رُكْبَانٌ۔
	اَفْعَلُ	صفت	اَحْمَرُ (سرخ) حُمْرَانٌ۔
	فُعَالٌ	صفت	شُجَاعٌ (دلیر) شُجْعَانٌ۔
فِعْلَانٌ	فَعِيْلٌ	صفت	سَرِيْعٌ (تیز) سِرْعَانٌ
	فُعَالٌ	صفت	شُجَاعٌ (دلیر) شِجْعَانٌ
	فُعَلٌ	اسم	صُرَدٌ (لٹورا/ایک پرندہ) صِرْدَانٌ
	فَعَلٌ	اجوف	تَاجٌ (اصلہ تَوَجٌ) تِيْجَانٌ
	فُعْلٌ	اجوف	عُوْدٌ (لکڑی) عِيْدَانٌ
فَعْلىٰ	فَعِيْلٌ	بمعنی مفعول	جَرِيْحٌ (بمعنی مجروح، زخمی) جَرْحىٰ

فِعْلیٰ	فَعَلٌ	صرف یہ دو ہی آئے ہیں	حَجَلٌ (چکور) حِجْلیٰ
	فَعِلانٌ		ظَرِبَانٌ (چھوٹا سا جانور) ظِرْبیٰ
فُعَلاءُ	فَعَالٌ	صفت	جَبَانٌ (بزدل) جُبَنَاءُ
	فُعَالٌ		شُجَاعٌ (دلیر) شُجَعَاءُ
	فَعِیْلٌ		شَرِیْفٌ (بزرگ) شُرَفَاءُ
	فَاعِلٌ		عَالِمٌ (جاننے والا) عُلَمَاءُ
اَفْعِلاءُ	فَعِیْلٌ	صفت عاقل ناقص یا مضاعف ہو	غَنِیٌّ (تونگر) اَغْنِیَاءُ (ناقص)
			حَبِیْبٌ (دوست) اَحِبَّاءُ (مضاعف)
فَعَالیٰ	فَعْلاءُ	اسم	صَحْرَاءُ (بیابان) صَحَاریٰ
	فَعْلیٰ	اسم	حَرْمیٰ (نر سے روکی گئی مادّہ) حَرَامیٰ
	فِعْلیٰ	صفت	ذِفْریٰ (کان کے پیچھے کی ہڈی) ذَفَاریٰ
	فُعْلیٰ	صفت	خُنْثیٰ (ہیجڑا) خَنَاثیٰ
	فَعْلانُ	صفت	سَکْرَانُ (نشے والا) سَکَاریٰ
فُعَالیٰ	فَعِیْلٌ	صفت	اَسِیْرٌ (قیدی) اُسَاریٰ
	فُعْلانُ	صفت	سَکْرَانُ (نشے والا) سُکَاریٰ

جمع مُنتَهَى الجموع کے اوزان

وہ جمع جہاں جمع کی انتہاء ہو جائے اور اس کے بعد مزید جمع کا کوئی صیغہ نہ ہو۔

جمع کا وزن	مفرد کا وزن	شرط	مثالیں
مَفَاعِلُ	مَفْعَلٌ	اسم ظرف	مَسْجِدٌ مَسَاجِدُ، مَنْصَرٌ مَنَاصِرُ
	مِفْعَلَةٌ	اسمِ آلہ	مِئْذَنَةٌ (منارہ) مَاٰذِنُ
	مِفْعَلٌ	اسمِ آلہ	مِضْرَبٌ (مارنے کا آلہ) مَضَارِبُ
فَوَاعِلُ	فَاعِلٌ	اسم یا صفت	كَاهِلٌ (مونڈھا) كَوَاهِلُ، نَاهِقٌ (رینگنے والا) نَوَاهِقُ
	فَاعِلَةٌ	اسم یا صفت	كَاثِبَةٌ (گھوڑے کی پیٹھ کا بالائی حصہ) كَوَاثِبُ، نَائِمَةٌ (سوئی ہوئی) نَوَائِمُ
فَعَائِلُ	فَعِيْلَةٌ	اسم یا صفت	سَفِيْنَةٌ (کشتی) سَفَائِنُ، نَفِيْسَةٌ (عمدہ) نَفَائِسُ
	فَعُوْلَةٌ	صفت	عَجُوْزَةٌ (بوڑھی) عَجَائِزُ
	فَعَالَةٌ	اسم	حَمَامَةٌ (کبوتر) حَمَائِمُ
	فِعَالَةٌ	اسم	رِسَالَةٌ (خط) رَسَائِلُ
	فُعَالَةٌ	اسم	ذُوَابَةٌ (زلف) ذَوَائِبُ
	فُعَالٌ	اسم	شَمَالٌ (خصلت) شَمَائِلُ
فَعَالِىْ	فَعْلَاءُ	اسم یا صفت	صَحْرَاءُ (بیابان) صَحَارِىْ، عَذْرَاءُ (کنواری) عَذَارِىْ
	فَعْلٰى	اسم	فَتْوٰى (حکم شرع) فَتَاوِىْ
	فِعْلٰى	اسم	ذِفْرٰى (کان کے پیچھے کی ہڈی) ذَفَارِىْ
مَفَاعِيْلُ	مِفْعَالٌ	اسمِ آلہ	مِفْتَاحٌ (کنجی) مَفَاتِيْحُ
	مَفْعُوْلٌ	اسم مفعول	مَلْعُوْنٌ (دھتکارا ہوا) مَلَاعِيْنُ

جمع سے متعلق چند دیگر فوائد:

☆ کبھی یوں ہوتا ہے کہ جو حرف/حروف واحد میں حذف ہوئے ہوتے ہیں وہ جمع میں لوٹ آتے ہیں۔ جیسے: **فَمٌ** (اس کی اصل فَوْہٌ تھی) کی جمع **اَفْوَاہٌ**۔

☆ کبھی واحد اور جمع کے الفاظ ہی اور ہوتے ہیں۔ جیسے: **اِمْرَأَۃٌ** کی جمع **نِسَاءٌ**۔

☆ کبھی واحد اور جمع کا صیغہ ایک ہی ہوتا ہے۔ جیسے: **فُلْکٌ** (کشتی) کی جمع **فُلْکٌ** ہی ہوتی ہے۔

☆ بعض اسماء 'ۃ' کے ساتھ وحدت پر اور بغیر 'ۃ' کے جنس پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: **شَجَرٌ** (جنسِ درخت) **شَجَرَۃٌ** (ایک درخت)، **تَمْرٌ** (جنسِ کھجور) **تَمْرَۃٌ** (ایک کھجور)۔

☆ بعض اسماء 'ۃ' کے ساتھ جمع پر اور بغیر 'ۃ' کے وحدت پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: **کَمْأٌ** (سانپ کی چھتری) کی جمع **کَمَاۃٌ**۔

☆ بعض جمع کی بھی جمع ہوتی ہے۔ جسے جمع منتہی الجموع کہتے ہیں (جس کے اوزان گزرے)۔ جیسے: **کَلْبٌ** کی جمع **اَکْلُبٌ** پھر اس کی جمع **اَکَالِبُ**۔

☆ بعض اسماء ایسے ہوتے ہیں جو جمع پر دلالت کرتے ہیں مگر واحد مانے جاتے ہیں انہیں اسمِ جمع کہتے ہیں اور ان کی جمع بھی آتی ہے۔ جیسے: **قَوْمٌ** کی جمع **اَقْوَامٌ**، **رَھْطٌ** (گروہ) کی جمع **اَرْھَاطٌ**۔

نسبت کا بیان

کسی چیز، جگہ یا شخصیت وغیرہا سے تعلق کو نسبت کہتے ہیں، جیسے: قَـــادِرِیٌّ اُسے کہتے ہیں جس کو حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلۂ طریقت کے ساتھ نسبتِ بیعت حاصل ہو۔ مَدَنِیٌّ اُسے کہتے ہیں جسے مدینۂ منوّرہ سے تعلق حاصل ہو۔ عام طور پر نسبت کا صیغہ آخر میں یائے مشدّدہ لگانے سے بنتا ہے۔

بنانے کا طریقہ:

☆ اگر آخر میں 'ۃ' ہو تو نسبت کے لئے اسے حذف کر کے یائے مشدّدہ لگاتے ہیں۔ جیسے: مَدِیْنَةٌ سے مَدَنِیٌّ، مَكَّةٌ سے مَكِّیٌّ۔ اور اگر مؤنث کا صیغہ ہو تو نسبت کے صیغہ کے آخر میں 'ۃ' لگاتے ہیں۔ جیسے: مَدَنِیَّةٌ، مَكِّیَّةٌ۔

☆ فَعِیْلٌ، فَعِیْلَةٌ، فُعَیْلَةٌ ناقص ہوں تو پہلی یاء (زائدہ) کو حذف کریں گے دوسری یاء کو واؤ سے بدل کر ماقبل مفتوح کریں گے اور آخر میں یائے نسبتی لائیں گے۔ جیسے: عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ، غَبِیَّةٌ سے غَبَوِیٌّ، اُمَیَّةٌ سے اُمَوِیٌّ۔

☆ فَعِیْلٌ فُعَیْلٌ صحیح سے یاء نہیں گرتی۔ جیسے: رَبِیْعٌ سے رَبِیْعِیٌّ، عُبَیْدٌ سے عُبَیْدِیٌّ۔ جبکہ ثَقِیْفٌ سے ثَقَفِیٌّ اور قُرَیْشٌ سے قُرَشِیٌّ خلافِ قیاس آیا ہے۔

☆ فَعِیْلَةٌ فَعُوْلَةٌ کے وزن پر غیر مضاعف سے حرفِ علّت اور 'ۃ' کو حذف کر کے عین کو مفتوح کرتے ہیں اور آخر میں یائے نسبتی لگاتے ہیں۔ جیسے: مَدِیْنَةٌ سے مَدَنِیٌّ، كَهُوْلَةٌ سے كَهَلِیٌّ۔ جبکہ طَبِیْعَةٌ سے طَبِیْعِیٌّ اور سَلِیْقَةٌ سے سَلِیْقِیٌّ خلافِ قیاس آئے ہیں۔

☆ فُعَيْلَةٌ اگر اجوف یا صحیح ہو تو بھی مذکورہ قاعدہ کا اِطلاق ہوگا۔ جیسے: جُهَيْنَةُ سے جُهَنِيٌّ، عُيَيْنَةُ سے عُيَنِيٌّ۔

☆ الف مقصورہ اگر تیسری، چوتھی یا پانچویں جگہ ہو تو واوٴ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے: رَضَا سے رَضَوِيٌّ، بَطْحىٰ سے بَطْحَوِيٌّ، مُصْطَفىٰ سے مُصْطَفَوِيٌّ۔

☆ الف ممدودہ اگر اصلی ہو تو قائم رہتا ہے۔ جیسے: اِبْتِدَاءٌ سے اِبْتِدَائِيٌّ۔

اگر علامتِ تانیث ہو تو واوٴ سے بدلے گا۔ جیسے: خَضْرَاءُ سے خَضْرَاوِيٌّ۔

اگر حرفِ اصلی کا بدل ہو تو واوٴ سے بدلنا یا نہ بدلنا دونوں جائز ہے۔ جیسے: کِسَاءٌ سے کِسَائِيٌّ اور کِسَاوِيٌّ۔

☆ یائے مشدّدہ اگر کلمہ کے آخر میں یائے مشدّدہ دوسری جگہ ہو تو نسبت کے وقت اپنی اصل کی طرف لوٹے گی پہلی یاء کو واوٴ ماقبل مفتوح سے بدلیں گے۔ جیسے: حَيٌّ (ح ی ی) سے حَيَوِيٌّ اور طَيٌّ (ط و ی) سے طَوَوِيٌّ۔

☆ اگر یائے مشدّدہ تیسری جگہ ہو تو پہلی یاء واوٴ ماقبل مفتوح سے بدلے گی۔ جیسے: نَبِيٌّ سے نَبَوِيٌّ۔

☆ اگر چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف اور واوٴ سے بدلنا دونوں جائز ہے۔ جیسے: دِهْلِی سے دِهْلِيٌّ اور دِهْلَوِيٌّ.

☆ اگر پانچویں جگہ ہو تو یاء گر جاتی ہے۔ جیسے: مُشْتَرِیُ سے مُشْتَرِيٌّ۔

☆ اگر فَاعِل کے وزن کے بعد یائے مشدّدہ ہو تو وہی یاء یائے نسبتی کے

قائم مقام ہوجاتی ہے۔ جیسے: شَافِعِیٌّ سے شَافِعِیٌّ۔

☆ اگر یائے مشدّدہ درمیانِ اسم واقع ہوتو نسبت کے وقت مخفّف ہوجائے گی۔ جیسے: طَیِّبٌ سے طَیِبِیٌّ۔

☆ یائے ساکنہ اگر آخر میں یائے ساکنہ ہوتو اگر تیسرے حرف کی جگہ ہوتو واوٗ ماقبل مفتوح سے بدل جائے گی اور آخر میں یائے نسبتی آئے گی۔ جیسے: عَمِیٌ (عَمٍ) سے عَمَوِیٌّ۔

☆ اگر چوتھی جگہ ہوتو یائے ساکنہ کا حذف اور واوٗ ماقبل مفتوح سے بدلنا دونوں جائز ہے۔ جیسے: دَاعِیٌ (دَاعٍ) سے دَاعِیٌّ اور دَاعَوِیٌّ۔

☆ اگر پانچویں جگہ ہوتو حذف ہوجائے گی۔ جیسے: مُهْتَدِیٌ (مُهْتَدٍ) سے مُهْتَدِیٌّ۔

☆ بعض ثلاثی سے آخری حرف حذف ہوجاتا ہے وہ نسبت کے وقت لَوٹ آتا ہے۔ جیسے: دَمٌ سے دَمَوِیٌّ اور اَبٌ سے اَبَوِیٌّ۔

☆ بعض الفاظ کی نسبت خلافِ قیاس مستعمل ہے۔ جیسے: نُوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ، حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ، بَادِیَۃٌ سے بَدَوِیٌّ، رَیٌ سے رَازِیٌّ (رے شہر کا رہنے والا)، هِنْدٌ سے هِنْدَوَانِیٌّ، یَمَنٌ سے یَمَانِیٌّ۔

تصغیر کا بیان

تصغیر کے معنی ہیں ''چھوٹا بنانا''۔اصطلاح میں تصغیر،اسم کے معنی میں کمی پر دلالت کرنے کو کہتے ہیں۔اسم کو قبل از تصغیر مُکَبَّر اور بعد از تصغیر مُصَغَّر کہتے ہیں۔جیسے: عَبْدٌ (غلام) مکبَّر ہے اور عُبَیْدٌ (ادنیٰ غلام) مصغَّر ہے۔مشہور اوزان یہ ہیں:

۱۔ **فُعَیْلٌ**: یہ وزن ثلاثی کے لئے ہے۔مؤنث کے آخر میں 'ۃ'، الف مقصورہ یا الف ممدودہ آتا ہے۔اَفْعَالٌ کے وزن پر جمع مکسّر اور صفت الف نون زائدتان کی تصغیر بھی اسی وزن پر آتی ہے۔جیسے:

واحد مذکر: رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ ...... تثنیہ مذکر: رَجُلَانِ سے رُجَیْلَانِ

جمع مذکر: اَصْحَابٌ سے اُصَیْحَابٌ۔ صفت: حَسَنٌ سے حُسَیْنٌ

الف نون زائدتان: عَطْشَانُ سے عُطَیْشَانٌ۔

واحد مؤنث: زَهْرَةٌ سے زُهَیْرَةٌ ...... تثنیہ مؤنث: زَهْرَتَانِ سے زُهَیْرَتَانِ

صفت الف مقصورہ: حَسْنیٰ سے حُسَیْنیٰ

صفت الف ممدودہ: حَمْرَاءُ سے حُمَیْرَاءُ

۲۔ **فُعَیْلِلٌ**: جب اسم ثلاثی مزید فیہ، رباعی یا خماسی ہو جبکہ چوتھا حرف مدّہ نہ ہو تو اس وزن پر تصغیر آتی ہے۔جیسے:

مَسْجِدٌ سے مُسَیْجِدٌ، مِضْرَبٌ سے مُضَیْرِبٌ، جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ، سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ۔

۳۔ **فُعَیْلِیْلٌ**: مذکورہ قاعدے میں اگر چوتھا حرف مدّہ ہو تو اس وزن پر تصغیر آتی ہے۔

جیسے: خَنۡدَرِیۡسٌ سے خُدَیۡرِیۡسٌ، مِفۡتَاحٌ سے مُفَیۡتِیۡحٌ۔

۴. فُعَیۡلِلٌ: صرف خماسی کی تصغیر اس وزن پر آتی ہے۔ جیسے: سَفَرۡجَلٌ سے سُفَیۡرِجلٌ۔

نوٹ: اگر مؤنث معنوی ہو تو تصغیر میں 'ۃ' ظاہر کی جائے گی۔ جیسے: اَرۡضٌ سے اُرَیۡضَۃٌ، شَمۡسٌ سے شُمَیۡسَۃٌ، ھِنۡدٌ سے ھُنَیۡدَۃٌ۔

اگر دوسرے حرف پر الف ہو تو واؤ سے اور تیسری جگہ ہو تو یاء سے بدل جاتا ہے۔ جیسے: ضَارِبٌ سے ضُوَیۡرِبٌ، حِمَارٌ سے حُمَیۡرٌ، حُمِیۡرٌ۔

اگر دوسرا حرف، حرفِ علّت تھا تو بوقتِ تصغیر لوٹ آئے گا۔ جیسے: بَابٌ سے بُوَیۡبٌ، نَابٌ سے نُوَیۡبٌ، قِیۡمَۃٌ سے قُوَیۡمَۃٌ۔

جو کلمہ بعد حذف (سوا تائے تانیث) دو حرفی رہ گیا وہ بھی بوقتِ تصغیر اپنی اصل پر آجائے گا۔ جیسے: مُذۡ سے مُنَیۡذٌ، عِدَۃٌ سے وُعَیۡدٌ، بِنۡتٌ سے بُنَیَّۃٌ، اَخٌ سے اُخَیٌّ (اُخَیۡوٌ)، اِبۡنٌ سے بُنَیٌّ (بُنَیۡوٌ)۔

......☆..........☆..........☆..........☆..........☆......

معرفہ، نکرہ، اعداد اور حروف وغیرہا کا بیان اس کتاب میں شامل نہیں کیا جارہا کیونکہ علمِ نحو میں یہ چیزیں طلباء بالتفصیل پڑھ لیتے ہیں۔

......☆..........☆..........☆..........☆..........☆......

وَصَلَّی اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا وَمَلۡجَانَا وَمَاۡوٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ